ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۱۳ ستمبر ۱۹۹۶ء شمارہ ۳۷

انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں، جلسہ سالانہ سے خطابات، مجالس عرفان اور مختلف اقوام کے افراد کے ساتھ مجالس سوال و جواب اور اجتماعی بیعت کے روح پرور نظارے

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جرمنی اگست ۱۹۹۶ء کی مختصر رپورٹ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ جرمنی کے موقعہ پر مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۹۶ء کی صبح بیلجیم سے بذریعہ کار روانہ ہو کر جرمنی میں ورود فرما ہوئے اور دورہ کا آغاز کولون میں تبلیغی نشست اور احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشنے کے ساتھ فرمایا۔ یہاں حضور انور ایدہ اللہ کا وقت پہلے روز سے ہی انتہائی مصروف گزر رہا ہے اور اب تک حضور انور مختلف تبلیغی نشستوں اور جلسہ سالانہ سے خطابات کے علاوہ سینکڑوں احباب جماعت کو شرف ملاقات عطا فرما چکے ہیں۔ الحمد للہ۔

حضوانور ایدہ اللہ ۲۱ر اگست کو کولون شہر کے وسط میں جماعت احمدیہ کے مرکز بیت النصر میں رونق افروز ہوئے، ظہر و عصر کی نمازوں اور کچھ وقفہ کے بعد سہ پہر کو حضور نے انفرادی ملاقاتوں کا آغاز فرمایا۔ اس کے فوراً بعد پروگرام کے مطابق چھ بجے شام بیت النصر کے بڑے ہال میں جرمن مہمانوں کے ساتھ ایک تبلیغی نشست منعقد ہوئی جس میں حضور ایدہ اللہ نے رونق افروز ہو کر مہمانوں کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔ اس نشست کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ فرانکفورٹ کے لئے روانہ ہو گئے جہاں حضور دس بجے شام ورود فرما ہوئے۔ مسجد نور فرانکفورٹ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۵ ستمبر ۱۹۹۶ء بروز جمعرات جرمنی، ہالینڈ اور بیلجیم کے دورہ کے بعد بخیروعافیت واپس لندن تشریف لائے، الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۰ اگست کو لندن سے ان ممالک کے دورہ پر روانہ ہوئے تھے۔ یہ سفر خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی مبارک رہا۔ اس دوران سب سے زیادہ بھرپور پروگرام جرمنی میں تھا جہاں حضور انور نے جماعت جرمنی کے ۲۱ویں جلسہ سالانہ پر خطابات فرمائے۔ مجلس عرفان اور مختلف اقوام کے افراد کے ساتھ متعدد مجالس سوال و جواب کے علاوہ انفرادی و فیملی ملاقاتوں کا شرف احباب کو بخشا اور یوں سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ سے مل کر حضور کی خصوصی دعاؤں اور توجہات سے فیض حاصل کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور تمام مہمات دینیہ میں عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازتا چلا جائے۔

ذیل میں ایم ٹی اے کے پروگرام "ملاقات" کے حوالے سے مختصر رپورٹ بغرض ریکارڈ پیش ہے۔

ہفتہ، ۲۴ر اگست ۱۹۹۶ء۔

آج جلسہ سالانہ جرمنی کا دوسرا روز تھا۔ جلسہ کی تمام کارروائی براہ راست نشر ہوئی جس میں خواتین سے خطاب کے علاوہ مختلف قومیتوں کے افراد کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی مجالس سوال و جواب بھی شامل تھیں۔

اتوار، ۱۵ر اگست ۱۹۹۶۔

آج بھی جلسہ جرمنی کی کارروائی نشر ہوئی اور خصوصیت سے حضور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب جس میں حضور نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر نہایت دلنشیں انداز میں احباب کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور اکرمؐ کے نقش قدم پر چلنے اور آپؐ کے اسوہ حسنہ کو اپنانے کی تلقین فرمائی۔

سوموار، ۲۶ر اگست تا جمعۃ المبارک، ۳۰ر اگست ۱۹۹۶ء۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر پر ہونے کی وجہ سے ان دنوں میں ایم ٹی اے پر تازہ پروگرام "ملاقات" نشر نہیں ہوا اس کی بجائے اس وقت میں ترجمۃ القرآن کی ابتدائی کلاسز نشر مکرر کے طور پر دکھائی گئیں۔

جماعت احمدیہ کے پھیلنے اور نشوونما کا جماعت احمدیہ کے خلق مہمان نوازی سے گہرا تعلق ہے

مہمان نوازی کے ذریعہ ہم نے لوگوں کے دل جیتے ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۳۰ اگست ۱۹۹۶ء)

[میونخ - ۳۰ اگست]: سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج میونخ (جرمنی) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الزمر کی آیت ۵۴ "قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم ..... الخ" کی تلاوت فرمائی اور پھر اس آیت کے مضمون کی وضاحت بیان کرنے سے قبل جماعت احمدیہ جرمنی کے دورہ کے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سفر ہر پہلو سے بابرکت رہا اور بڑے اطمینان اور تشکر کے جذبات کے ساتھ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ امسال بھی خدا کے فضل سے میں نے جماعت جرمنی کا قدم ہر پہلو سے آگے دیکھا ہے۔ خاص طور پر صفائی کا معیار غیر معمولی طور پر بلند تھا۔ اور خدمت کا جہاں تک تعلق ہے، بہت بڑی خدمت ان کے سپرد تھی۔ بیرونی مہمانوں کے علاوہ جرمنی میں جو بڑی تعداد میں نئے احمدی ہوئے ہیں ان کی مہمان نوازی کا بھی وسیع کام تھا۔ حضور نے احباب جماعت جرمنی کی مہمان نوازی پر خوشی اور تحسین کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے فرش راہ بن کر مہمانوں کی خدمت کی اور مسلسل محنت کی اور تھکے نہیں۔ حضور نے فرمایا مہمان نوازی وہ خوبی ہے جس پر اللہ پیار کی نظر ڈالتا ہے۔ پس میں جماعت جرمنی کو مبارک باد دیتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حدیث نبویؐ کے حوالہ سے بتایا کہ مہمان نوازی کی خوبی ایسی نہیں ہے جو نظر انداز کی جاتی ہے، یہ مشہود خوبی ہے۔ اس پر آسمان سے نظر پڑتی ہے مگر اس کی وجہ للہ ہونی چاہئے۔ جب کوئی شخص اللہ کی خاطر مہمان نوازی کرتا ہے تو یہ مہمان نوازی زمینی نہیں رہتی بلکہ آسمانی بن جاتی ہے۔ اس حسن خلق کو بڑھائیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو پانچ بنیادی شاخوں میں سے ایک شاخ قرار دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے پھیلنے اور نشوونما کا جماعت احمدیہ کے خلق مہمان نوازی سے گہرا تعلق ہے اور ہمارے مستقبل کے ساتھ اس کا گہرا تعلق ہے۔ مہمان نوازی کے ذریعہ ہم نے لوگوں کے دل جیتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جماعت جرمنی کے حوالہ سے میں سب دنیا کی جماعتوں کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ "فاستبقوا الخیرات" نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ حضور نے امید ظاہر کی کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس پہلو سے بھی محبت کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق بخشے گا کیونکہ اگر یہ خدمتیں دل اور روح کے ساتھ کی جائیں تو پھر یہ بوجھ نہیں رہتیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لئے اپنی نیکیوں کو قائم رکھنے کا راز یہ ہے کہ نیکیوں سے محبت کریں اور محبت کے ساتھ ان باتوں کو سرانجام دیں اس کے نتیجہ میں کوئی بوجھ، بوجھ نہیں رہے گا بلکہ زندگی کا لطف بن جائے گا۔

حضور نے تمام دنیا کی جماعتوں کو نصیحت فرمائی کہ اس پہلو سے وہ اپنے آنے والے مہمانوں کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں اور ان آنے والے مہمانوں میں سب سے زیادہ اہم مہمان اس وقت نومبایعین ہیں۔ نومبایعین کا سلسلہ اب ایسا بڑھ چکا ہے کہ ان کے لئے وسیع تر انتظامات کرنے ہونگے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو ابتدائی دور میں اگر محبت پالیں تو ہمیشہ کے لئے آپ کے ہو جائیں گے لیکن اگر ابتدائی دور میں ان سے سرد مہری کا سلوک ہو تو بعید نہیں ہوتا کہ یہ لوگ آہستہ آہستہ سرک کر پیچھے ہٹ جائیں یا اپنی ایک بے عملی کی سی حالت میں ٹھنڈے پڑ جائیں۔ پس تمام جماعتوں کو اس پہلو سے منصوبہ بنانا چاہئے کہ کثرت سے نئے آنے والوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ رہے جس کو جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان کے طور پر سر آنکھوں پر نہ لے اور جس کی خدمت ایک دلی جذبہ سے نہ کرے۔ یہ مہمان وہ ہیں جو چند دنوں میں میزبان بننے والے ہیں اور ان میں سے ایسے پیدا ہونگے جو آپ کے شانہ بشانہ مل کر خدمتوں کو انجام دیں گے۔

بعد ازاں حضور نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیت کریمہ کے حوالہ سے بتایا کہ گزشتہ دنوں میں جب میں آپ کو شرک سے کلیۃً پاک ہونے اور آنحضرتؐ کی پیروی کی طرف بلاتا رہا ہوں تو ممکن ہے کہ بعض دلوں میں خوف۔

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جرمنی اگست ۱۹۹۶ء کی مختصر رپورٹ

۲۲ اگست۔

حضور ایدہ اللہ نے صبح کے وقت احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا اور سہ پہر کے وقت ناصر باغ تشریف لے گئے. جہاں بچوں کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ ناصر باغ سے حضور انور ایدہ اللہ مقام جلسہ مئی مارکیٹ، من ہائیم تشریف لے گئے. جہاں حضور نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا جائزہ لیا اور ایک ایک شعبہ میں تشریف لے جا کر کارکنان جلسہ کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا اور ضروری ہدایات سے نواز۔ آٹھ بجے رات حضور ایدہ اللہ فرانکفورٹ کے لئے مئی مارکیٹ سے روانہ ہوئے اور مغرب و عشاء کی نمازیں مسجد نور میں پڑھائیں۔

۲۳ اگست۔

آج جمعۃ المبارک تھا اور جلسہ سالانہ جرمنی کا پہلا روز۔ حضور انور اس روز نماز جمعہ اور جلسہ کے افتتاح کے لئے بعد دوپہر جلسہ گاہ تشریف لے گئے جہاں حضور نے پہلے لوائے احمدیت اور لوائے جرمنی لہرایا اور پھر بڑے ہال میں سٹیج پر رونق افروز ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں سورہ توبہ کی آیت نمبر ۱۱۱ کی تلاوت کر کے توبہ کے مضمون پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور نے اس آیہ کریمہ کی بڑی وضاحت سے تشریح فرمائی۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے اس مضمون کو خوب کھولا اور بتلایا کہ توبہ دراصل ایک ہجرت کا نام ہے جو گناہوں سے نیکیوں کی طرف کی جاتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت جرمنی کو مخاطب کرتے ہوئے سمجھایا کہ آپ نے خدا کی خاطر اپنے وطن سے ہجرت کی ہے اور اس کے پھل کھا رہے ہیں۔ اور اب وقت ہے کہ ہم گناہوں کے شہر سے نیکیوں کے شہر کی طرف ہجرت کریں اور نئی روحانی زندگی شروع کریں۔ حضور نے خطاب کے آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی مثال دی کہ آپ کو جو صدیقیت کا مقام حاصل ہوا وہ دراصل ہجرت کا ہی ثمرہ تھا، جو روحانی بھی تھی اور ظاہری بھی۔ حضور نے اس مقام کے حصول کے لئے دعاؤں سے کام لینے اور خدا سے سچی توبہ کی توفیق مانگنے کی تلقین فرمائی۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور نے نماز جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز بھی جمع کر کے پڑھائی اور پھر کچھ وقفہ کے بعد احباب جماعت نے حضور سے انفرادی اور وفود کی شکل میں ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

۲۴ ر اگست۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مورخہ ۲۴ اگست کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے دس بجے صبح جلسہ گاہ خواتین میں تشریف لے جا کر ایک خصوصی اجلاس کی صدارت فرمائی اور اس دوران مستورات کو اپنے خطاب سے نوازا۔ حضور کا یہ خطاب مردانہ جلسہ گاہ میں بھی سنوایا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے مستورات سے اپنے اس خطاب میں محبت الٰہی کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اس پر مزید روشنی ڈالی۔ حضور نے ٹھہر ٹھہر کر مثالیں دے دے کر سمجھایا کہ محبت الٰہی کی اس منزل کو کیسے طے کر سکتے ہیں۔ حضور انور نے اس بارہ میں متعدد احادیث کا حوالہ دیا اور بہت سے واقعات سنائے اور تربیت اولاد کے حوالے سے اس کی اہمیت واضح فرمائی۔

حضور پرنور کا یہ خطاب قریباً ۱۲ بجے دوپہر تک جاری رہا۔ اس کے بعد جلسہ گاہ کے مین ہال میں البانین اور بوزنین مہمانوں کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب ہوئی۔ اس مجلس کے اختتام پر بہت سے مہمانوں کی خواہش پر حضور نے ان سے بیعت لی۔ اس اجتماعی بیعت میں ہال میں موجود سبھی احباب جماعت نے بھی شمولیت کر کے تجدید عہد بیعت کی سعادت پائی۔

اس تقریب کے تھوڑی دیر بعد حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ پھر کچھ وقفہ کے بعد احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا اور شام چھ بجے پھر بڑے ہال میں ایک تبلیغی نشست میں رونق افروز ہوئے۔ اس نشست میں حضور نے مختلف قومیتوں یعنی عرب، فرنچ، بنگالی اور ترک مہمانوں کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔ ان مہمانوں نے حضور سے عقائد اور بعض دیگر مسائل کے بارہ میں متعدد علمی سوالات پوچھے، جن کے حضور پرنور نے نہایت شافی جوابات عطا فرمائے۔ اس تقریب کے آخر پر ایک خاتون نے حضور کی خدمت میں مؤدبانہ عرض کیا کہ میں آپ کو جب سنتی ہوں اور ٹی وی پر دیکھتی ہوں تو گو مجھے زیادہ سمجھ نہیں آتی مگر مجھے یوں محسوس ہوتا ہے گویا خدا بول رہا ہے۔ آپ کی باتیں صداقت پر مبنی ہوتی ہیں۔ اس لئے میں آپ کی جماعت میں شامل ہونا چاہتی ہوں کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ یہاں سچائی ہے۔

اس مجلس کے بعد کچھ دیر کے لئے وقفہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ ایک بار پھر اسی ہال کے سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ اب حضور انور کے سامنے جرمنی میں آباد پاکستانی احمدی احباب جماعت بھاری اکثریت میں موجود تھے جن کے ساتھ حضور ایدہ اللہ نے اپنے مخصوص انداز میں اردو میں بڑی دلچسپ روایتی مجلس سوال و جواب منعقد فرمائی۔ اس مجلس سوال و جواب میں احباب جماعت حضور کے سامنے ایک مائیک پر باری باری حاضر ہو کر سوال کرتے اور حضور سے اس کا جواب سبھی سامعین سنتے۔

اس موقع پر ایک دوست نے سوال کیا کہ مختلف مذاہب میں مردوں کی آخری رسومات اور تدفین کا طریق مختلف ہے۔ سائل نے خصوصیت سے ہندوؤں کا ذکر کیا کہ وہ اپنے مردوں کو جلاتے ہیں، اس کا کیا سبب ہے اور کیا اسلام میں تدفین شرعاً لازمی ہے۔

حضور نے اس کا جواب ارشاد فرماتے ہوئے تاریخی حقائق سامنے رکھے اور تدفین کے طریق کو سب سے بہتر قرار دیتے ہوئے اس کے آغاز کی کہانی سنائی جب ایک بھائی نے دوسرے کو قتل کر دیا تھا تو ایک کوے نے آ کر ایک مردہ کوے کو دفن کر کے اس کی نعش کو چھپانے کا طریق سکھایا تھا۔ حضور نے ہندوؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مردوں کو جلانے کا طریق جو اس وقت رسم بن چکا ہے یہ دراصل ایک وقتی ضرورت تھی۔ جب کسی زمانہ میں کچھ لوگ وباؤں سے مرے تھے تو ان کو جلایا گیا تھا تا ان کے جسموں میں موجود بیماری کے جراثیم بالکل تلف ہو جائیں۔ مگر بعد میں اسے رسم کے طور پر اختیار کر لیا گیا۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ قرآن کریم میں نافرمان عورتوں کو مارنے کی اجازت ہے، کیا عورتوں کو بھی اختیار ہے کہ وہ مردوں سے ایسی ہی غلطی ہونے پر انہیں مار سکیں۔ حضور نے اس سوال کا جواب اسوہ رسولؐ کی روشنی میں واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس اجازت کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی کسی زوجہ مطہرہ کو معمولی سی ضرب بھی نہیں لگائی۔ ایک موقعہ پر انتہائی ناراضگی ہوئی تو اس وقت بھی آپ نے کوئی جسمانی یا بدنی سزا نہیں دی۔ پس ہمیں قرآن آنحضورؐ کے اسوہ سے، آپ کی سیرت سے سیکھنا چاہئے۔ علاوہ ازیں حضور نے واضح فرمایا کہ اگر عورت کو اجازت ہو کہ مرد کو مار سکے تو یہ فطری لحاظ سے غلط بات ہوگی۔ ایسا کر کے عورت نے خود ہی مار کھانی ہے، کیونکہ عورت جسمانی لحاظ سے بہرحال مرد سے کمزور ہے۔

ایک دوست نے حضرت بابا گرو نانک صاحبؒ کے بارہ میں سوال کیا کہ چونکہ وہ مسلمان تھے اس لئے کیا ان کے فرقے کو اسلامی فرقہ کہا جا سکتا ہے؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے حضرت بابا نانکؒ کے حالات پر روشنی ڈالی اور خصوصیت سے آپ کی وفات پر ہونے والے اختلاف کا ذکر فرمایا کہ اس وقت دو آراء ہو گئی تھیں کہ آیا انہیں ہندوانہ طریق کے مطابق جلایا جائے یا اسلامی طریق کے مطابق دفن کیا جائے۔ اس میں مسلمان پیروکاروں کو موقعہ مل گیا کہ وہ رات کے وقت چپکے سے حضرت بابا نانکؒ کی نعش کو دفن کر دیں اور انہوں نے ایسا کر دیا۔ حضور انور نے مزید وضاحت فرمائی کہ حضرت بابا نانکؒ نے دراصل ایک صوفیانہ قسم کی جماعت پیدا کرنے کی کوشش کی تھی جس کی بنیاد اسلامی تعلیم پر ہی تھی مگر بعد میں ان کے پیروکاروں نے اس کی شکل بگاڑ دی۔

ایک بچے نے پوچھا کہ بجلی کیوں چمکتی ہے اور بادل گرجتے ہیں تو اس میں کیا حکمت ہے؟ حضور نے اس کا بڑی تفصیل سے جواب سمجھایا اور بتایا کہ اگر یہ بجلی نہ چمکے تو زمین پر زندگی بھی نہیں ہو سکتی۔ حضور نے فرمایا کہ بجلی چمکتی اور کوندتی ہے تو اس کے نتیجہ میں ہی بادلوں میں موجود پانی برسنے کے قابل ہوتا ہے۔ اس طرح اس گرج اور چمک کے نتیجہ میں فرٹیلائزیشن کا عمل اس قدر تیزی سے ہوتا ہے کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

ایک دوست نے قسمت کے بارہ میں پوچھا کہ اس کی کیا حقیقت ہے تو حضور انور نے فرمایا کہ اس موضوع پر مختلف مواقع پر تفصیل سے روشنی ڈال چکا ہوں اور ایم ٹی اے کی لائبریری میں اس کا مکمل ریکارڈ موجود ہے۔ آپ انہیں اس بارہ میں لکھیں، وہ آپ کو اپنے کمپیوٹرائزڈ نظام سے پتہ کر کے بتا سکتے ہیں کہ اس کا جواب کس کس تاریخ کی کیسٹ میں موجود ہے۔ پھر آپ وہ کیسٹ حاصل کر کے اس کا جواب سن لیں۔

اسی طرح ایک دوست نے موت کے مقررہ وقت کے بارہ میں سوال کیا تو انہیں بھی یہی ہدایت فرمائی تاہم مختصراً حضور نے فرمایا کہ ہر چیز جو بنائی جاتی ہے اس کی ایک مدت مقرر کی جاتی ہے۔ اسی طرح انسان کی بھی اس کے خالق نے زندگی مقرر کر رکھی ہے۔ اس عمر سے کوئی بھی بڑھ نہیں سکتا۔ البتہ اپنے اعمال اور غلطیوں کے باعث اس مدت تک پہنچنے سے پہلے بھی اسے ختم کر سکتا ہے۔

ایک نوجوان نے "ولو تقول علینا بعض الاقاویل ..... الخ" کے حوالہ سے سوال کیا کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو الہام کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان کی عمریں بھی لمبی ہیں۔ اس سلسلہ میں نوجوان نے امریکہ میں موجود مارمنز (Mormons) کا حوالہ دیا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو کوئی شخص جان بوجھ کر، لوگوں کو دھوکہ دینے کی خاطر ایسا دعویٰ کرے۔ ایسا شخص کبھی بچ نہیں سکتا۔ وہ لازماً ہلاک کیا جاتا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ بعض اوقات بعض بےوقوف یا پاگل ایسا اعلان کرتے ہیں ان کی دنیا میں کوئی بھی نہیں سنتا، مانتا۔ ایسے لوگوں کو خدا کچھ نہیں کہتا کیونکہ ان کی وجہ سے لوگوں کو دھوکہ نہیں لگ سکتا۔ پھر حضور نے نوجوان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جس فرقہ کی آپ بات کر رہے ہیں تو اس کا معاملہ ہی کچھ اور ہے۔ اس کے بارہ میں تو مجھے ذاتی طور پر تجربہ ہوا۔ جب میں ۱۹۷۸ء میں اپنے ذاتی دورہ پر امریکہ گیا تو اس فرقہ کے ایک پیروکار سے ایک مجلس میں ملاقات ہو گئی۔ اور بے تکلفی اتنی ہو گئی کہ اس نے مجھے اپنے لیڈر جسے وہ Prophet کہتے ہیں سے ملاقات کی دعوت دی۔ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور ملوں گا۔ ملاقات کا وقت اس نے خود طے کر کے ہمیں بتا دیا۔ ہم وہاں پہنچے۔ پہلے تو ہمیں کہا گیا تھا کہ آدھے منٹ سے زیادہ ان کے پاس نہیں رہنا مگر جب اندر گئے تو انہوں نے میرا ہاتھ کچھ اس طرح پکڑا کہ نہ تو چھڑانے کی کوئی صورت تھی اور نہ ہی ان کے عملہ کے لئے مجھے یہ ملاقات ختم کرنے کو کہنے کا کوئی موقعہ تھا۔ تو اس دوران مجھے بعض باتیں پوچھنے کا موقعہ مل گیا۔ میں نے اس دوران ان سے ان کے ایک الہام کے بارہ میں دریافت کیا تو وہ کہنے لگے کہ اس کی حقیقت دراصل یہ ہے کہ اس بارہ میں میں نے چند دن دعا کی اور جب مجھے اس بارہ میں منع نہیں کیا گیا تو اس کو نافذ کر دیا گیا۔ حضور نے اپنے ذاتی مشاہدہ پر مشتمل یہ مثال دے کر بتایا کہ ان کے متعلق کہا تو جاتا ہے کہ وہ الہام کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ خود اس کا اقرار نہیں کرتے۔ اس لئے ان کے معاملہ کا اس آیت سے تعلق نہیں ہے۔

ایک نوجوان نے سوال کیا کہ میں ایک کورس کر رہا ہوں اور جمعہ کے لئے چھٹی نہیں ملتی جبکہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص تین جمعے نہیں پڑھتا اس کے دل میں سیاہی آ جاتی ہے۔ تو جمعہ کی ادائیگی کے بارہ میں کیا ارشاد ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میں پہلے بھی بالوضاحت کہہ چکا ہوں کہ اول تو اپنے افسران سے کہیں کہ ہمیں جمعہ کی چھٹی دی جائے۔ اگر وہ چھٹی نہیں دیتے تو ملازمت بھی چھوڑنی پڑے تو چھوڑ دیں۔ یہ مشاہدہ اور تجربہ میں آیا ہے کہ ایسے احمدیوں کو پہلے سے بہتر ملازمتیں ملی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر وہاں چند احمدی کام کر رہے ہوں تو امیر صاحب سے اجازت لے کر وہاں بھی جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔

ایک نوجوان نے شادی کے موقعہ پر بچی والوں کی طرف سے کھانا کھلانے کے بارہ میں پوچھا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں تو اس کی ممانعت تھی، اب یہ طریق عام ہونے لگا ہے۔ باقی صفحہ نمبر ۴ پر

جلسہ اعظم مذاہب کا پس منظر

(محمد سعید احمد ۔ لاہور چھاؤنی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل ہندوستان مذاہب کی منڈی تھا۔ تمام مذاہب کے پیروکار بشمول مسلمانوں کے ایک شدید تشنگی کا شکار تھے۔ مغرب کے صنعتی اور فکری انقلاب نے زمانے کا رخ بدل دیا تھا۔ درحقیقت دجال اور یاجوج ماجوج کا حملہ شروع ہو چکا تھا۔ مختلف مذاہب کے علمبردار نئے حالات کے تقاضوں کو پورا کرنے سے یکسر عاری تھے۔ سائنسی انقلاب نے عقل اور فکر میں گہرائی پیدا کر دی تھی۔ عقل پرستی اور قدرت کے ظاہری مشاہدات پر مبنی علم کا جذام شدت اختیار کر گیا تھا جو بڑھتے بڑھتے بے دینی، دہریت اور فلسفہ کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ مذہب کی اپنے ماننے والوں پر گرفت رفتہ رفتہ کمزور ہو رہی تھی۔ کائنات اور انسانی زندگی سے متعلق اٹھنے والے طبعی تجسس کا مذہبی اجارہ داروں کے پاس کوئی معقول جواب نہ تھا۔

کسی بھی مذہب کے ماننے والے مرور زمانہ کی وجہ سے اپنے منبع سے دور ہٹنے کے باعث اپنے ہی مذہب کی پیش کردہ صداقتوں سے منحرف ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل اکثر و بیشتر تمام مذاہب وحی و الہام کے منکر ہو چکے تھے۔ حقیقی مذہب کی صحیح روشنی سے منور ہونے اور استفادہ کرنے کی بجائے فرقہ پرستی کو فروغ ہو رہا تھا۔ نئی سے نئی بدعت وجود میں آ رہی تھی۔ اپنی الہامی کتب سے فیض یاب ہونے کی بجائے پادریوں، پنڈتوں اور مولویوں کی بے نور کتب کو اہمیت دی جا رہی تھی۔ اہل مشرق، اہل مغرب کی شاندار دنیاوی ترقیات سے سحرزدہ تھے جو مذہب کو ذاتی معاملہ سمجھ کر مادی برتری اور مادیت کی دوڑ میں بہت آگے نکل گئے تھے۔ دونوں معاشروں کے اس فرق سے مذہب سے ایک عمومی بعد، نفرت اور بغاوت کی کیفیت پیدا ہونے لگی۔ زندگی کے حقائق کو قوانین قدرت اور عقلی معیاروں پر پرکھا جانے لگا۔ ان حالات میں مذہب سے بے رخی اختیار کرنے والوں کو نرمی، دانشمندی اور معقولیت سے قائل کرنے کی بجائے فتووں کی گولہ باری ہونے لگی۔ مشرق و مغرب میں عقل پرستی کو عروج حاصل ہوا جس کا طبعی نتیجہ فلسفے کا غلبہ اور دہریت کا فروغ تھا۔ مذہب کے مقابلے میں فلسفے اور دہریت کے تمام اصول اور قواعد من گھڑت اور قیاس پر مبنی تھے۔ ایسا ہی ہوتا رہا کہ فلسفی اکثر و بیشتر اپنے ہی وضع کردہ قوانین کو ازخود رد کر دیتے بلکہ ایسا عمل ان کی زندگی میں بار بار ہوتا رہتا۔ ایسی بودی اور کمزور بنیاد پر تعمیر ہونے والے نظریات نے مذاہب پر بڑے زور آور حملے کئے۔ مذاہب میں بگاڑ کی وجہ سے اہل مذاہب کے پاس ان حملوں کا کوئی توڑ نہ تھا۔ اس لئے راہ فرار کے طور پر رہبانیت، تصوف، چلہ کشی، الٹے سیدھے وظائف، پیر پرستی، قبر پرستی جیسی تحریکات اور بدعات نے جنم لیا۔ متقدمین کی اندھی تقلید اور مذہب میں Blind Faith میں عافیت محسوس کی جا رہی تھی۔ جو لوگ فلسفہ اور دہریت کا شکار ہو گئے ان کو ملحد و کافر کہہ کر تسلی پالی گئی۔ مذہب کی چار دیواری میں مقید انبوہ نے شرک کی راہیں اختیار کر لیں۔ ہنود اور عیسائی تو پہلے ہی اس مرض میں گرفتار تھے۔ مسلمانوں نے بھی تیزی سے اس گمراہی میں قدم رکھنا شروع کر دیا۔

جب حالات مزید دگرگوں ہوئے تو قریباً ہر مذہب میں ایک موعود مصلح کی تلاش شروع ہوئی۔ اس کے ظہور کے وقت کا بار بار تعین کیا جاتا۔ مساجد، مندروں، گرجاؤں اور عبادت گاہوں میں دھواں دھار تقاریر سے اس خیالی موعود کے تصور کو سنہری رنگ دیا جاتا کہ ہماری تمام مشکلات کا حل اس کے ظہور پر ہوگا۔ اس کے آنے میں تاخیر پر مرثیے لکھے گئے، شکوے تحریر کئے گئے جو فی الواقعہ بہت دردناک ہیں۔ ان مساعی نے اہل مذہب کو سکون بخشنے کی بجائے خدا سے دوری بلکہ خدا کی ہستی کے متعلق شبہات میں مبتلا کر دیا۔

اس صورت حال کا یہ حل ڈھونڈا گیا کہ مذاہب آپس میں دست و گریبان ہو جائیں۔ جو مذہب جتنا حق سے دور اور کمزور تھا اتنا ہی زور دار حملہ آور بننے کی کوشش کرنے لگا۔ اپنی خوبیاں بیان کرنے کی بجائے دوسرے مذاہب کی برائیاں بیان کی جاتیں۔ پھر ہر ایک مذہب میں فرقہ واریت کے ناسور ابھرنے لگے۔ آخرکار تمام پرانے مذاہب "الکفر ملۃ واحدہ" بن کر اسلام پر حملہ آور ہوئے۔ مسلمانوں کی بدقسمتی کہ ایسے شدید حملوں کو برداشت کرنے کی ان میں سکت نہ تھی، اہلیت نہ تھی اور عقائد و اعمال میں ان کی اپنی پیدا کردہ بدصورتی نے دفاع کی قوت کو مزید کمزور کر دیا۔

۱۸۲۰ء میں مشہور ہندو لیڈر راجہ رام موہن رائے نے برہمو سماج کے نام سے ایک جدید مذہب اختراع کیا جس کی تمام تر بنیاد عقل کی قیادت اور الہام کے انکار پر تھی۔ ۱۸۷۵ء میں سوامی دیانند نے آریہ سماج جیسی قومی اور نسلی تحریک کی بنیاد رکھی جس کا مقصد ہندو مذہب کو اس وقت کے حالات کے مطابق مناسب ترامیم کے ساتھ پیش کرنا، ہندوؤں کی وسیع پیمانے پر تنظیم کرنا، انہیں انگریزی علوم سے مسلح کرنا اور اسلام کو مٹا دینا تھا۔ لیکھرام جیسا بدزبان اس فرقہ سے تعلق رکھتا تھا۔ آریہ سماج وید کے بعد الہام کے قائل نہیں۔ ہندوستان میں برطانوی حکومت کی آمد کے ساتھ عیسائی پادریوں نے اسلام پر یلغار کر دی۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں مسلمان مرتد ہو کر عیسائی ہو گئے۔ قادیان کے قریب بٹالہ میں ۲۱ نومبر ۱۸۸۷ء کو مشن چرچ کی بنیاد رکھی گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قریباً پچیس تیس برس تمام مذاہب کا عمیق مطالعہ فرمایا اور اس میں پیدا شدہ بگاڑ کا جائزہ لیا۔ اسلام حضور کی خصوصی توجہ کا مستحق تھا اور باغیان مذہب یعنی فلاسفروں اور دہریوں کے افکار آپ نے بڑے غور سے زیر نظر رکھے۔ چنانچہ حضورؑ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:

> "بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ یورپ اور امریکہ نے اسلام پر اعتراضات کرنے کا ایک بڑا ذخیرہ پادریوں سے حاصل کیا ہے اور ان کا فلسفہ اور طبعی بھی ایک الگ ذخیرہ نکتہ چینی کا رکھتا ہے۔ میں نے دریافت کیا ہے کہ تین ہزار کے قریب حال کے زمانہ نے وہ مخالفانہ باتیں پیدا کی ہیں جو اسلام کی نسبت بصورت اعتراض سمجھی گئی ہیں۔ حالانکہ اگر مسلمانوں کی لاپرواہی کوئی بدنتیجہ پیدا نہ کرے تو ان اعتراضات کا پیدا ہونا اسلام کے لئے کچھ خوف کا مقام نہیں۔ بلکہ ضرور تھا کہ وہ پیدا ہوتے تا اسلام اپنے ہر ایک پہلو سے چمکتا نظر آتا"۔
>
> (ازالہ اوہام. روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۱۷)

اس بحر و بر کے فساد کے وقت غیر متعصب مذہبی دانشور اور دردمند دل رکھنے والے بزرگان مذاہب یہ سوچنے پر مجبور ہوئے کہ الحاد کے سیلاب کے آگے بند باندھا جائے اور دہریت کی زہریلی کچلیاں توڑی جائیں۔ ایسی سوچ کے مالک سوامی سادھو شوگن چندر نے تمام مذاہب کے چیدہ نمائندگان کو مشترکہ مذہبی پلیٹ فارم پر جمع کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ ایک کانفرنس پہلے اجمیر میں ۱۸۸۵ء میں ہوئی اور دوسری ۱۸۹۶ء میں لاہور میں ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس مقصد کے لئے دسمبر ۱۸۹۵ء میں ایک ولولہ انگیز اشتہار دیا تھا جس کا عنوان "جلسہ تحقیق مذاہب" تھا۔ اس مجوزہ جلسہ میں حضور نے یہودی، عیسائی، آریہ، مجوسی، برہمو، جین، بدھ، سناتن دھرم مذاہب کے علاوہ دہریوں میں سے فلاسفروں کے نمائندگان کو دعوت شرکت دی۔ اجلاس میں شمولیت کے ۱۵ قواعد تھے مثلاً سب سے پہلے نمائندگان اس طریق معرفت کو بیان کریں جو خداتعالیٰ کے اقرار یا انکار کی نسبت اسے معلوم ہے اور مذہب کی ضرورت پر دلائل دئے جائیں اور یہ کہ اس کے پیش کردہ وسائل نجات کی بنیاد کیا ہے۔

افسوس کہ اس وقت تاریکی میں ڈوبی ہوئی دنیا نے اس پرنور دعوت کی شناخت نہ کی اور یہ جلسہ تحقیق مذاہب منعقد نہ ہو سکا۔

قبل ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۰ء میں اپنی کتاب فتح اسلام میں ایک اشتہار درج فرمایا جس کا عنوان تھا۔

"اشتہار عام معترضین کی اطلاع کے لئے"

اس میں آپ نے فرمایا:

> "ہم نے ارادہ کیا ہے کہ موجودہ زمانہ میں جس قدر مختلف فرقے اور مختلف رائے کے آدمی اسلام پر یا تعلیم قرآنی پر یا ہمارے سید و مولیٰ جناب عالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں یا جو کچھ ہمارے ذاتی امور کے متعلق نکتہ چینیاں کر رہے ہیں، یا جو کچھ ہمارے الہامات اور ہمارے الہامی دعاوی کی نسبت ان کے دلوں میں شبہات اور وساوس ہیں۔ ان سب اعتراضات کو ایک رسالہ کی صورت میں نمبروار مرتب کر کے چھاپ دیں۔ اور پھر ان نمبروں کی ترتیب کے لحاظ سے ہر ایک اعتراض اور سوال کا جواب دینا شروع کریں۔ لہذا عام طور پر تمام عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں اور یہودیوں اور مجوسیوں اور دہریوں اور برہمیوں اور طبیعوں اور فلسفیوں اور مخالف الرائے مسلمانوں وغیرہ کو مخاطب کر کے اشتہار دیا جاتا ہے کہ ہر شخص جو اسلام کی نسبت یا خود ہماری نسبت، ہمارے مذہب خداداد کی نسبت، ہمارے الہامات کی نسبت کچھ اعتراضات رکھتا ہے تو اگر وہ طالب حق ہے تو اس پر لازم و واجب ہے کہ وہ اعتراضات خوش خط قلم سے تحریر کر کے ہمارے پاس بھیج دے۔ تا وہ تمام اعتراضات ایک جگہ اکٹھے کر کے ایک رسالہ میں نمبروار ترتیب دے کر چھاپ دئے جائیں اور پھر نمبروار ایک ایک کا مفصل جواب دیا جائے"۔
>
> (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۶، ۴۷)

یاد رہے کہ پوری انیسویں صدی میں مسلمانوں کے تمام فرقوں کے علماء نے مل کر بمشکل ان تین ہزار اعتراضات میں سے ڈیڑھ یا پونے دو صد اعتراضات کا جواب دیا۔ اس پس منظر میں ۱۸۹۶ء میں جلسہ اعظم مذاہب منعقد ہوا اور اس میں مقررین کو پانچ سوالات کے جوابات کی دعوت دی گئی جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس تین ہزار اعتراضات کے جوابات موجود تھے۔ بلکہ ایک حد تک براہین احمدیہ اور بعد کی کتب میں جواب دئے جا چکے تھے۔

اس جلسہ اعظم مذاہب میں مقرر کردہ پانچ سوالات درحقیقت فلسفہ، دہریت اور مختلف مذاہب کے باہمی جھگڑوں کی وجہ سے خواص و عام میں پائی جانے والی بے چینی اور حق اور سچائی کے متلاشیان کی جستجو کا نقشہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو جلسہ اعظم مذاہب میں شرکت کی دعوت دینے کے لئے جو اشتہار شائع فرمایا تھا اس کے عنوان "سچائی کے طالبوں کے لئے ایک عظیم خوش خبری" سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ اس مضمون کا حقیقی مقصد اس زمانہ کے تمام فتنوں، وسوسوں، پریشان خیالی، بے چینی اور حق سے دوری کا علاج کرنا تھا۔ حضور نے اس مضمون کے ذریعہ زندہ خدا، زندہ رسول، زندہ کتاب اور زندہ مذہب کو ساری دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ مسلم اور غیر مسلم مفکرین اور مقررین اس لیکچر کو سن کر ورطہ حیرت میں ڈوب گئے۔ تمام شکوک رفع ہو گئے۔ مردہ مذاہب اور فلسفیانہ انسانی تحریکوں کی قلعی کھول دی گئی۔ درحقیقت آسمان سے ایک ایسا نور نازل ہوا جس نے تمام دنیا کو منور کر دیا۔

جیسا کہ میں ذکر کر چکا ہوں۔ اصل میں یہ شاندار کارنامہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلے ہی "براہین احمدیہ" میں سرانجام دے چکے تھے۔ حضور براہین احمدیہ کے چھ عظیم فوائد میں سے تیسرا فائدہ یوں بیان فرماتے ہیں:

> "...... کہ جتنے ہمارے مخالف ہیں یہودی، عیسائی، مجوسی، آریہ، برہمو بت پرست، دہریہ، طبعیہ، اباحتی، لامذہب سب کے شبہات اور وساوس کا اس میں جواب ہے۔ اور جواب بھی ایسا جواب کہ دروغگو کو اس کے گھر تک پہنچایا گیا ہے۔ اور پھر صرف رفع اعتراض پر کفایت نہیں کی گئی بلکہ یہ ثابت کر کے دکھلایا گیا کہ جس امر کو مخالف ناقص الفہم نے جائے اعتراض سمجھا ہے۔ وہ حقیقت میں ایک ایسا امر ہے کہ جس

باقی صفحہ نمبر ۴ پر ملاحظہ فرمائیں

اشتہار جیسے بھی ہوں، سستے داموں اور عمدہ چھپائی کے لئے
ہم سے رابطہ کریں
جرمنی بھر میں اشتہار آپ تک پہنچانے کا مفت انتظام موجود ہے۔
MUBARIK ARIF Tel & Fax 06897-843657

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جرمنی اگست ۱۹۹۶ء کی مختصر رپورٹ

حضور نے اس سوال کا اصولی طور پر احاطہ کرتے ہوئے نوجوان کو سمجھایا کہ کسی ایسے معاملہ میں دو خلفاء کے عمل کا مقابلہ کرنا ہرگز درست نہیں جس کا تعلق شریعت کے مسائل سے نہ ہو۔ فرمایا کہ شادی کے موقعہ پر کھانا کھلانا یا نہ کھلانا دراصل وقتی حالات سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا شریعت سے تعلق نہیں ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے منع فرمایا تھا تو اس زمانہ کے تقاضوں کے مطابق ایسا کیا تھا جبکہ آج کے حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ لوگوں سے زیادہ سے زیادہ تعلقات بڑھائے جائیں اور شادی اس مقصد کے لئے ایک اچھا موقعہ ہے۔ حضور نے نوجوان کو اصولی طور پر نصیحت فرمائی کہ ایسے امور میں خلفاء کا اس طرح مقابلہ کرنا ہرگز درست نہیں۔

ایک دوست کا سوال تھا کہ حدیث میں رشوت لینے اور دینے والے دونوں کو جہنمی قرار دیا گیا ہے۔ مگر آج کے حالات اس قسم کے ہو چکے ہیں کہ رشوت کے بغیر اپنا حق بھی نہیں ملتا۔

حضور نے اس کے جواب میں واضح فرمایا کہ رشوت سے مراد دراصل ایسی رقم ہے جو دوسروں کے حقوق مارنے اور اپنے حق سے زیادہ لینے کے لئے خرچ کی جاتی ہے۔ تاہم اگر کسی موقعہ پر انسان کو اپنا حق لینے کے لئے کسی کو کچھ دینا پڑتا ہے اور وہ اپنے حق سے زائد کچھ نہیں لیتا تو یہ رشوت کے ذیل میں نہیں آئے گی۔

یہ ایمان افروز اور روح پرور مجلس عرفان رات دس بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی ہال میں مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں اور مسجد نور فرانکفورٹ کے لئے روانہ ہو گئے۔

۲۵ر اگست:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۹ بجے فرانکفورٹ سے جلسہ گاہ مئی مارکیٹ من ہائیم میں تشریف لے آئے اور احباب جماعت کو انفرادی ملاقاتوں کا شرف بخشا۔ ملاقاتوں کے بعد ۱۲ بجے دوپہر حضور ایدہ اللہ جلسہ گاہ میں ہی نصب وی۔ آئی۔ پی۔ مارکی میں تشریف لائے جہاں جرمن مہمان حضور کے منتظر تھے۔ یہاں حضور نے دو گھنٹے تک ان جرمن مہمانوں کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔ اس مجلس میں جرمن زبان میں ترجمانی کے فرائض محترم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش نے سرانجام دئے۔ اس مجلس کے اختتام پر جرمن مہمانوں نے نہایت درجہ اطمینان اور خوشی کا اظہار کیا اور حضور پرنور کو اپنے انداز میں خراج تحسین پیش کیا۔

اس نشست کے بعد وقفہ ہوا اور پھر ۴ بجے سہ پہر حضور ایدہ اللہ پھر بڑے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پہلے ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں بعدہ سٹیج پر رونق افروز ہوئے اور جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کا آغاز فرمایا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منظوم کلام پڑھا گیا۔ بعد ازاں سینیگال سے تشریف لائے ہوئے بعض احباب جماعت کا تعارف اس وفد کے قائد نے سٹیج پر آ کر کرایا۔ یہ نظارہ بھی بڑا ایمان افروز تھا۔ جب وفد کے قائد نہایت پرجوش انداز میں اپنے محبت اور عقیدت بھرے جذبات کا اظہار کر رہے تھے۔ اس کے بعد جرمنی کے صوبہ Bayern سے تشریف لائے ہوئے ایک جرمن مہمان کو سٹیج پر آ کر اپنے جذبات کا اظہار کرنے کی دعوت دی گئی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ ڈائس پر تشریف لائے اور اپنا اختتامی خطاب شروع فرمایا۔ حضور نے ابتداء میں جرمنی کے اس جلسہ کے کامیاب انعقاد اور نہایت عمدہ انتظامات پر اظہار خوشنودی فرمایا اور بتایا کہ حاضری کے لحاظ سے بھی اس کا قدم آگے بڑھا ہے۔ الحمدللہ۔

حضور انور نے اس اختتامی خطاب کی بنیاد آیہ کریمہ "قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین" پر رکھی۔ اور محبت الٰہی کے مضمون کو آگے بڑھایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالہ سے محبت الٰہی کے سلیقے بتلائے۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر، خاموشی سے ویرانوں میں جا کر، چھپ چھپ کر عبادت کرنے کے واقعات سیرت النبیؐ سے سنا کر ان کی نہایت درجہ دلنشیں تشریح فرمائی اور ان سے محبت الٰہی کے مضمون پر روشنی ڈالی اور پھر ان ساری مثالوں کا حاصل یوں نکالا کہ ان راہوں پر چلتے چلتے آنحضورؐ کامل طور پر اللہ کی ذات میں فنا ہو چکے تھے۔ آپ کا اپنا کچھ بھی نہ رہا تھا گویا "قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین" کی کامل تصویر بن چکے تھے۔ پس آج بھی ہمارے لئے یہی راہیں ہیں جن پر چل کر ہم نے محبت الٰہی کی اس بلند منزل کو پانا ہے۔ اس کے لئے حضور ایدہ اللہ نے حدیث نبوی کے حوالہ سے بطور خاص تین امور احباب جماعت کے سامنے رکھے۔

(۱) سچائی اختیار کریں۔
(۲) امانت دار بن جائیں۔
(۳) ہمسایہ کے حقوق ادا کریں۔

اس خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی دعا کروائی اور اس طرح سے جماعت احمدیہ جرمنی کا اکیسواں جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

۲۶ر اگست:

آج صبح حضور پرنور ایدہ اللہ نے مسجد نور میں احباب جماعت کو ملاقاتوں کا شرف بخشا اور یہ سلسلہ دوپہر تک جاری رہا۔ بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ نے ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں اور سہ پہر کو پھر ملاقاتوں کا سلسلہ شروع فرما دیا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ مسجد نور سے بیت القیوم (نیڈرش باخ) میں تشریف لائے جہاں ایم ٹی اے جرمنی کے سٹوڈیو میں حضور کے ساتھ بچوں کے ایک پروگرام کی ریکارڈنگ ہوئی۔

اس پروگرام کے بعد حضور نے مسجد نور فرانکفورٹ میں پہنچ کر مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

یہ سفر بھی دور کا ہے، ہے یہ دن بھی ڈھلنے والا
میرے ساتھ کیا چلے گا میرے ساتھ چلنے والا

کبھی یہ تو سوچ لیتے کہ بزعم اکثریت
جسے کاٹنے چلے ہو وہ شجر ہے پھلنے والا

ہے بھنور بھنور حکایت ہے یہ موج موج چرچا
کیا یہ بیڑا روز اول سے تھا بچ نکلنے والا

دل و جان کے مریضو یہ خبر سنی تو ہوگی
وہ طبیب آ گیا ہے جو ہے دل بدلنے والا

وہ طلوع ہوا سویرا، وہ گھڑی بھی آن پہنچی
وہ جو دن تھا فیصلے کا نہیں آج ٹلنے والا

مجھے خوف ہے تو یہ ہے کہیں تم نہ ڈوب جاؤ
کہ زمیں کا ذرہ ذرہ ہے لہو اگلنے والا

نہیں ایک تو ہی مضطر یہ مکیں بھی جانتے ہیں
تیری آہ آتشیں سے یہ مکاں ہے جلنے والا

نہ سفر ہے مخلصانہ، نہ ہی راہبر ہے دانا
نہ ہی تم سنبھل سکو گے نہ ہے وہ سنبھلنے والا

(چوہدری محمد علی)

۲۷ اگست:

آج بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے وقت احباب جماعت کو ملاقاتوں کا شرف بخشا۔ بعد ازاں ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں اور سہ پہر کو پھر احباب سے انفرادی ملاقاتوں کے بعد ۶ بجے ناصر باغ (گروس گیراؤ) تشریف لے گئے جہاں جرمن مہمانوں کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی ایک نشست کا انتظام کیا گیا تھا۔

اس نشست کا آغاز ساڑھے چھ بجے ہوا اور اختتام ساڑھے آٹھ بجے۔ دو گھنٹے کی اس نشست میں جرمن مہمانوں نے اسلام کی تعلیم اور عقائد کے بارہ میں بڑے بنیادی سوالات کئے جن کے حضور پرنور نے بڑی تفصیل اور وضاحت کے ساتھ جوابات عطا فرمائے۔ جس کا اظہار سوال کرنے والے ہر مہمان نے شکریہ کے ساتھ کیا اور اس بارہ میں مزید معلومات اور مطالعہ کے لئے راہنمائی چاہی۔

رپورٹ: محمد الیاس منیر۔ مبلغ سلسلہ جرمنی)

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

بقیہ: جلسہ اعظم مذاہب کا پس منظر

سے تعلیم قرآنی کی دوسری کتابوں پر فضیلت اور ترجیح ثابت ہوتی ہے نہ کہ جائے اعتراض اور پھر وہ فضیلت بھی ایسی دلائل واضح سے ثابت کی گئی ہے کہ جس سے معترض خود معترض الیہ ٹھہر گیا ہے"۔
(براہین احمدیہ چہار حصص، روحانی خزائن جلد ۱ صـ ۱۲۹، ۱۳۰)

"اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انیسویں صدی کے ظلمت کدہ میں جب کہ مذاہب کی آپس میں اور مذہب اور فلسفہ کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے ایک فتح نصیب جرنیل کے طور پر اسلامی اصول اور تعلیمات کی فلاسفی بیان فرما کر تمام دشمنوں کو ذلت کے ساتھ پسپا کر دیا۔ حقیقی اسلام فتح پا گیا۔ اسلام کے روشن اور خوبصورت چہرے کی چمک مشرق و مغرب میں نظر آ گئی۔ ہنود کے بت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، صلیب پاش پاش ہو گئی، خنزیر قتل ہو گیا، آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ملاں جس کا شیوہ فی سبیل اللہ فساد پیدا کرنا تھا کو ہزیمت نصیب ہوئی، مشرق و مغرب کی ظلمات مٹ گئیں اور اسلام کا سراج منیر طلوع ہوا۔ باطل کی خس و خاشاک کو سچائی کی روشنی اور افروختہ آتش نے نابود کر دیا۔ سچے الہام اور وحی کی فتح ہوئی اور دنیا پر روشن ہو گیا کہ عقل خداوندی ہے گر نیر الہام نہ ہو۔ ؎

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو ایک عالم دکھاتی ہے
غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

Attanayake & Co.
Solicitors
Consult us for your legal requirements such as: Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violence, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact:
ANAS AHMAD KHAN
204 Merton Road London SW18 5SW
Phone: 0181-333-0921 &
0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

خطبہ جمعہ

ہم دنیا میں توحید کا قیام کر ہی نہیں سکتے جب تک اپنے نفس میں توحید کا قیام نہ کریں اور قیام توحید کا قسط سے ایک گہرا اور اٹوٹ تعلق ہے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۶ جولائی ۱۹۹۶ء مطابق ۲۶ وفا ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام اسلام آباد۔ ٹلفورڈ (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۹﴾

(سورہ آل عمران: ۱۹)

الحمدللہ کہ آج یونائیٹڈ کنگڈم کے سالانہ جلسہ کا پہلا روز ہے جو جمعہ سے شروع ہو رہا ہے۔ آج جمعہ کا خطبہ الگ ہوگا اور اس کے بعد افتتاحی اجلاس کچھ عرصے کے بعد اس سے الگ ہوگا لیکن دونوں کا مضمون جو میں نے آج کے لئے اختیار کیا ہے ایک ہی ہے یعنی توحید باری تعالیٰ۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس وقت دنیا کے تمام مسائل کا تجزیہ کرنے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ سب دنیا شرک میں ڈوب چکی ہے اور تمام مرضوں کا آخری مرض، وہ جڑ جس سے سب مرضیں پھوٹ رہی ہیں وہ شرک ہے اور شرک کے سوا اور کچھ نہیں۔ توحید کے نام لیوا بھی مشرک ہو چکے ہیں اور وہ جو مشرک ہیں وہ تو مشرک ہی ہیں اور ہر مذہب اس وقت عملاً خدا کے سوا دوسرے خداؤں کی پوجا کر رہا ہے۔ اور سب سے بڑا بت جو آج دنیا کے سامنے سر اٹھا کر خدا کا دعوے دار بن کے نکلا ہے وہ انا کا بت ہے۔ درحقیقت انسان خود اپنی ہی پرستش کر رہا ہے۔

اس پہلو سے آج کا یہ مضمون توحید کا اختیار کرنے میں میرے پیش نظر یہ تھا کہ خطبے کے دوران آپ کو اپنی ذات میں توحید قائم کرنے کی طرف متوجہ کروں اور افتتاحی اجلاس میں توحید کے جو تقاضے ہم نے کل عالم میں پورے کرنے ہیں، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح ان کو سمجھا اور جس طرح پیش فرمایا آپ کے حوالے سے توحید کا وہ مضمون آپ کے سامنے رکھوں۔ خطبے میں توحید کے مضمون کا تعلق ہر احمدی کی ذات سے ہے اور خود میری ذات سے بھی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ہم دنیا میں توحید کا قیام کر ہی نہیں سکتے جب تک اپنے نفس میں توحید کا قیام نہ کریں۔ اور قیام توحید کا قسط سے ایک گہرا اور اٹوٹ تعلق ہے۔ قسط سے مراد ہے انصاف۔ انصاف کے لئے اگرچہ مختلف الفاظ استعمال ہوئے ہیں لیکن قسط اس مضمون میں ایک خاص مناسبت رکھتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہاں لفظ قسط کو اختیار فرمایا۔

قرآن کریم فرماتا ہے "شهد الله انه لآاله الا هو" اللہ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے "والملائكة و اولوا العلم" اور ملائک بھی یعنی فرشتے اور صاحب علم لوگ بھی اسی طرح خدا کے ساتھ گواہی دے رہے ہیں۔ مگر ان کی گواہی اللہ کے ذیل میں آکر کام دکھاتی ہے اپنی ذات میں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ کیونکہ بعد میں یہ نہیں فرمایا "قائمين بالقسط" یہ سب کے سب انصاف کو قائم کرنے والے ہیں بلکہ "قائماً بالقسط" کہہ کر فرمایا کہ اللہ کی گواہی سب سے اہم اور سب سے زیادہ قابل قبول ہے کیونکہ وہ قسط پر قائم ہے اور قسط کو قائم کرنے والا ہے۔ قسط سے مراد جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے عرف عام میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ انصاف ہے اور کوئی گواہ بھی جب تک انصاف پر مبنی نہ ہو اس کا انصاف پر قدم نہ ہو اس کی گواہی قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ پس ملائکہ اور اولوا العلم اس لئے قابل قبول ہیں کہ خدا ان کو اپنی گواہی کے ساتھ شامل فرماتا ہے اور اس کے قسط کی ذیل میں ملائکہ بھی آجاتے ہیں اور اولوا العلم بھی آجاتے ہیں۔ مگر اصل گواہی خدا ہی کی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی گواہی ممکن نہیں ہے۔ "لا اله الا هوالعزيز الحكيم" اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے "العزيز" وہ غلبے والا اور بزرگی والا ہے "الحكيم" اور حکمت والا ہے۔

پس ساری کائنات میں یہ گواہی پھیلی پڑی ہے اور جب خدا کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں تو ہم اس وجہ سے نہیں مانتے کہ ہمیں آواز آ رہی ہے قرآن کی طرف سے کہ اللہ نے گواہی دے دی۔ "وهو العزيز الحكيم" میں اس گواہی کی عظمت اور اس کا وقار اور حکمت سب بیان ہو گئیں گویا تمام کائنات پر نظر ڈال کے دیکھو اس میں ایک عزیز اور حکیم خدا کا ہاتھ دکھائی دے گا۔ پس جب عزیز اور حکیم ہونے میں کائنات کی ہر چیز خدا کی عزت اور اس کی حکمت پر گواہ ہے تو اللہ کی گواہی خود عدل پر قائم ہے۔ اگر محض اس وجہ سے خدا اپنی گواہی لوگوں سے منوائے کہ میں غالب ہوں میری گواہی مان لو تو یہ گواہی اپنی ذات میں بھی عدل کے خلاف ہو جائے گی۔ لیکن اگر کوئی منصف یہ کہے کہ میری گواہی مانو کیونکہ میں علم کے زور سے اور حقیقت کے زور سے غالب ہوں نہ کہ جبر کے زور سے۔ اور عزیز میں اور جابر میں یہی بڑا فرق ہے۔ عزیز اس ذات کو کہتے ہیں جو علم کی طاقت سے عزت والا غلبہ حاصل کرے اور بزرگی پائے اور صاحب علم کی بزرگی میں کوئی جبروت نہیں کوئی زبردستی نہیں کوئی ڈکٹیٹرشپ نہیں ہے بلکہ علم اپنی ذات میں ایک طاقت بھی ہے اور عزت بھی ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ اگر حکمت بھی آجائے، ہر علم کے پیچھے جو حکمتیں ہیں تہ بہ تہ نہ ختم ہونے والی حکمتوں کا سلسلہ ہے وہ بھی اگر اس بات پر گواہ ٹھہرے کہ یہ گواہی دینے والا جس نے یہ کائنات بنائی صرف اس کائنات میں ایک ہی وجود کا ثبوت ملتا ہے جو عزیز ہے اور جو حکیم ہے۔ پس اس پہلو سے اس گواہی میں ایک بڑی عظمت پیدا ہو جاتی ہے۔

مگر جس تعلق میں خاص طور پر میں آپ کے سامنے یہ آیت رکھ رہا ہوں وہ آپ کی ذات کا تعلق ہے اور میری ذات کا تعلق ہے۔ ہم جب کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہماری گواہی کے حق میں ہمارے اندر کون سے ایسے شواہد ہیں یعنی گواہی کے حق میں کون سے گواہ ہمارے اندر موجود ہیں جو دنیا کو یقین دلا سکیں کہ ہم اس گواہی میں سچے ہیں۔ وہ گواہی کردار کی گواہی ہو سکتی ہے اور علم کی گواہی ہو سکتی ہے اور حکمت کی گواہی ہو سکتی ہے۔ علم اور حکمت کی گواہی سے مراد یہ ہے کہ ہم جب گواہی دیتے ہیں مثلاً روزانہ نماز میں پانچ وقت یہ پڑھتے ہیں "اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و اشهد ان محمداً عبده و رسوله" تو کبھی ہم نے غور کیا کہ ہم گواہی کس برتے پر دے رہے ہیں۔ ہمیں خدا کا کیا ذاتی علم ہے اور خدا کی حکمتوں سے ہم نے کس حد تک حصہ پایا ہے۔ آج کون سا نیا مضمون لے کے ہم اٹھے ہیں کہ ازسر نو گواہی کو دہرا رہے ہیں "اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و ان محمداً رسول الله" اگر یہ گواہی خالی ہو، نہ ہمیں خدا کا علم ہو، نہ خدا کی حکمتوں سے واقف ہوں۔ خدا کا علم مکمل تو ناممکن ہے اتنا ہی ہوتا ہے جتنا وہ عطا فرماتا ہے مگر عطا انہی کو فرماتا ہے جو اس میں جستجو کرتے ہیں اور حکمتوں پر بھی کوئی محیط نہیں ہوسکتا وہ لامتناہی سلسلہ ہے۔ مگر ہر روز خدا نئے علم کے ساتھ اپنے بندوں پر ظاہر ہوتا ہے نئی حکمتوں کے ساتھ اپنے بندوں پر ظاہر ہوتا ہے مگر اپنے بندوں پر ظاہر ہوتا ہے۔ پس ہم کس حد تک خدا کے بندے بن رہے ہیں بالارادہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہمارا قدم اٹھ رہا ہے اور کیا ہر صبح ہم یہ گواہی دے سکتے ہیں کہ ہاں ایک ہی خدا ہے اور کوئی خدا نہیں۔ اور اس گواہی کے حق میں ہمارا کون سا علم ہے جو بطور دلیل کے ہم دنیا کے سامنے رکھ سکتے ہیں۔ اپنی ذات پر آپ غور کرکے دیکھیں تو روزانہ صبح سے رات تک اور پھر رات کو سوتے وقت بھی آپ کی خوابیں آپ پر گواہ بن جاتی ہیں۔ صبح سے شام تک ہونے والے واقعات اور ان واقعات میں وہ فیصلے جو آپ کرتے ہیں وہ آپ پر گواہ بن جاتے ہیں اور آپ کی شخصیت کو خود آپ سے ہی تعارف کرواتے رہتے ہیں آپ کی خوابیں بھی وہی کردار ادا کرتی ہیں۔ پس سوتے اور جاگتے ہم اپنی ذات سے متعارف ہو رہے ہیں اور اس تعارف کے نتیجے میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم جب "التحيات لله" میں خدا کے حضور جو تحیہ پیش کرتے ہیں اس تحیہ میں سچائی ہے بھی کہ نہیں اور جب ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ آج ہم گواہی دے رہے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو کس برتے پر گواہی دیتے ہیں۔ کون سا نیا علم ہم نے خدا کی ذات کے تعلق میں حاصل کیا، کون سی ایسی حکمت کی بات ہمیں معلوم ہوئی جس پر ہم کہہ سکیں کہ ایک ہی خدا ہے اور کوئی خدا نہیں۔ تو محض "اشهد" کہہ کر انگلی اٹھا دینا اور گواہی دے دینا یہ ہماری نجات کا موجب نہیں بن سکتا نہ ہی یہ گواہی کسی کے لئے قابل قبول ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ایسی ہی گواہی دینے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ بعض اوقات ایک گواہی دیتا ہے جیسا کہ سورہ المنافقون میں آیت دو تا چار میں ذکر ہے "اذا جآءك المنٰفقون قالوا نشهد انك لرسول الله" جب منافق تیرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں، وہی "اشهد" جو ہم پڑھتے ہیں، وہ کہتے ہیں "نشهد" ہم گواہی دیتے ہیں کہ "انك لرسول الله" کہ تو اللہ کا رسول ہے "والله يعلم انك لرسوله" اب وہی علم کا مضمون یہاں اس گواہی کے تعلق میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے "والله يشهد ان المنافقين لكاذبون" اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں یعنی گواہی سچی ہونے کے باوجود جھوٹی ہو جاتی ہے۔

اس حقیقت پر اگر آپ آگاہ نہ ہوں اگر آپ شعوری طور پر یہ سوچیں نہیں کہ آپ کی گواہیاں اپنے

مضمون کے اعتبار سے سچی بھی ہوں تو آپ بطور جھوٹے گواہ لکھے جائیں گے تو اس وقت تک آپ کو ایک گھبراہٹ پیدا نہیں ہوگی، اپنے دل میں ایک پریشانی اور انتباہ کی کیفیت محسوس نہیں کریں گے۔ پریشانی اس بات پر کہ ہم مونہہ سے جو کہتے ہیں ہمیں پتہ ہی نہیں ہم کیا کہہ رہے ہیں اور واقعتاً جو کہتے ہیں وہ دل میں ہے بھی کہ نہیں۔ اور اگر سچ سمجھ کے بھی کہہ رہے ہیں تو اس کے حق میں ہمارے پاس کیا ثبوت ہیں۔ اور انتباہ ان معنوں میں کہ اگر یہ صورت حال غفلت کی اسی طرح رہے اور اسی حال پر انسان جان دیدے تو تمام عمر کی نمازوں کی ہر گواہی جھوٹی لکھی جائے گی۔

اگر تم یہ گواہی دیتے ہو کہ محمدؐ، اللہ کے رسول اور اس کے بندے تھے تو اس گواہی کو اس طرح دو جس طرح اس رسول اور اس بندے نے گواہیاں دی تھیں۔

آج جو دنیا میں بدکرداری کا دور ہے جس کی طرف میں نے شروع ہی میں اشارہ کیا کہ شرک ہی شرک پھیلا ہوا ہے اس میں یہی تو ہو رہا ہے۔ کتنے مذاہب ہیں جو یہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ایک ہے یا ایک سے زیادہ بھی مانیں تو ایک خدا کے حق میں بھی گواہی دیتے ہیں مگر عملاً ان کے کردار پر اس گواہی نے کیا اثر ڈالا اور ان کا کردار اس گواہی کے حق میں کیا ثبوت پیش کر رہا ہے۔ پس اس پہلو سے ہم نے جو تمام دنیا کو توحید پر اکٹھے کرنا ہے اور تمام دنیا کو شرک سے نکال کر توحید کی پناہ گاہ میں لانا ہے ہم پر کس حد تک یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس کا تصور کیجئے کہ ہم توحید کا سفر اپنی ذات سے شروع کریں۔ اگر غفلتوں کی حالت میں ہم نمازیں پڑھتے رہے تو نہ ہم مؤحد بن سکیں گے نہ دنیا کو مؤحد بنا سکیں گے کیونکہ توحید کا مضمون سچائی سے تعلق رکھتا ہے، علم سے تعلق رکھتا ہے۔ ایسے علم سے تعلق رکھتا ہے جو معزز علم ہے جو عزت لاتا ہے اور غلبہ لاتا ہے اور پھر حکمت سے تعلق رکھتا ہے۔ تو اس تعارف کے ساتھ میں آپ کے سامنے یہ مضمون نسبتاً زیادہ کھولتا ہوں، روزمرہ کی زندگی کے حوالے سے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

ہم اگر سارا دن جھوٹ بولتے ہوں، سارا دن بدکلامیاں کرتے ہوں، جہاں اپنی ذات کا تعلق ہو وہاں انصاف کا گز اور طرح کا بنائیں، جہاں غیر کی ذات کا تعلق ہو وہاں انصاف کا گز اور طرح کا بنالیں، پیمانے بدلتے رہیں اور روزمرہ کی زندگی میں جھوٹ کی اتنی عادت ہو چکی ہو کہ جو سچے ہیں وہ بھی اپنی زندگی کے کسی نہ کسی مقام پر ضرور پھسل جاتے ہوں اور سچائی اس حد تک اپناتے ہوں جس حد تک اس کا اپنانا ہمیں نقصان نہیں پہنچاتا اور جہاں سچائی اور نقصان آمنے سامنے کھڑے ہوتے وہاں کب اور کس حد تک ہم سچائی کو پکڑتے اور جھوٹ کو متروک کر دیتے ہیں، مردود کر دیتے ہیں یہ وہ سوال ہے جو پہلے نفس میں اٹھنا چاہئے اور روزانہ اٹھنا چاہئے۔ اگر ہماری یہی کیفیت رہے کہ ہمیشہ جب بھی ہمارا مفاد سچائی سے ٹکرائے تو سچائی اس مفاد سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور ہم اس دن نماز میں، ہر نماز میں یہ گواہی دیں "اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ" تو خدا آسمان سے یہ گواہی دے گا کہ میں جانتا ہوں کہ میں ایک ہوں اور میں جانتا ہوں کہ محمد میرا رسول ہے اور میرا عبد ہے لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ کیونکہ اس یقین اور علم کے بعد کہ خدا ایک ہے اور اس یقین اور علم کے بعد کہ خدا کے بندہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اس کا بندہ بھی ہیں اور رسول بھی ہیں پھر ہم اپنی ذات میں ایک تضاد قائم رکھیں اور روزمرہ کی زندگی میں جہاں بھی توحید کو اختیار کرنا ہو اور غیر اللہ کو چھوڑنا ہو بلا تردد غیر اللہ کو اختیار کرلیں اور توحید کو چھوڑ دیں تو یہ کوئی معمولی بات تو نہیں ہے۔

یہ محض ایک تقریر کا فقرہ نہیں کہ خدا آسمان سے گواہی دے تقریروں میں ایسے فقرے آ جاتے ہیں۔ مگر میں نے اس فقرے کی بناء اس گواہی پر رکھی ہے جو قرآن کریم میں مذکور ہے "اذا جآءک المنفقون قالوا نشھد انک لرسول اللّٰہ واللّٰہ یعلم انک لرسولہ" جب بھی منافق تیرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو اللہ کا رسول ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ تو اللہ کا رسول ہے۔ "واللّٰہ یشھد ان المنفقین لکٰذبون" اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اب وہ منافق تو خدا جانے کتنی دفعہ آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہوں گے۔ ہر روز تو ان کو توفیق نہیں ملتی ہوگی۔ کبھی کبھار ہفتے میں ایک یا دو بار شاید جب ملتے ہوں اور ملتے ہوئے یہ گواہی دیتے ہوں مگر خدا کے سامنے ہم روز حاضر ہوتے ہیں، پانچ نمازوں میں حاضر ہوتے ہیں، ہر نماز میں ایک ایسا قعدہ بھی آتا ہے جس میں ہمیشہ ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ اے خدا ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو ایک ہے تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اب وہ خدا جو ان منافقوں سے یہ سلوک کرتا ہے وہ اگر صاحب قسط ہے جیسا کہ گواہی دیتا ہے تو اس کے قسط کا، اس کے انصاف کا تقاضا ہے کہ جب بھی توحید کے بارے میں یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صداقت کے بارے میں کوئی جھوٹی گواہی دے تو آسمان سے خدا اس گواہی کا انکار کرے اور اعلان کرے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔

کیا ہم نمازوں میں اس قسم کی لعنتیں تو نہیں سمیٹ رہے؟ پس قرآن کریم جن نمازوں کے متعلق فرماتا ہے "ویل للمصلین" اس مضمون پر غور کرکے اس "ویل" کی سمجھ آ جاتی ہے، ہلاکت ہو نماز پڑھنے والوں پر، لعنت ہو نماز پڑھنے والوں پر، اب نعوذ باللہ من ذٰلک نماز پڑھنے والوں پر تو لعنت کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ خدا کا کلام ہے اور قرآن کی عظمت کا نشان ہے۔ تمام دنیا کی الٰہی کتابوں میں آپ تلاش کرکے دیکھ لیں وہاں نمازیوں پر لعنت نہیں ڈالی جائے گی مگر بعض نمازیوں پر قرآن لعنت ڈالتا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے قرآن سے یہ مضمون سیکھا ہے وہ بزرگ اور صوفیاء بھی ایسے نمازیوں کا ذکر کرتے ہیں اور لعنت کے ساتھ ذکر کرتے ہیں مگر اصل اعلان قرآن کا اعلان ہے۔ "ویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون"۔ وہ نماز پڑھنے والے جو نماز سے غافل ہیں ان پر لعنت ہو اور ان کی غفلت کی سب سے بڑی پہچان یہ گواہی ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے "اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ" میں گواہی دے رہا ہوں کہ خدا ایک ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ یہ صرف ایک ایسا اقرار نہیں ہے جو ساکت اور جامد ہو۔ جو خصوصیت کے ساتھ قابل توجہ بات ہے کہ یہ ایک جاری اعلان ہے اور ہر نماز اور ہر دو نمازوں کے درمیان آپ کو ضرور خدا تعالیٰ کے متعلق کچھ علم بڑھنا چاہئے۔ ورنہ ایک ہی گواہی آپ دیتے چلے جائیں اور دیتے چلے جائیں اور اس کا تجربہ کچھ نہ ہو یہ ایک بے معنی سی بات بن جائے گی۔ لوگ کہتے ہیں نماز میں جب ہم ایک ہی جیسی باتیں دہراتے ہیں اور ہر نماز میں دہراتے ہیں اور دہراتے چلے جاتے ہیں تو کیا یہ بات اکتاہٹ پیدا نہیں کرتی اور بعض معترضین یہ سوال اٹھاتے ہیں جس کو بوریت کہتے ہیں تو کیا نماز آپ کو بور نہیں کر دے گی ہر نماز میں وہی باتیں۔ مگر اس مضمون پر ایک دفعہ میں نے پہلے تفصیل سے روشنی ڈالی تھی ہر نماز کی وہ باتیں برتن ہیں جو ہر روز نئے مشروب سے بھرتی ہیں۔ وہ باتیں چاہے ایک ہی ہوں مگر وہ تو محض ظروف کا کام دیتی ہیں، برتنوں کا کام دیتی ہیں اور ان برتنوں میں ضرور آپ نے کچھ بھرنا ہے اور وہ کچھ ہے جو آپ لے کر پیش ہوتے ہیں۔ اگر آپ ان برتنوں کو خالی رکھیں کوئی نئی بات اس میں نہ بھریں تو لازم ہے کہ آپ بور ہوں گے۔

"الحمدللّٰہ رب العلمین، الحمدللّٰہ رب العلمین" آپ ہزار مرتبہ کہیں اور حمد کا ایک ہی معنیٰ دماغ میں رہے، ربوبیت کا ایک ہی معنیٰ رہے اور اپنے ربوبیت کے تجارب کو آپ الحمد کے ساتھ وابستہ نہ کریں، اگر آپ اپنے ربوبیت کے تجارب کو الحمد کے ظرف میں نہ بھریں اور رب العلمین کہتے ہوئے جب حمد کہتے ہیں تو آپ کو یہ علم نہ ہو کہ آج آپ کیوں رب العالمین کہنے کے مستحق ہیں۔ آج کیا نئی بات آپ نے دیکھی جس کی وجہ سے آپ اعلان کرتے ہیں کہ اللہ ہی رب العالمین ہے۔ یہ جو نئی باتیں ہیں ان کا تعلق علم اور حکمت دونوں سے ہے۔ علم کی رو سے آپ کا جوں جوں علم بڑھتا ہے کائنات پر آپ غور کرتے ہیں نظام کائنات کو دیکھتے ہیں، اس کے ربوبیت کے نشان دیکھتے ہیں تو حیران ہو جاتے ہیں کہ ایک لامتناہی سلسلہ ہے ربوبیت کا جو ختم ہونے میں آ ہی نہیں چکتا، نہ آ سکتا ہے۔ اس کی ربوبیت کا نظام کب سے جاری ہوا کب تک جاری رہے گا انسان اس کے تصور میں اگر ساری زندگی گزارے اور نسل انسانی، ایک کے بعد دوسری نسل مسلسل اس تصور میں، اس کھوج، اس جستجو میں اپنی زندگیاں لٹادے تو تب بھی خدا تعالیٰ کی ربوبیت کے علم پر حاوی نہیں ہو سکتی۔ اور یہ جو بات میں کہہ رہا ہوں یہ میں ہی نہیں کہہ رہا دنیا کے تمام سائنس دان جو اس مضمون کے واقف ہیں وہ یہی کہتے ہیں۔ ابھی تک ہمیں یہ بھی پتہ نہیں چلا کہ ہماری کائنات میں جو ربوبیت کے لئے سامان رکھے گئے کب کب، کیسے رکھے گئے اور اب تک جو دریافت ہوئے ہیں ان کے علاوہ اور کتنے باقی ہیں۔ ابھی کل ہی کی تو بات ہے یعنی زمانے کے لحاظ سے اگر ہمارا دنیا کا دور ساڑھے چار ارب سال ہو تو زمانے کے لحاظ سے اگر یہ کہیں کہ ابھی کل ہی کی تو بات ہے کہ انسان کو درخت کی لکڑی جلانا بھی نہیں آتا تھا اور بے شمار لکڑی اس کے لئے پڑی ہوئی تھی۔ اس کو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ اس کائنات، اس زمین پر کیا کیا چیزیں میری خاطر پیدا کی گئی ہیں، ان کی صفات کیا ہیں، کون سی میرے کھانے میں کام آئیں گی، کون سے زہر ہیں جو میرے کھانے کے کام تو نہیں آئیں گے مگر میرے علاج میں کام آ سکتے ہیں۔ اور اگر میری ربوبیت براہ راست نہیں کرتے تو کسی اور وجود کی براہ راست ربوبیت کر رہے ہیں۔ ایسے ایسے زہریلے مادے ہیں کہ انسان ان کو

The Hahnemann College of Homoeopathy

Venues: London and Birmingham; Contact: The Secretary, 164 Ballards Road, Dagenham, Essex. RM10 9AB. Tel / Fax: 0181-984-9240

The Hahnemann College of Homoeopathy (est. 1980) teaches classical Hahnemann principles. The college offers two courses for the mature student leading to the professional Diploma qualification : D.Hom.Med. and gives eligibility for professional registration with the U.K. Homoeopathic Medical Association (UKHMA).

FOUR YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to any candidate who have a strong desire to learn homoeopathy to relieve the suffering of mankind.

TWO YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to the following medical practitioners.

Acupuncture, Pharmacy, Chiropractice, Osteopaths, Naturopathy, SRN's, Physiotherapy, Dental Surgeons, Veterinary Surgeons.

Courses include: practical clinical studies / Patient management / renowned international speakers. For prospectus please apply above.

چکھنے کا تصور نہیں کر سکتا مگر ان میں زندگیاں چل رہی ہیں۔ بے شمار زندگی کی قسمیں ہیں جو ان سے استفادہ کرتی ہیں اور پھر وہ آپ کے کام آتی ہیں۔

قسط کے بغیر گواہی سچی ہو ہی نہیں سکتی۔ پس ایک اندرونی انصاف اپنے اندر پیدا کریں۔

ربوبیت کا ایسا حیرت انگیز نظام ہے کہ اس کا مختصر تعارف کروانا بھی ممکن نہیں ہے میں نے بارہا اپنی مجالس میں اس تعارف کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے مگر کچھ دیر مضمون کو آگے بڑھا کر بالکل بے طاقت ہو جاتا ہوں۔ ناممکن ہے کہ وہ شعبے ہی گنوا سکوں اور وہ شعبے جن پر میں نظر ڈالتا ہوں اور میری روح حمد میں ڈوبتی ہے۔ مگر میرا علم محدود ہے اور اتنا محدود ہے کہ سائنس نے اب تک ان امور پر جو روشنی ڈالی ہے اس کا ایک بہت ہی معمولی حصہ ہے جس کو میں جانتا ہوں اور سائنس اس مضمون میں آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ابھی کچھ عرصہ ہوا ایک جگہ میں نے ایک جھیل پہ جو بہت ہی گندے پانی کی جھیل تھی ایسی کہ اس سے گزرتے ہوئے بدبو آتی تھی اور طبیعت چاہتی تھی کہ جلدی سے جس حد تک ممکن ہو سانس روک کر انسان آگے نکل جائے وہاں میں نے گل بکاؤلی کا کھلتے ہوئے دیکھا ہے اور اتنے خوبصورت پھول تھے ایسا سبزہ تھا ایسی اس پہ شادابی تھی کہ عقل دیکھ کر حیران رہ گئی۔ اس وقت میں نے سوچا کہ جس گندگی کو ہم حقارت سے دیکھ رہے ہیں اسی گندگی سے تو اللہ حسن نکال رہا ہے اور اس کی ربوبیت کی عجیب شان ہے کہ گندگی کا کوئی پہلو بھی نہ ان پتوں میں جا سکا، نہ ان پھولوں میں ظاہر ہوا۔ انتہائی بدبودار چیز سے بہت ہی خوشبودار پھول، لہلہاتے ہوئے اور خوشبودار پھول نکلے اور اتنے بڑے اور چوڑے کہ انسان حیران ہو جاتا ہے جیسے تھالیاں لگائی گئی ہوں، حسن اور رنگ کی تھالیاں لگا دی گئی ہوں اور ان میں خوشبو پیش ہو رہی ہو۔ میں نے کہا انسان کتنا جاہل ہے گندگی کو بھی تکبر سے دیکھتا ہے اور نہیں جانتا کہ وہ بھی تو گندگی ہی سے نکلا ہے اور گندگی سے نکلی ہوئی چیزیں ہی اس کی بقا کا موجب ہیں۔

اب یہ ایک پہلو ہے ربوبیت کا جس کی طرف توجہ پھرتی ہے تو انسان خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے سمندر میں اپنے آپ کو ایک قطرے سے بھی کم سمجھتا ہے۔ یعنی قطرہ دیکھنے والا نہیں کیوں کہ اس سمندر میں وہ بھی تو ایک قطرہ ہے جو عجائبات کا ایک سمندر ہے۔ پس یہ عجیب مضمون ہے کہ جو دیکھنے والا ہے وہ بھی تو اسی قدرتوں کے سمندر کا ایک معمولی سا ذرہ ہے مگر ایسا ذرہ جس پر کوئی دنیا میں محیط نہیں ہو سکتا، خود انسان کا علم انسان نہیں پا سکتا۔ "**و لا یحیطون بشیء من علمه الا بما شآء وسع کرسیه السمٰوٰت والارض**"۔ اللہ تعالیٰ کے علم پر کون ہے جو احاطہ کر سکے۔ صرف اسی حد تک احاطے کی توفیق ملے گی جس حد تک خدا خود توفیق دے گا اور وہ احاطہ ایک نسبتی احاطہ ہے اور وہ احاطے کے ایسے دائرے ہیں جو دائرہ در دائرہ پھیلتے چلے جاتے ہیں اور انسان سمجھتا ہے کہ میں نے احاطہ کر لیا اور پھر پتہ چلتا ہے کہ احاطہ کہاں کیا تھا۔ اس احاطے کے اندر سے اور دائرے پھوٹ رہے ہیں جن تک میری رسائی نہیں۔ آج تک سائنس کسی ایک جستجو میں بھی اور یہ میں بلامبالغہ پورے یقین کے ساتھ آپ کو بتا رہا ہوں آج تک سائنس کسی ایک جستجو میں بھی یہ نہیں کہہ سکی کہ ہم نے آخری کنارے کو پالیا ہے۔ جس کو وہ آخری کنارہ سمجھتے ہیں اس کنارے سے اور کنارے پھوٹ جاتے ہیں جیسے پانی پہ پتھر پھینکیں تو جو پہلی لہر اٹھتی ہے وہ کم دائرے کی ہوتی ہے، تھوڑے دائرے میں محدود ہوتی ہے مگر وہ لہر در لہر در لہر پھیلتی چلی جاتی ہے اور پھر وہ ساری کائنات پر محیط ہو جاتی ہے اور کبھی مٹ نہیں سکتی۔ اگر اس کا دائرہ محدود نہ ہو جس میں وہ سمٹی پڑی ہے یعنی وہ سمندر تو جو لہر اٹھے گی اگر دوسرے عوامل اس کو ختم کرنے کے لئے مقابل کی کوشش نہ کریں تو اپنی ذات میں جو لہر اٹھتی ہے وہ پھیلتی چلی جائے گی اور اس کے دائرے وسیع تر ہوتے چلے جائیں گے۔

پس خدا کی کائنات کا یہ علم تو لامتناہی ہے۔ مگر ہر ذرے کا علم لامتناہی ہے یہ ہے مضمون جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ کوئی ایک ذرہ بھی ایسا نہیں کائنات کا جس میں آپ خدا کے علم پر محیط ہو سکیں۔ اور ربوبیت کے تعلق میں جب آپ غور کریں تو وسیع علمی غور اگر نہ بھی کر سکیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے "انفس" میں تو دیکھو۔ دو ہی ذریعے ہیں خدا کو پانے کے یا آفاقی نظر پیدا کرو اور ساری کائنات پر نظر دوڑاؤ یا پھر اپنے نفوس میں سمٹ جاؤ، اپنی ذات میں ڈوبو اور وہاں تلاش کرو کہ تم میں خدا تعالیٰ نے ربوبیت کے کیسے کیسے عظیم الشان راز پنہاں کر دیئے ہیں۔ ایسے راز ہیں جن کا سلسلہ ختم ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ بھی توفیق نہیں تو یہ تو دیکھو کہ خدا نے روزانہ تمہارے لئے کیا کھانے پینے کا انتظام کیا ہوا ہے۔ اور ہر بندے کے لئے جو زندہ ہے کچھ نہ کچھ اس کی غذا کا انتظام موجود ہی ہے اور ہر پرندے کے لئے موجود ہے ہر چرندے کے لئے موجود ہے۔

آج صبح جب میں سیر پہ گیا تو ایک چھوٹا سا پرندہ، بہت ہی خوبصورت، گھاس پر کچھ چگ رہا تھا۔ مجھے تو کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا وہ کیا کھا رہا ہے لیکن اس کی باریک نظر اس کو بتا رہی تھی کہ فلاں جگہ چونچ مارو اور اس کی چونچ ہمیشہ بھری ہوئی نکلتی تھی۔ اب اس کو سکھایا کس نے۔ یہ پہلو جو ہے یہ بھی تو عزیز حکیم سے تعلق رکھتا ہے۔ صرف کھانا رکھ دینا کافی نہیں، کھانے تک پہنچنے کی استطاعت پیدا کرنا بھی تو کام ہے اور ہر وجود کو پتہ ہے کہ میرا کھانا کہاں ہے "**یعلم مستقرها و مستودعها**" وہ جانتا ہے کہاں میں عارضی قرار پکڑوں گا اور کہاں میں نے لوٹ کر جانا ہے۔ پس آج میں اس پرندے کو دیکھتا دیکھتا ظاہری سیر کو بھول کر ایک اور ہی سیر میں ڈوب گیا۔ میں نے سوچا کہ اللہ کی شان دیکھو ان سب کو خدا نے علم بخشا ہے اس گھاس میں، اس مٹی میں تمہارے لئے غذا موجود ہے اور کہاں ہے اور کس طرح تم نے حاصل کرنی ہے اور وہ روزانہ صبح اس یقین کے ساتھ نکلتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان ہر قسم کے جانوروں کی غذا ہم نے اپنے اوپر رکھی ہے تم تو نہیں پیدا کرتے۔ اے انسان تم کہاں ان کو پال رہے ہو۔ اور ہر چیز کی غذا موجود ہے۔ ایک چیز کا گند ہے دوسرے کی غذا بن جاتا ہے اور وہی گند صاف اور ستھرا ہو کر ایک اور پاکیزہ غذا کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

پس اس پرندے کو دیکھ کر میں نے جب نظر دوڑائی تو ہر قسم کے پرندے اپنے اپنے مقصد کی جستجو میں مصروف دیکھے۔ کہیں کوئی جس کو لکڑ ہارا کہتے ہیں وہ ٹک ٹک کر کے ایسے درخت جو کھائے ہوئے ہوں، جو اندر سے کھوکھلے ہوں ان کے اوپر چونچیں مارتا اور اندر سے اپنی غذا نکلنے کی انتظار میں ہوتا ہے۔ اب کس نے اس کی عقل میں یہ بات ڈالی ہے؟ یہ سب ربوبیت کی تو باتیں ہیں۔ جوں جوں آپ کا علم بڑھتا ہے آپ ہر دفعہ جب کہتے ہیں "**الحمدللّٰہ رب العالمین**" تو عجیب شان اور ذوق کے ساتھ آپ کے دل سے بےساختہ آواز نکلتی ہے سب حمد اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اور وہ لکڑ ہارا جس کی میں بات کر رہا ہوں اس کو لکڑ ہارا اردو میں کہتے ہیں مگر انگریزی میں وڈ پیکر (Wood Pecker) وہ پرندہ ہے جس کے اوپر مزید تحقیق ہوئی تو مزید خدا کی قدرت کے عجائب سامنے آئے۔ وڈ پیکر بہت تیزی کے ساتھ چونچ مارتا ہے درخت کے تنوں کے اوپر اور ہم سمجھتے ہیں ٹک ٹک ٹک ٹک کی دو چار آوازیں ہیں۔ سائنس دانوں نے جب بہت ہی حساس کیمروں کے ذریعے جو بہت تیز رفتار تھے اس کی چونچوں کی ٹک ٹک کو دیکھا تو حیران رہ گئے کہ جو ایک ٹک ہے اس کے اندر سینکڑوں بار وہ سر نیچے اترتا ہے اور اس تیزی سے وہ ٹکر مارتا ہے کہ ہماری آنکھ کو ایک یا دو یا تین حرکتیں دکھائی دیتی ہیں مگر تیزی کی وجہ سے وہ حرکتیں مل جاتی ہیں اور ہم سمجھتے ہیں ایک اب اس نے گردن جھکائی اور ایک ٹکر ماری پھر دوسری ٹھوکر ماری تیسری ماری، اس کے اندر سینکڑوں دفعہ وہ ٹھوکر مار چکا ہوتا ہے یعنی درخت سے اپنی چونچ ٹکرا چکا ہوتا ہے۔ اور کیوں کرتا ہے اس لئے کہ اس کو خدا نے یہ علم بخشا ہے کہ ان کھائے ہوئے درختوں کے اندر وہ کیڑے ہیں جو تمہارے لئے بہترین غذا ثابت ہونگے

جرمنی میں پیزا (PIZZA) کا کاروبار کرنے والے احباب کے لئے خوشخبری

ضامن صحت

گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے حصول کے لئے رابطہ فرمائیں

عمدہ کوالٹی

بازار سے بارعایت

ہوم ڈلیوری

جرمن مزاج کے عین مطابق ذائقہ

نوٹ: ہماری مصنوعات صرف گائے کے گوشت سے تیار شدہ ہیں۔

اس بات کی تسلی کے لئے ہماری فیکٹری تشریف لائیں۔

آج ہی رابطہ کیجئے

FIRMA MERZ
MAYBACH STR. 2
69214 EPPELHEIM (GEWERBEGEBIET)
BEI HEIDELBERG
FAX: 06221-7924-25
TEL: 06221-7924-0

Muslim TV AHMADIYYA

ZEE TV

FOR GERMANY
THE ASIAN CHOICE FOR TV
GET CONNECTED !!
MTA - ZEE TV - ASIA NET
RECEIVER. DECODER. DISH. SMART CARD ARE AVAILABLE.
JUST CALL
KHAN SATELLITE NTECHNIK
OFFICIAL ZEE TV AGENT
TEL. & FAX : 08257 / 1694

اور جب تک تم ان کو بیدار نہیں کرو گے وہ باہر نہیں نکلیں گے۔ اور جب تم بار بار اپنی چونچ ٹکراؤ گے تو پھر وہ باہر نکلیں گے اور جب وہ باہر نکلیں گے تو تم اس غذا کو کھا لینا۔ اب اس کے اندر بھی عجائبات ہیں۔ Evolution کے ذریعے یعنی ارتقاء کے ذریعے اس پرندے کو کیسے سمجھ آئی کہ تیز رفتار سے میں جب چونچیں ماروں گا تو کیڑے نکلیں گے ورنہ نہیں نکلیں گے۔ اور کتنے لاکھ سال اس ارتقاء کو چاہئیں تھے۔ اس سے پہلے وہ کیسے زندہ رہتا تھا۔ لیکن صرف یہی بات نہیں وہ حرکت اتنی طاقتور ہوتی ہے وہ چونچ اس زور سے لگتی ہے کہ سائنس دان کہتے ہیں کہ دماغ پھٹ جائے اس کا اگر اس کا کوئی خدا تعالیٰ نے دفاع مقرر نہ کیا ہو۔ پس یہ ایک ہی پرندہ ہے جس کی چونچ اور اس کے دماغ کے درمیان خدا تعالیٰ نے ایک کشن (Cushion) رکھ دیا ہے اور جب وہ چونچ مارتا ہے تو وہ کشن دبتا ہے اور دماغ کو ٹھوکر سے بچا لیتا ہے۔

> **اگر غفلتوں کی حالت میں ہم نمازیں پڑھتے رہے تو نہ ہم مؤحد بن سکیں گے، نہ دنیا کو مؤحد بنا سکیں گے کیونکہ توحید کا مضمون سچائی سے تعلق رکھتا ہے، علم سے تعلق رکھتا ہے، ایسے علم سے تعلق رکھتا ہے جو معزز علم ہے جو عزت لاتا ہے اور غلبہ لاتا ہے، اور پھر حکمت سے تعلق رکھتا ہے۔**

اب آپ دیکھیں کہ کیا کوئی بھی ارتقاء کا نظریہ اس مسئلے کو حل کر سکتا ہے۔ اگر زور کی ٹکر مارنا ان کیڑوں کو نکالنے کے لئے ضروری ہے تو دو چار ٹکروں میں ہی وہ پرندہ پاگل ہو کے مر چکا ہوتا۔ اور وہ کشن بنانے میں کتنی دیر لگی۔ اور کون سے ارتقاء کے طبعی تقاضے ہیں جنہوں نے وہ کشن بنایا اس کا Mechanism پیدا کیا۔ اس پر آپ غور کریں تو یہی ایک پرندہ انسان کی عقل کو حیرت کے سمندر میں ڈبونے کے لئے کافی ہے اور پھر وہ کس طرح جا کر اپنے بچوں کو یہ خوراک دیتا ہے اور روزانہ اسی پہ پل رہا ہے۔ کس نے اس کو سکھایا کہ تمہاری غذا کہاں کہاں ہے۔ کوئی بھی ایسا پرندہ نہیں جس کو علم نہ ہو کہ میری غذا کہاں ہے۔ اور وہ بچہ جو پہلے دن مثلاً گھوڑے کا بچہ پیدا ہوتا ہے یا ہرن کا بچہ پیدا ہوتا ہے یا بکری کا بچہ پیدا ہوتا ہے وہ اٹھتا ہے اور ماں کے تھن کی طرف دوڑتا ہے اور انسان کا یہ حال ہے کہ اسے سکھائیں بھی تو بسااوقات وہ سیکھ نہیں سکتا۔ بعض بچوں کو دودھ پلانا بڑی مصیبت بن جاتا ہے۔ مگر اکثر خدا تعالیٰ کی طرف سے اتنا علم یافتہ ضرور ہوتے ہیں کہ ماں کا دودھ چوسنا ان کو آ جاتا ہے۔ کیوں آتا ہے؟ کیسے پتہ چلتا ہے کہ یہ میری غذا ہے؟ یہ ساری وہ باتیں ہیں جو جب تک دماغ کے اندر کندہ نہ ہوں اس وقت تک انسان کی اپنے رزق تک رسائی ہو نہیں سکتی۔ پس رزق کا پیدا ہونا الگ مضمون ہے۔ یہ علم کہ یہ میرا رزق ہے یہ ایک الگ مضمون ہے۔ ہر وہ پھل یا پھول جو ہمیں دکھائی دیتا ہے ہمیں علم نہیں کہ اس میں غذا کون سی ہے، بڑے لمبے تجربے کے بعد ہمارا علم کچھ بڑھا ہے لیکن ہر جانور کو پتہ ہے کہ فلاں جو پھل ہے میں نے کھایا تو میں اس سے مر جاؤں گا۔ فلاں پھول کا رس میرے لئے زہر ثابت ہوگا۔ ہر ایک کو اپنی اپنی غذا کا علم ہے اور کیسے حاصل کرنی ہے؟ کیسے اس تک رسائی ہونی ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ جب اس لکڑہارے کے چونچ ٹکرانے کے مضمون پر آپ غور کریں تو آپ کو یہ بھی تو سوچنا چاہئے کہ اس کی چونچوں کے ٹکرانے سے جو قارعہ پیدا ہوتی ہے وہ چھوٹے چھوٹے ایسے کیڑے مکوڑے بھی جو دماغ کے لحاظ سے یا رکھتے ہی نہیں یا نہایت معمولی دماغ رکھتے ہیں وہ بیدار ہو جاتے ہیں وہ سمجھتے ہیں ہمیں اذن ہے باہر نکلنے کا اور وہ باہر نکل آتے ہیں۔ مگر انسان کی کیا حالت ہے کتنی دفعہ خدا کی قارعہ اسے جگاتی ہے کیسے بار بار اس کی چھاتی پر خدا کی طرف سے وہ چوٹیں پڑتی ہیں جو اسے جگانے کے لئے اور خدا تعالیٰ کا شعور بیدار کرنے کے لئے بعض دفعہ ایک ابتلا کے طور پر ماری جاتی ہیں۔ کتنے غم ہیں جو چوٹیں مار جاتے ہیں اور کتنی چوٹیں ہیں جو ہمیں بیدار کرتی ہیں؟ یہ ہے سوال۔ کیڑے تو اٹھ جاتے ہیں، سونڈیاں اٹھ جاتی ہیں وہ سمجھتی ہیں کہ ہمیں حکم ہے باہر نکلنے کا مگر انسان اپنی جہالت کے قیدخانے میں اسی طرح پڑا رہتا ہے اور آئے دن ہمیں بیدار کرنے کے لئے آسمان سے اور زمین سے بھی نشان ظاہر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پس اگر ان نشانوں پر ہم غور کریں تو پھر ہماری نماز زندہ ہوگی پھر ہم خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ اے خدا ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو ایک ہے اور تیرے سوا اور کوئی نہیں۔ جہاں بھی رزق دیکھا تیرا ہی دیکھا ہے۔ جہاں بھی پناہ پائی تیری ہی پناہ پائی ہے۔ نہ تیرے سوا کوئی رازق ہے، نہ تیری پناہ کے سوا کوئی پناہ ہے۔ تو ہی ہے جو پالتا ہے تو ہی ہے جو دردوں کو ٹالتا ہے۔ تیرے سوا کوئی ہے نہیں اور یہ جو "ہے نہیں" کی گواہی ہے یہ وہ گواہی ہے جو ہر روز انسان جھوٹی گواہی دیتا ہے۔ کیونکہ اگر اس کو یقین ہو کہ خدا ہی ہے اور کائنات میں دیکھتا ہے تو خدا ہی دکھائی دیتا ہے، ساری کائنات کا علم گواہ بن جاتا ہے کہ اللہ ایک ہے اور وہی رازق ہے اور وہی پالنے والا ہے، وہی ہر چیز کی پناہ گاہ ہے پھر بھی جب اپنے لئے پناہیں ڈھونڈتا ہے تو غیر اللہ کے لئے پناہیں ڈھونڈتا ہے۔ اپنے لئے جب رازق تلاش کرتا ہے تو جھوٹ کو رازق بناتا ہے اور بددیانتی کو رازق بناتا ہے۔ کسی کا حق تلف کرنے کو رازق بناتا ہے۔ تو یہ وہ وجہ ہے کہ قسط کا مضمون میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

قسط کے بغیر گواہی سچی ہو ہی نہیں سکتی۔ پس ایک اندرونی انصاف اپنے اندر پیدا کریں جب تک آپ اپنے نفس کے خلاف گواہی دینے پر تیار نہ ہوں اور پورے یقین اور قوت کے ساتھ ہر روز اپنے نفس کو جھوٹا قرار دینے کی طاقت نہ رکھتے ہوں اس وقت تک آپ کا نفس سچ سیکھ ہی نہیں سکتا۔ اور یہ تجربے ہر روز بے شمار ہوتے ہیں اور ہرگز یہ ناممکن نہیں ہے کہ ہر نماز میں، ہر تشہد کے وقت جب آپ کہیں "اشھد ان لا الہ الا اللہ" تو آپ واقعتاً بعض باتوں کو ذہن میں رکھ کر یہ کہیں کہ ہاں آج ہم نے ایک اور راز پا لیا ہے جو توحید ہی کا راز ہے۔ آج ہم نے ایک اور راز دریافت کیا وہ بھی توحید کا راز ہے۔ اور ہر انگلی جو اٹھتی دیکھی اے خدا وہ تیری ہی طرف اٹھتی ہے۔ یہ وہ گواہی ہے جو تجارب سے حاصل ہوتی ہے، جو مشاہدے سے ملتی ہے اور اس کے سوا اس تشہد کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فرماتے ہیں ؎

چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خم دار کا

تو یہ تصور کیوں پیدا ہوا۔ یہ تصور ایک عارف باللہ کے ذہن میں آ سکتا ہے۔ اور وہ سارا نظم کا مضمون ہی ایسا ہے جو ذاتی مشاہدے اور عرفان کے بغیر ایک شاعر کے دماغ میں آ ہی نہیں سکتا۔ ہر بات پر غور

جرمنی کے شہر نیورن برگ میں قابل اعتماد ٹریول ایجنسی

مبشر ٹریولز

IHR REISE BURO
FREIHAUS-LIEFERUNG DERBILLIGE
FLUG TICKETS WELT WEIT

پی۔آئی۔اے لاہور نان سٹاپ ۱۵۹۹ مارک
پی۔آئی۔اے لاہور براستہ کراچی ۱۴۵۰ مارک
پی۔آئی۔اے صرف کراچی تک ۱۱۹۹ مارک
(یہ قیمتیں ۱۴ دسمبر ۹۶ء تک ہیں)
ٹرکش ایرلائن کراچی تک ۹۹۹ مارک
(ٹکٹ صرف ۳۵ دن کے لئے کارآمد ہے)

ٹرکش ایرلائن کراچی تک ۱۰۵۰ مارک
(یہ ٹکٹ ۳ ماہ کے لئے کارآمد ہے)
ایئر انڈیا دہلی کے لئے ۱۵۵۰ مارک
گلف ایئر دہلی کے لئے ۱۱۵۰ مارک
پی۔آئی۔اے نیویارک کے لئے ۶۱۵ مارک
ایئر فرانس مانٹریال کے لئے ۶۷۰ مارک

نوٹ: ٹرکش ایرلائن کے ذریعہ پاکستان جانے والے احباب کے لئے اطلاع ہے کہ اوپر دی گئی قیمتیں ۳۱ اکتوبر ۹۶ء تک کے لئے ہیں۔ یکم نومبر سے نئی قیمتیں ہوں گی۔ جس وقت بھی ٹرکش ایرلائن سے نئی قیمتیں وصول ہوئیں اور جو بھی کمی بیشی ہوئی اس کا اعلان اخبار الفضل انٹرنیشنل میں کر دیا جائے گا۔

دنیا بھر کے سستے کرایوں کے لئے مبشر ٹریولز سے رابطہ قائم کریں

FLUGE AB FRANKFURT NURNBERG MUNCHEN BERLIN HAMBURG STUTTGART
ZZG. FLUGHAFEN STEUER U. SICHERHEITS GEB VON-8,-50,D.M.
SHAHZADA Q. MUBASHER
MUBASHER TRAVELS
90491 Nurnberg Witzleben Str 14
Tel: 0911-5978843 Fax: 0911-288357

محمد صادق جیولرز
Import Export Internationale Juwellery
Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.

Rosen Str. 8
Ecke Sparda Bank
Am Thalia Theater
20095 Hamburg
Tel: 040-30399820

Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

کیا اور کہا کہ ہاں اے خدا ہر انگلی تیری طرف اٹھتی دیکھی ہے ہم نے۔

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بےکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمال یار کا

اب یہ گواہی دیتے وقت بھی دیکھیں کیسی احتیاط برتی جا رہی ہے "کچھ کچھ تھا نشاں" اور گواہی سچی ہے۔ دنیا کے عاشق جب باتیں کرتے ہیں اور چاند کے حوالے سے کریں یا سورج کے حوالے سے تو ایسا مبالغہ کرتے ہیں کہ اپنی گواہی کو خود جھوٹا بنا دیتے ہیں۔ کہتے ہیں چاند کو دیکھا تو اس میں تو کچھ بھی نہیں تھا، پھیکا پڑ گیا تھا، تیرے اس نور کے سوا کوئی نور ہے ہی نہیں۔ چاند میں کچھ بھی نہیں تھا۔ اب دیکھو کتنا بڑا جھوٹ ہے بعض ایسے محبوبوں کی تعریف کر رہے ہیں جو اندھیرے میں دکھائی بھی نہ دیں۔ ان میں جگنو جتنی روشنی بھی نہیں ہے مگر چاند کو اس کے مقابل پر پھیکا اور بے معنی اور بے حقیقت دکھاتے ہیں۔

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاند کے نور کا اعتراف کرتے ہیں۔ ایک بھی جگہ آپ کے عشق میں مبالغہ نہیں۔ ایک بھی جگہ آپ کے عشق میں جھوٹ کی ادنیٰ سی بھی آمیزش نہیں ہے۔ تھا تو سہی "کچھ کچھ تھا نشاں"۔ ہم نے چاند سے تجھے دیکھا میرے آقا لیکن اس کے نور میں کچھ معمولی سی جھلک تھی تیری روشنی کی، اس روشنی نے ہمیں تیرا دیوانہ بنایا اور تیری تلاش میں چاند سے پرے نکل کھڑے ہوئے۔ یہ وہ مضمون ہے جو اس ساری نظم کی جان ہے، ہر مصرع کی جان ہے۔ اور ذرے پر غور کیا ان کے خواص پر غور کیا ایک ایسا جہان پایا جو نہ ختم ہونے والا جہان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے تعارف حاصل کریں تو پھر بھی آپ کو پتہ چلے گا کہ یہ گواہی کیسے دی جاتی ہے کہ "اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ"

ہر نماز ہم پر لازم کرتی ہے کہ اپنا علم بڑھائیں اور ہر قسم کا علم بڑھائیں۔

ہر روز جو آپ کے لئے خدا تعالیٰ نشان دکھاتا ہے اور ہر شخص کے لئے کچھ نہ کچھ نشان خواہ وہ دہریہ بھی ہو ضرور ظاہر ہوتے ہیں اس کو وہ اتفاقات کے حوالے کر دیتا ہے۔ کہتا ہے اتفاقاً میری جان بچ گئی، اتفاقاً یہ واقعہ ہو گیا۔ اگر بارش اتنے دن کے بعد نہ ہوتی تو پتہ نہیں کیا ہو جاتا۔ اس بےوقوف کو علم نہیں کہ ہر چیز کے اندازے ہیں اور پہلے سے مقدر ہیں۔ ہر چیز ایسے اندازوں پر چلائی جا رہی ہے جو اپنے وقت پر ظاہر ہونے والے اندازے ہیں "و ان من شیء الا عندنا خزائنہ و ما ننزلہ الا بقدر معلوم" (الحجر:۲۲)۔ "و ان من شیء الا عندنا خزائنہ" فرمایا کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو تم سوچ سکتے ہو مگر اس کے خزانے ہمارے پاس ہیں اور "خزائنہ" میں جو تصور ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ لامتناہی، لامحدود خزانوں کی بات ہو رہی ہے "و ما ننزلہ الا بقدر معلوم" اس چیز کو جس کے خزانے ہیں ہم اتارتے ہیں اندازوں کے ساتھ ساتھ۔ اور اندازے میں یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ تمہارے اندر وہ ظرف پیدا بھی ہو چکا ہے کہ نہیں کہ ان خزانوں کو استعمال کر سکو۔ اب جس بچے کے دانت نہ نکلے ہوں اس کے مونہہ میں آپ اچھا بھنا ہوا مرغا ڈال دیں تو اسے جان سے مارنے والی بات ہوگی۔ ہر شخص کا اپنا ایک ظرف ہے اس ظرف کے مطابق خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی غذا ضرور بنا رکھی ہے۔ اور انسان کا بھی ایک ظرف ہے جو بڑھتا چلا جا رہا ہے اور اس بڑھتے ہوئے ظرف کے مطابق خدا تعالیٰ اپنے خزانے اس پر اتارتا چلا جا رہا ہے۔ "انا لموسعون" (الذاریات:۴۸) کا یہ مضمون ہے جو ہمیں لامتناہی کائنات پر پھیلا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ آج تک کب وہ دن چڑھا کہ انسان کا دماغ خدا تعالیٰ کی پیداکردہ چیزوں سے آگے بڑھ گیا ہو۔ اسے ضرورت ہو کسی چیز کی، اپنے دماغ کے نتیجے میں یعنی دماغی صلاحیتوں کے نتیجے میں اس نے کچھ ایسی باتیں دریافت کی ہوں جنہیں وہ عمل میں پورا کرنا چاہتا ہو اور کائنات میں اس کے پاس اس کا مصالحہ موجود نہ ہو وہ مادہ موجود نہ ہو۔ ایک بھی دن ایسا نہیں چڑھا۔ جب انسان اتنے درجہ حرارت پر قابو پانے کے خواب دیکھنے لگا جو اس کی ضرورت بن گیا تھا یعنی لاکھوں درجے کی گرمی کی اس کو ضرورت پیش آ گئی اور کوئی ایسا مادہ نہیں تھا اس کے ہاتھ میں جس مادے سے وہ برتن بنا سکے جس برتن میں وہ اس درجہ حرارت کی چیز کو سنبھالے اور اس پر تجربے کر سکے تو اس کی آنکھیں کھلیں اور خدا نے ایک اور خزانہ اس پر اتارا۔ اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا، یعنی خدا تعالیٰ گویا فرما رہا ہے کیونکہ اللّٰہ کے اذن سے ہی یہ خزانے نکلتے ہیں کہ تم مقناطیس کا برتن بناؤ اور مقناطیس کی قوت سے اس قسم کا مضبوط برتن بناؤ کہ مقناطیس کا برتن جو نہ دکھائی دینے والا ہے اس کے اندر لاکھوں کروڑوں درجہ حرارت کی چیزیں پگھل رہی ہوں اور کھول رہی ہوں اور ایک دوسرے سے عمل دکھا رہی ہوں لیکن وہ گر نہ سکیں کیونکہ مقناطیس کے برتن کو کوئی گرمی پگھلا نہیں سکتی۔ اور مقناطیس میں یہ طاقت موجود ہے کہ اگر اس کا خول بنایا جائے تو اس خول کے اندر چیز ٹھہر جائے۔ اب ہم بھی تو مقناطیس کی طاقت ہی سے یعنی زمین کے مقناطیس کی طاقت سے زمین پر لگے ہوئے ہیں۔ ساری دنیا جو گھوم رہی ہے ساری کائنات جو ایک دوسرے سے متصل ہے وہ نہ نظر آنے والے ستون جن پر یہ کائنات قائم ہے یہ سب کچھ اس غیرمرئی زمین کی کشش ہی سے تو پیدا ہو رہی ہے یہ طاقت۔ اور ہم جو کائنات کو اور اتنے درجہ حرارت کے ستاروں کو ہوا میں معلق دیکھ رہے ہیں جس درجہ حرارت کا تصور باندھنا بھی ممکن نہیں۔ اور جب میں یہ کہتا ہوں تو ایک درست بات کہہ رہا ہوں۔ سائنس دان کو اس دنیا میں جتنی درجہ حرارت کی ضرورت پیش آتی ہے وہ تو اس درجہ حرارت کے مقابل پر کچھ بھی نہیں ہے جو ایک سمٹتے ہوئے ستارے سے پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنی تمام گرمی اور تپش کے باوجود وہ فضا میں اسی طرح معلق ہے جس طرح باقی ستارے معلق ہیں۔ کون سا برتن ہے جس نے اسے تھاما ہوا ہے۔ کون سے ستون ہیں جسے آپ دیکھ رہے ہیں کہ انہوں نے اٹھایا ہوا ہے۔ تو اللّٰہ تعالیٰ نے انسان کی نظر اس طرف پھیر دی کہ کوئی ممکن ہی نہیں تمہارے لئے کہ تم اپنے شعور کو کسی ایسی چیز کے لئے بیدار کرو جو ہم نے تمہیں اصل میں سکھائی ہے لیکن تمہیں علم نہیں کہ کون سکھا رہا ہے اور پھر تمہیں مناسب حال برتن نہ ملیں، مناسب حال اوزار نہ ملیں۔ تمام مناسب حال برتن، تمام مناسب حال اوزار اسی دنیا میں موجود پاؤ گے اور ہم ان کی طرف تمہاری نشاندہی کریں گے۔

پس خزانہ محض خزانے کے طور پر نہیں اترتا۔ خزانہ عقلوں کی روشنی لے کر اترتا ہے۔ وہ آسمان سے

بااعتماد ادارہ

جرمنی سے پاکستان کا سفر اپنی قومی ایرلائن PIA پر کیجئے اور عام کرایہ سے دس فیصد رعائت پر ٹکٹ حاصل کیجئے مثلاً

فرنکفرٹ۔ کراچی۔ فرنکفرٹ	۱۱۰۰ مارک
فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ فرنکفرٹ	۱۵۰۰ مارک
فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد براستہ کراچی معہ واپسی	۱۳۵۰ مارک

فیملی کے لئے اس کرایہ میں مزید ۱۰ فیصد رعائت دی جائے گی۔

جرمنی کے تمام بڑے شہروں میں پی۔ آئی۔ اے کے ٹکٹ کی فروخت کے لئے سب ایجنٹ بننے کے خواہشمند حضرات ہم سے رابطہ قائم کریں۔

REISEBURO
RÖDERMARK UND UNTERNEHMER GESELLSCHAFT
TEL: 06074/881256/881257
FAX: 0674/881258 (Irfan Khan)

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

با اعتماد ادارہ

DAUD TRAVELS

آپ بھی آئیے اور آزمائیے

دنیا کے کسی بھی ملک میں جب چاہیں رخت سفر باندھیں
آپ ہمیں اپنا پروگرام دیں، اسے خوبصورت انداز میں فریم ہم کریں گے
عمرہ یا حج
جلسہ سالانہ انگلستان یا قادیان، کہیں بھی جانا ہو
نشست محفوظ کرائیں اور خوشگوار سفر کی ضمانت حاصل کریں
پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی خصوصی پیشکش، ۴ افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰٪ رعایت
بذریعہ فیری جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔ ۵ افراد بمعہ کار کرایہ ۱۴۰ مارک صرف۔ بس کے سفر کا بھی انتظام موجود ہے۔ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے لئے پیشگی بکنگ جاری ہے
اس کے علاوہ
ہر قسم کے سرکاری و غیر سرکاری دستاویزات کے جرمن ترجمہ کا بارعایت انتظام بھی موجود ہے۔

Bilal Daud Kahlon
Daud Travels
Otto Str. 10,60329. Frankfurt am Main
Direkt vor dem, Intercity Hotel
Telefon: (069) 23 3654, Fax: (069) 25 93 59, Residence: (069) 5077190
MOBILE: 0172 946 9294

نور جب تک نہ اترے کہ خزانے کو کیسے استعمال کرنا ہے اس وقت تک خزانہ بھی بے کار ہے۔ پس یہ وہ رب ہے جس کے حق میں ہمیں ہر روز اپنی نماز میں گواہی دینی ہے۔ مگر اگر آفاق کے حوالے سے نہیں دے سکتے تو نفس کے حوالے سے تو دے کے دیکھیں۔ اپنے آپ کو تو سچا بنائیں۔ یہ تو دیکھیں کہ خدا کے رزق میں اگرچہ ہم اس کے شکر کا حق ادا کر ہی نہیں سکتے اس کے ادا کردہ رزق سے ہم نے کیا فائدہ اٹھایا۔ کس حد تک ایسا استعمال کیا کہ اس کی رضا کے تابع ہو۔ اب جہاں رزق کمانے کی میں نے بات کی ہے وہاں رزق کے خرچ کی بات بھی تو ہے۔ اگر انسان رزق کماتا بھی حرام کے ذریعے سے ہے یا جائز بھی کماتا ہے اور حرام کا موقع ملتے ہی حرام کے موقعہ پر بھی ضرور مونہہ مارتا ہے تو اس کا سارا رزق گندا ہو جاتا ہے۔ پھر جب خرچ کرتا ہے اگر اس کے اندر طاقت ہو کہ اس کی انا کا بت اس سے پل سکے۔ اگر یہ کیفیت ہے تو پھر "لآ اله الا اللّٰہ" کی گواہی اسے کب زیب دیتی ہے۔ بہت ہی دردناک منظر ہے، بہت ہی دل ہلا دینے والا مضمون ہے۔ پس ہر نماز ہمیں جھنجوڑتی ہے ہم سے گواہی مانگتی ہے ہم دے کر چلے جاتے ہیں اور سوچتے بھی نہیں کہ ہماری ہر گواہی آسمان سے جھٹلا دی گئی ہے۔

پس اے امت محمدیہ! تم اگر محمد رسول اللہ کے غلام ہو اگر تم یہ گواہی دیتے ہو کہ محمدؐ، اللہ کے رسول اور اس کے بندے تھے تو اس گواہی کو اس طرح دو جس طرح اس رسول اور اس بندے نے گواہیاں دی تھیں۔ ایک بھی گواہی جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دی وہ ایسی نہیں تھی جس کا آپؐ کو ذاتی طور پر علم نہ ہو۔ اب دیکھیں علم سے اس کا کتنا گہرا تعلق ہے۔ بے علم کی گواہی بھی جھوٹ ہوتی ہے، ظن کی گواہی کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ "**مالھم به من علم الا اتباع الظن**" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس گواہی کا کیا حال ہے جو عیسائی دیتے ہیں یا یہود دیتے ہیں۔ جب علم ہی کچھ نہیں تو ظنی باتیں ہیں۔ تو یہ بات ہم پر لازم کرتی ہے، ہر نماز ہم پر لازم کرتی ہے کہ اپنا علم بڑھائیں اور ہر قسم کا علم بڑھائیں۔ اس میں مذہبی علم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ کوئی بندش نہیں ہے کہ ہم صرف مذہبی علم بڑھائیں کیونکہ اللہ جس کائنات کا خدا ہے جس کائنات کا رب ہے اس کی تخلیق میں مذہب اور غیرمذہب کے درمیان حقیقت میں کوئی تفریق ہی نہیں رہتی۔ جو مذہبی لوگ اس کی کائنات پر غور کرتے ہیں وہ دنیا کا علم ان کے لئے دنیا کا علم نہیں، دین کا علم بن جاتا ہے۔ اور جو صاحب عقل دنیا کے علوم پر غور کرتے ہیں وہ لازماً خدا کی طرف حرکت کرتے ہیں۔ پس اس پہلو سے بھی وہاں کوئی تضاد نہیں، کوئی دو آوازیں نہیں ہیں، کوئی دو سمتیں نہیں ہیں۔ ایک ہی سمت ہے وہ توحید کی سمت ہے جہاں قرآن اور کائنات ایک ہی ہو جاتے ہیں۔

پس اس مضمون کو اپنے دلوں میں، اپنی روحوں میں جاری کریں کیونکہ ہم نے تمام دنیا کو توحید کی طرف بلانا ہے اور توحید کے کچھ اور تقاضے ہیں جو انشاء اللہ میں افتتاحی اجلاس میں آپ کے سامنے رکھوں گا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالوں سے آپ کو سمجھاؤں گا کہ ہمیں توحید کے میدان میں ابھی کیا کچھ کرنا ہے اور کیسی کیسی زمینیں ہم نے سر کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے مگر یاد رکھیں کوئی زمین، کوئی مملکت، کوئی جہان آپ سر نہیں کر سکتے جب تک اپنے نفس کو سر نہ کر لیں۔

دنیا کے گرد پھیلے ہوئے پانچ براعظموں میں کسی بھی ملک میں سفر کرنے کے لئے

مناسب داموں پر ہوائی جہاز کے ٹکٹ حاصل کریں

اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں کے بارعایت ٹکٹ کے حصول کے لئے

ہماری خدمات سے ضرور فائدہ اٹھائیں

جلسہ سالانہ قادیان کے لئے بکنگ جاری ہے

پی آئی اے کی خصوصی پیشکش

چار افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰ فیصد رعایت

آپ جرمنی کے کسی بھی ائرپورٹ سے براستہ فرینکفرٹ، ڈائریکٹ لاہور اور اسلام آباد فضائی سفر کر سکتے ہیں

ہمارے ہاں انگریزی اور اردو کا جرمن زبان میں ترجمہ کروانے کا بندوبست

بھی موجود ہے آپ کی خدمت کے منتظر

منیر احمد چوہدری ——— عبدالسمیع

Indo-Asia Reisedienst
Am Hauptbahnhof 8
60329 Frankfurt
Tel: 069 - 236181 Fax: 069 - 230794

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

انسان کو موت کے بعد ایک اور رنگ میں زندہ رکھنے کا منصوبہ

برٹش ٹیلی کام کے ڈائریکٹر ڈاکٹر کرس ونٹر (Dr. Chris Winter) نے حال ہی میں لنڈن کے ڈیلی ٹیلی گراف کو انٹرویو کے دوران ایک ایسے منصوبے کا انکشاف کیا ہے جو اگر کامیاب ہو جائے تو انسان کے مرنے کے بعد کمپیوٹر پر اپنے عمر بھر کے خیالات و افکار اور احساسات کے ساتھ زندہ رکھا جا سکے گا۔ یہ ایک نہایت چونکا دینے والا اور رونگٹے کھڑے کر دینے والا منصوبہ ہے۔

ڈاکٹر ونٹر اور ان کی ٹیم ایک ایسی چپ (Chip) بنا رہے ہیں جو آنکھ کے پیچھے فٹ کی جا سکے گی اور متعلقہ شخص کا ہر خیال اور ہر احساس ریکارڈ کرے گی۔ ڈاکٹر مذکور کہتے ہیں کہ بس یوں سمجھو کہ موت کا خاتمہ ہے۔ صرف تیس سال میں یہ ممکن ہو جائے گا کہ کسی شخص کی زندگی کے سارے تجربات کمپیوٹر کے پردہ پر دیکھے اور سنے جا سکیں گے۔ انسان کے جین (Gene) کے ریکارڈ کے ساتھ جب یہ ریکارڈ ملا کر دیکھا اور سنا جائے گا تو انسان گویا بالکل جسمانی، جذباتی اور روحانی طور پر زندہ ہو جائے گا۔

ڈاکٹر ونٹر کے ساتھ آٹھ سائنس دان جس لیبارٹری میں یہ چپ تیار کر رہے ہیں اس کا نام Telecom's Martlesham Heath Laboratories ہے اور اس چپ کا نام انہوں نے "روح کو پکڑنے والی" (The Soul Catcher) رکھا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ ممکن ہو گا کہ اگر کسی نوزائیدہ بچے کو یہ چپ کسی مردہ شخص کی لگا دی جائے تو اس کے خیالات و افکار اسی کے سانچہ میں ڈھل جائیں اور وہی رنگ پکڑ لیں۔

منصوبے کا پہلا حصہ یہ حساب لگانا تھا کہ انسانی دماغ ساری عمر میں حواس خمسہ (آنکھ، جلد، زبان، کان اور ناک) کے ذریعہ کتنی تعداد میں پیغامات (Impulses) وصول کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر انسان کی عمر اسی سال ہو تو وہ اس عرصہ میں دس ٹیرابائٹس (Ten Terrabytes) کی معلومات (Data) دماغ کو بھیجتا ہے۔ اس ڈیٹا کو اگر آج کی فلاپی ڈسکوں (Floppy Discs) پر منتقل کریں تو اس کے لئے جتنی ڈسکیں درکار ہونگی ان کی تعداد ۷,۱۴۲,۸۵۷۱۴۲,۸۶۰,۰۰۰ ہے۔ ظاہر ہے اتنی ڈسکیں میسر نہیں آ سکتیں۔ زندگی کے ہر سیکنڈ کے لئے ہزاروں ڈسکیں چاہئیں۔ لیکن جس رفتار سے کمپیوٹر کی یادداشت (Memory) کو کم سے کم جگہ میں منتقل کرنے کا رجحان جاری ہے وہ اتنا ہے کہ ہر دس سال میں سو گنا کم ہو جاتا ہے۔ اگر یہ جاری رہے تو امید ہے کہ آئندہ تیس سالوں میں آج کی میگا بائٹ سائز کی صرف آٹھ (Chips) ۱۰ بائٹس کو سٹور کر سکیں گی۔ منصوبہ کی تکمیل کا ہدف ۲۰۲۵ء ہے۔

پولیس ان چپس کے ذریعہ قاتل یا مجرم کے خیالات کو پڑھ سکیں گے کہ وہ اپنے ذہن میں کیا سوچتا اور منصوبے بناتا رہا ہے۔ کمپیوٹر مجرم کو گویا زندہ حالت میں دکھا دے گا۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ اس چپ کے دوسرے استعمال بہت خوفناک ہونگے۔ آپ نے زندگی میں کیا کچھ سوچا، سونگھا، چکھا، دیکھا، محسوس کیا، چھٹیاں کس طرح کس کے ساتھ گذاریں وغیرہ وغیرہ۔ الغرض زندگی بھر جو کچھ کیا وہ ان چپس میں محفوظ ہو گا۔ وہ سب کچھ بتا دے گی کہ آپ کے ذہن میں کیا کیا خیالات جنم لیتے رہے۔ دوسروں کے بارہ میں آپ کے اصلی جذبات و احساسات کیا تھے۔ کس سے نفرت تھی، کس سے محبت تھی، کس پر شک تھا، کس پر یقین تھا۔ دل میں جو بھی حسد، بغض، نفرت، تکبر، محبت کے خیالات پیدا ہوئے اور حواس خمسہ کے ذریعہ دماغ تک پہنچے وہ سب اس میں محفوظ ہونگے۔ ایسے جذبات و خیالات بھی جن سے انسان خود بھی اکثر لاعلم ہوتا ہے یا لاعلم رہنا چاہتا ہے۔ اور اپنے تصورات کے خول میں اپنے آپ کو محفوظ خیال کرتے ہوئے اس سے باہر نہیں نکلنا چاہتا۔

یہ چپ تو واقعی بہت خطرناک ہے۔ یہ نہ ہی بنے تو اچھا ہے۔ یہ تو پردہ دری کرے گی اور خدا کی ستاری کے بھی خلاف ہے۔ اگر لوگ ایک دوسرے کے مخفی خیالات سے واقف ہو جائیں تو دنیا نفرت کی آگ میں ظاہری طور پر بھی جلنے لگے۔ دلوں کی چھپی آگ ظاہر میں بھی نظر آنے لگے۔ مرنے کے بعد بھی کوئی کسی کے لئے کیا دعا کرے گا۔ لوگ کہیں گے دیکھ لیا ہم نے اس شخص کا تقویٰ، زندگی میں تو بڑا نیکوں کا چغہ پہنے رہتا تھا۔ قرآن و حدیث کی باتیں کرتا تھا اندر سے تو بہت گندا نکلا۔ عام لوگوں سے بھی بدتر تھا، (استغفراللہ) اور اگر لوگوں کو یقین ہو کہ اس طرح کی ڈسکیں بن رہی ہیں اور ایک دوسرے کے خیالات سن سکتے ہیں تو مجال ہے کوئی کسی کے بارہ میں برے خیالات ذہن میں لائے۔ انسان خود اپنے خیالات و جذبات پر حتی المقدور پہرے بٹھائے رکھے۔

جو سہولت آج کے زمانہ میں حیات اخروی کے بارہ میں قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھنے کی ہمیں حاصل ہے پہلے کبھی نہ تھی۔ ریڈیو، ٹی وی، کمپیوٹر اور الیکٹرونکس نے تو قصے کہانیوں کو حقیقت میں تبدیل کر دیا ہے۔ اگر انسان بھی انسانوں کے خیالات و جذبات کو ریکارڈ کر سکتا ہے تو وہ جو اس کا پیدا کرنے والا ہے اس کے لئے کیا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ اخروی زندگی کے ذکر میں ایک ایسی کتاب کا ذکر کرتا ہے جو ہر چھوٹی بڑی بات کو ریکارڈ کرتی ہے اور کچھ نہیں چھوڑتی۔ چنانچہ فرمایا:

"اور وہ صف باندھے ہوئے تیرے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) دیکھ لو تم (اسی طرح کمزوری کی حالت میں) ہمارے پاس آ گئے ہو (جس حالت میں) ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ (اور تم یہ امید نہیں رکھتے تھے) بلکہ تمہارا دعویٰ تھا کہ ہم تمہارے لئے کوئی وعدہ (کے پورا ہونے) کی ساعت مقرر نہیں کریں گے اور (ان کے اعمال کی) کتاب (ان کے سامنے) رکھ دی جائے گی۔ پس (اے مخاطب) تو ان مجرموں کو اس کی وجہ سے جو اس میں لکھا ہو گا ڈرتے دیکھے گا اور اس وقت وہ کہیں گے کہ اے (افسوس) ہماری تباہی (سامنے کھڑی ہے) اس کتاب کو کیا ہوا ہے کہ نہ کسی چھوٹی بات کو اس کا احاطہ کئے بغیر چھوڑتی ہے اور نہ کسی بڑی بات کو۔ اور جو کچھ انہوں نے کیا (ہوا) ہو گا اسے اپنے سامنے حاضر پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا"۔ (۱۸: آیات ۴۹، ۵۰)

پھر فرمایا: "اس دن لوگ مختلف گروہوں کی صورت میں جمع ہونگے تا کہ انہیں ان کے اعمال کی حقیقت دکھائی جائے۔ پھر جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی (نیکی) کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی بدی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔ (۹۹: آیات ۷ تا ۹)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۸۸)

پلمبم کے استعمال کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۱۹ جون ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: (۱۹ جون ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں آج ہومیو پیتھی کی کلاس میں پلمبم کے خواص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ شدید قولنج کے دورہ کی جو الرجی ہے اس کا زیادہ اثر پیٹ پر شکنجے کی طرح جکڑے جانے والے درد سے ظاہر ہوتا ہے۔ جس طرح کسی نے مٹھی میں ڈال کر مروڑ دیا ہے اور بڑا سخت قولنج ہوتا ہے اور پھر ناف اندر کی طرف کھنچتی ہے کمر کی طرف جیسے ناف کو رسی سے باندھ کر کھینچا جا رہا ہو۔ یہ ایک خاص علامت ہے پلمبم کے قولنج کی۔ یہ علامت پائی جائے تو اس کے لئے پلمبم بہت مؤثر اور زوداثر دوا ہے۔

پلمبم
(PLUMBUM)

پلمبم کی ایک نشانی عام طور پر جو مونہہ میں دکھائی دیتی ہے وہ یہ ہے کہ دانتوں کے نیچے، مسوڑھوں پر ایک نیلی سی لکیر آنی شروع ہو جاتی ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ گہری ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ نیلی لکیر مسوڑھوں کے اوپر ایک Typical پلمبم کا نشان ہے۔ اس کا مسلز کے اوپر ایک تشنجی اثر ہے جو عارضی اثر ہے جو میں نے بیان کیا ہے ایک فالجی اثر ہے اور اس کے نتیجہ میں خصوصاً جو رائٹرز الرجی کہلاتی ہے وہ تشنج بھی اس کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے پلمبم کے دائیں ہاتھ کی مٹھی گر جائے گی اور کلائی سکڑ جائے گی۔

زندگی کی رفتار اور اس کے ردعمل پلمبم میں Slow Down ہو جاتے ہیں جس کا مطلب ہے ایک قسم کا تھوڑا سا عارضی فالجی اثر ہے جو اعصاب پر ذہن پر ہر جگہ موجود ہے۔ ایک شخص سے آپ بات کرتے ہیں کیوں کیا حال ہے۔ وہ ایک سیکنڈ کے لئے چپ ہوگا۔ کیا کہا تھا کیا حال ہے۔ اور بعض دفعہ دوبارہ اسے دہراتے ہیں۔ انکے انداز میں DELAYED REACTION ہے جہاں Too Lated Reactions نظر آئیں وہاں پلمبم خصوصی دوا ہے۔

جلد بھی Sluggish ہو جاتی ہے۔ یہ چیز جو ہے بعض دفعہ مستقل Numbness میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

اس کی روزمرہ کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ جس عضو میں درد ہو وہ سوکھ جائے گا۔

شیاٹک درد میں بھی یہ بہت اچھی دوا ہے لیکن اس کی کوئی وضاحت نہیں ہے جو اس کو الگ کر دے لیکن جو عموی پلمبم کی علامتیں ہیں اگر وہ پائی جائیں مثلاً مسوڑھوں کے اوپر نیلی لکیر اور احساسات کی سست روی، آہستہ پیغام پہنچاتے ہیں اگر یہ باتیں پائی جائیں تو ہر شیاٹیکا میں ضرور پلمبم پہلے دینی چاہئے۔

مسلز دو قسم کے ہوتے ہیں Extensive اور Flexive ۔ ان کے فالج کا تعلق دونوں سے ہے لیکن Extensive سے زیادہ ہے۔ Flexive کا مطلب ہے جو کھینچے گا اور Extensive وہ ہے جو لمبا چلے گا۔ جو کھینچ کر اسے اٹھائے گا وہ Extensive ہے جو اٹھانے کی طاقت ہے وہ کم ہو جاتی ہے جو Drop ہو جاتا ہے تو جہاں بھی کھینچنے کا اور تناؤ کا فالج ہو وہاں اعضاء لٹک جائیں گے یہ اس کی مخصوص علامت ہے مگر Flexive میں بھی اس کا اثر ہو جاتا ہے۔ جو پیانو بجانے والے ماہرین ہیں ان کو اکثر انگلیوں کا اور جوڑوں کا فالج ہو جاتا ہے اور وہ ڈراپ کر جاتے ہیں ان میں دو مشہور دوائیں ہیں ایک پلمبم اور ایک کوریئر (Qurare) یہ ایک بڑا خطرناک زہر ہے جس کا خاص طور پر فالجوں سے تعلق ہے اس کو کوریئر کہتے ہیں۔ یہ اس کے ساتھ Compete کرتا ہے۔ اس معاملہ میں دونوں ہی پیانو بجانے والوں کی چوٹی کی دوائیں سمجھی جاتی ہیں۔ رسٹاکس اگرچہ بہت کام آنے والی دوا ہے لیکن نسبتاً کم گہری دوا ہے اور یہ پلمبم اس کے مقابل پر بہت زیادہ گہری دوا ہے اور بھی کئی ایسی دوائیں ہیں جن میں رسٹاکس سے ملتی جلتی علامات جلد کے چھالے وغیرہ یہ ساری پائی جاتی ہیں۔

پلمبم کی قبض بڑی سخت ہوتی ہے۔ Large باؤلز کی صورت میں جمع ہو کر Compact ہو جاتے ہیں اور اس کے لئے کافی پرابلم بن جاتی ہے انجری بھی ہو جاتی ہے۔

ایک خاتون نے گہری بیماریوں کے لئے پوٹینسی کے تعین کے بارہ میں سوال کیا تو حضور نے فرمایا پوٹینسی کا جو اصل استعمال ہے وہ تو تجربے چاہتا ہے اور بعض دفعہ لمبے استعمال کے باوجود پتہ نہیں چلتا آدمی Reject کر دیتا ہے ایک دوا کو کہ یہ کام نہیں کر رہی کوئی اور ہومیوپیتھک ڈاکٹر اونچا استعمال کر دیتا ہے پھر اس کا فائدہ ہو جاتا ہے علم میں آ جاتی ہے بات۔ اس لئے احمدی ہومیو پیتھک معالجین کو پوٹینسی کے علم میں خصوصیت کے ساتھ ویسے بھی معلومات کا تبادلہ کرنا چاہئے معین لکھتے رہنا چاہئے کہ ہمارے نزدیک فلاں چیز کی یہ پوٹینسی زیادہ کارآمد ہے وغیرہ۔

پوٹینسیوں کا معاملہ بڑا گہرا اور بہت باریک تجربہ کا تقاضا کرتا ہے تو پوٹینسیاں جو عام طور پر استعمال ہوتی ہیں وہ عام طور پر ۳۰ میں یا ۲۰۰ میں ہوتی ہیں مگر اگر کوئی فائدہ نہ دے تو اونچا جانا پڑے یا نیچا جانا پڑے اور فائدہ نظر آئے تو اس قسم کے اپنے تجارب مجھے بھجوایا کریں۔

حضور نے فرمایا میں نے ایک نسخہ بتایا تھا یہاں بھی شاید بتایا تھا کہ عام طور پر لوگ سینے میں جو جلن بتاتے ہیں اس کا دل سے تعلق نہیں ہوتا بلکہ معدہ سے ہوتا ہے اور معدہ کے السرز میں یہ جلن بڑی نمایاں ہوتی ہے وقتی طور پر اونچ نیچ ہو اور معدہ میں تیزابیت پیدا ہو جائے اس سے بھی جلن پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ یہ جلن ایک طرف ہوتی ہے اس لئے اس کا نام Heart Burn رکھا گیا ہے دل کی جلن۔ مگر وہ دل کی نہیں ہوتی۔ اس میں ایک نسخہ میں نے بتایا تھا کہ یہ استعمال کر کے دیکھیں کالی آئیوڈائیڈ ۲۰۰ میں اور نکس وامیکا ۳۰ میں۔ نکس وامیکا اگر السر نہ بنے ہوں اور صرف انفلیمیشن ہو یا تیزابیت بڑھنے کی وجہ سے ہو تو نکس وامیکا اکیلا کافی ہو جاتا ہے اور اگر زخم بن گیا ہو یا السر بن رہا ہو تو اس میں نکس وامیکا اکیلا کافی نہیں ہوتا اس کو میں نے سلفر کے ساتھ دے کر دیکھا لیکن کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا پھر کالی آئیوڈائیڈ کا ۲۰۰ میں استعمال شروع کر دیا تو اس سے کافی نمایاں فرق پڑتا ہے۔ تو اللہ کے فضل سے یہ نسخہ بہت مفید ہے۔ جہاں مفید نہ ہو ان کو لکھنا چاہئے اور پھر نسبتاً زیادہ تفصیل لکھنی چاہئے، علامات کی۔ کوئی اور وجہ پھر ہوگی ایسی جس نے اس معاملہ کو Complicate کر دیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک میں نے آپ کو بتایا تھا کہ عورتوں کے رحم کے لئے اگر وہاں کچھ Infections Spots رہ گئے کسی قسم کا کوئی مادہ جو ہر وقت رستا رہتا ہے اور بدبو بھی پیدا کرتا ہے۔ جسم کے اندر زہر گھولتا ہے تو اس کے لئے پائیروجینم اور سلفر ۲۰۰ چوٹی کی دوا ہے اور اس کو کثرت سے استعمال کراتا ہوں۔ میرے خیال میں تو یہ اتنی مؤثر دوا ہے عورتوں کے رحم میں کہ Placenta مستقل رہ جانے کی وجہ سے یا اور خرابیوں کی وجہ سے جہاں تعفنات شروع ہو جاتے ہیں اور بخار یا جسم ٹوٹتا ہے۔ بخار بھی نہیں ہوتا بخار کی کیفیات رہ جاتی ہیں وہاں اس کو روٹین کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے کوئی نقصان نہیں ہے۔ پہلے اس سے شروع کریں اور پھر جو علامتیں بھی ظاہر ہوں اس کے مطابق علاج شروع کریں۔ نعیمہ کھوکھر کا تبصرہ یہ ہے کہ اکثر عورتوں کو لیکوریا یا یوٹرس پرابلم کی جو تکلیفیں تھیں انہیں یہ نسخہ بھجوایا گیا ہے بہت مختلف جوابات ملے ہیں۔ اکثر عورتیں لکھتی ہیں کہ ہمیں اللہ کے فضل سے بڑا نمایاں فائدہ پہنچا ہے۔

کسی خاتون نے لکھا تھا کہ ان کے ستر سالہ والد پر فالج کا شدید حملہ ہوا تھا اور ڈاکٹروں نے کہا کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں اور اب باقی عمر ان کو اٹھاکر لئے پھرنا پڑے گا یا وہیل چیئر پر گزارا کرنا ہوگا اس عمر میں ہمارے پاس اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ ان کو نسخہ رسٹاکس اور سلفر کا جو میں ابتداء میں فالج کا دیتا ہوں وہ بھجوایا گیا کہ رسٹاکس اور سلفر باری باری استعمال کریں۔ کہتے ہیں ایک سال استعمال کروایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سال کے اندر اندر وہ چلنے پھرنے لگ گئے اور اب وہ بازار سے سبزی اور سودا سلف خود لے کر آتے ہیں۔

گھٹنوں میں شدید درد اس کے بہت کیسز آتے ہیں۔ ان کو عموماً دو طرح کے نسخے دیا کرتا ہوں بعض مریضوں کو آرنیکا اور برائیونیا باری باری اور بعض کو آرنیکا اور کالی کارب۔ آرنیکا اور برائیونیا ۲۰۰ باری باری تو روزمرہ کی کھیلوں میں بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ مگر گھٹنوں کے پرانے مرض میں آرنیکا اور برائیونیا ایک ہزار میں میں دیتا ہوں یا دونوں طرح دیتا رہا ہوں اور کالی کارب بھی جو مفید رہی ہے وہ اونچی طاقت میں آرنیکا اور کالی کارب ۱۰۰۰۔ کالی کارب میں تو میں ہمیشہ Alternate کرتا ہوں لیکن آرنیکا اور برائیونیا کو دونوں طرح دیا ہے جہاں تک ۲۰۰ کا تعلق ہے ملا کر دیتا رہا ہوں اور فائدہ مند ہے اور جہاں ۱۰۰۰ کا تعلق ہے وہاں ادل بدل کرنا غالباً زیادہ بہتر ہے اور کالی کارب میں تو بہرحال Alternate کرتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ Old Age کے متعلق جو ریسرچ ہو رہی ہے وہ آگے بڑھ چکی ہے اس میں انہوں نے زیادہ بڑا ذمہ دار اسی چیز کو قرار دیا ہے کہ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ جو Chemical Reactions تھے اس کا ڈسپوزل، اس کی صفائی ساتھ ساتھ نہیں ہو سکتی پوری طرح اور وہ جب کیمیکل کا ٹکڑا پیچھے رہ جاتاہے وہ کروٹ کرتی ہے مسلز کو اور بڑھاپے کی طرف لے جاتی ہے اور اس سے دردوں کے احساس پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے آرنیکا اور برائیونیا اس پہلو سے بھی بڑی مفید ہے لمبا عرصہ استعمال کریں تو جو عام Muscular Platliness آنی چاہئے وہ نہیں آتی خدا کے فضل سے اس کو بہت نمایاں فرق پڑتا ہے۔

حضور نے ضمناً بعض اور باتوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا اب واپس پلمبم پر آتے ہیں۔ انتڑیوں کی بات ہو رہی تھی یہ جو پلمبم ہے یہ انتڑیوں میں آہستہ آہستہ جزوی فالج پیدا کرتا ہے اور اس کی وجہ سے پرانی قبض جس میں انتڑیوں میں دھکیلنے کی طاقت نہیں رہتی وہ کافی تکلیف دہ چیز بن جاتی ہے اس کے لئے پلمبم ٹھیک ہے۔ مثانہ میں بھی یہی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مثانہ میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور پیشاب رک جاتا ہے کیونکہ احساس میں بھی کمی ہو جاتی ہے اس لئے بہت بھرنے کے بعد اور پھر وہ ڈرپ (Drip) کرے گا مگر دھکیلنے کی پوری طاقت نہیں ہوتی اور اس کا پراسٹیٹ گلینڈ کی کمزوری سے فرق ہے، اس کی علامتیں اور ہیں۔

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS

MTV AHMADIYYA — SKY — TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

fozman foods

A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TELEPHONE
0181-478 6464
0181-553 3611

عکس نما

(پروفیسر محمد ارشد چوہدری)

(تیسری قسط)

مغربی مفکرین

گزشتہ دو شماروں میں بعض مغربی مفکرین اور ان کے خیالات کا اختصار سے ذکر کیا گیا تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں Molders of the Modern Mind کہا جاتا ہے۔ یہ Robert B. Downs کا انتخاب ہے جس سے اختلاف تو کیا جاسکتا ہے لیکن اس بات سے انکار ممکن نہیں ہے کہ موجودہ مغرب بالعموم انہی مفکرین کے فکر کے نتیجے میں معرض وجود میں آیا ہے۔ ان میں مشہور ترین مفکرین جنہیں دنیا کا ہر شخص جانتا ہے یہ ہیں ۱۔ کولمبس، ۲۔ مارٹن لوتھر، ۳۔ میکاولی، ۴۔ شکسپیئر، ۵۔ ملٹن، ۶۔ نیوٹن، ۷۔ روسو، ۸۔ آدم سمتھ، ۹۔ کانٹ، ۱۰۔ مالتھس، ۱۱۔ کارلائل، ۱۲۔ کارل مارکس، ۱۳۔ لینن، ۱۴۔ ڈارون، ۱۵۔ برنارڈ شا، ۱۶۔ Keynes، ۱۷۔ ہٹلر، ۱۸۔ فرائڈ وغیرہ۔

یورپ کے ان قابل فخر فرزندوں میں جو باتیں مشترک ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ سائنسدانوں نیوٹن اور ڈارون کے علاوہ تمام دیگر مفکرین کا دائرہ فکر یورپ تک محدود تھا۔ انہوں نے صرف یورپ کے حالات کا تجزیہ پیش کیا جسے بعد ازاں پوری دنیا پر پھیلا دیا گیا۔

۲۔ ان سب مفکرین کے نظریات میں چرچ، عیسائیت اور یورپ کے دیگر اور متفرق حالات کا ذکر تو ملتا ہے لیکن دیگر مذاہب، دیگر تہذیبوں اور غیر یورپین کتب کے حوالہ جات نہیں ملتے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ انہیں دیگر تہذیبوں کا علم ہی نہیں تھا یا پھر انہوں نے انہیں کوئی اہمیت نہیں دی۔

۳۔ ان تمام نظریات میں انسان کو ایک بے لگام جاندار تصور کیا گیا ہے۔

۴۔ یہ تمام نظریات انسان کی جسمانی ضروریات تک محدود ہیں۔ گویا کہ انسانیت کی حقیقت اس کی مادیت تک ہی محدود ہے۔ وغیرہ

یورپ کے ان علماء میں سے میکاویلی، آدم سمتھ، مالتھس، ڈارون اور فرائڈ وہ مفکرین ہیں جن کے نظریات آج بھی اسی طرح قابل عمل متصور ہوتے ہیں جیسا کہ گزشتہ صدیوں میں۔ اس لئے ان کا تفصیلی جائزہ لینا ضروری ہے کیونکہ انہیں سمجھے بغیر جدید یورپ اور امریکہ وغیرہ کو سمجھنا مشکل ہے۔

میکاویلی کا نظریہ حکومت

اور اسلامی نظریہ حکومت

میکاویلی کے نظریات سے گزشتہ پانچ صدیوں میں ہر ڈکٹیٹر، غاصب، ظالم اور جابر حکمران نے پورا پورا استفادہ کیا ہے۔ میکاولین سیاست اصولی اور اخلاقی سیاست سے بالکل مختلف سیاست ہے۔

سولہویں صدی کے اٹلی کی سیاسی صورتحال اس قدر گندی تھی کہ اس میں جبر، ظلم، جھوٹ، مکاری، بددیانتی اور خباثت وغیرہ نہ صرف جائز بلکہ مستحسن امور سمجھے جاتے تھے۔ میکاویلی فلورنس کی ریاست میں سیکرٹری اور سفیر تھا۔ فلورنس کا حاکم Cesare سیاسی بدمعاشی، دھوکہ دہی اور ہیر پھیر میں ایک مثالی شخصیت کا حاکم تھا۔ میکاویلی کی تربیت اسی ماحول میں ہوئی۔ اسے سیزر کا کردار اتنا پسند آیا کہ اس نے اسے لازوال بنانے کا ارادہ کر لیا۔

میکاویلی کے نظریہ سیاست کی بے پناہ مقبولیت کا راز یہ ہے کہ ظالم سے ظالم حکمران بھی اپنے جرائم کا جواز پیدا کرنا ضروری خیال کرتا ہے۔ میکاویلی کا مقصد تو صرف اسی قدر تھا کہ اس کے نظریات کا سہارا لے کر کوئی شخص اتنا مضبوط اور طاقتور بن سکے کہ وہ اس کے مادر وطن اٹلی کو متحد کر کے اس کے مسائل حل کر سکے۔ لیکن چھاپہ خانہ ایجاد ہوچکا تھا جس کے ذریعے سے اس کا یہ پیغام ساری معلوم دنیا میں پھیل گیا اور ہر ملک میں مسولینی، ہٹلر، بھٹو اور ضیاء پیدا ہونا شروع ہوگئے جن میں یہ جرات تو نہیں تھی کہ وہ میکاویلی کی طرح کھلم کھلا اس بات کا اظہار کرتے کہ ظلم و جبر، جھوٹ اور بددیانتی، مکر اور فریب نیک اعمال ہیں اور ہمدردی، انصاف، عدل اور حکمت برے اعمال ہیں لیکن اپنے دلوں میں وہ میکاویلی کے خیالات سے متفق تھے کہ حکومت کرنے کا یہی انداز بہترین ہے۔

میکاویلی سیاست میں کامیابی ہی اصل ہے۔ کامیابی کے حصول کے ذرائع کے اختیار میں کوئی اخلاقی پابندی نہ صرف ناجائز ہے بلکہ انتہائی بیوقوفی ہے۔ اخلاق اور سیاست کا آپس میں کوئی رشتہ نہیں ہے۔

صوبوں پر حکومت کرنے کے تین ہی طریقے ہیں:

(۱) ان کو تباہ و برباد کر دیا جائے۔

(۲) یا خود جاکر ان میں رہا جائے۔

(۳) یا پھر ایسے لوگوں کو ان پر مسلط کر دیا جائے جو انہیں تمہارے مطیع و فرمانبردار رکھ سکیں۔

اسی طرح پر ہر مغلوب حکمران کی نسل کو ختم کر دیا جائے تاکہ لوگ کسی شخص کے گرد جمع نہ ہوسکیں۔

غاصب کے لئے ضروری ہے کہ وہ جلد سے جلد تمام وہ مظالم بروئے کار لائے جن کا وہ اہل ہے تاکہ اسے ہر روز ان مظالم کو دہرانا نہ پڑے اور جہاں تک لوگوں کو فائدہ پہنچانے کا تعلق ہے یہ کام آہستہ آہستہ کرنا چاہئے تاکہ لوگ اس سے خوش ہوتے رہیں۔ نیز لوگوں کی محبت جیتنے سے زیادہ اچھا طریق یہ ہے کہ انہیں ہمیشہ خوفزدہ رکھا جائے۔

اچھے حاکم کو اپنے وعدوں کا پاس نہیں کرنا چاہئے۔ جونہی حالات اجازت دیں اسے اپنے وعدوں سے مکر جانا چاہئے۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ لوگ بھی حاکم کے ساتھ اپنے وعدوں کا پاس نہیں کرتے۔ نیز وعدوں سے مکرنے کے جواز پیدا کرنا کسی حاکم کے لئے چنداں مشکل نہیں ہے۔

حاکم کو بظاہر رحمدل، ہمدرد اور مذہبی انسان نظر آنا چاہئے لیکن جونہی ضرورت محسوس ہو اسے بے رحم ظالم اور بے دین بن جانا چاہئے کیونکہ لوگوں کو وہی نظر آتا ہے جو حاکم ظاہر کرتا ہے، ان کو حاکم کی اصلیت کا علم نہیں ہوتا۔

میکاویلی کا یہی فلسفہ سیاست آج بھی ملکی اور بین الاقوامی سطح پر کارفرما نظر آتا ہے۔

اسلام کا سیاسی نظام

میکاویلی کے سیاسی نظام کا ماحصل یہ بنتا ہے کہ چونکہ انسان ایک خطرناک ترین جانور ہے اس لئے اسے قابو میں رکھنے کے لئے ہر قسم کا ظلم و تشدد جائز بلکہ مستحسن ہے جبکہ قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ انسان احسن تقویم اور تکریم کا اہل ہے اور عدل و احسان کا حقدار ہے۔ قبائل اور نسلیں تعارفی اہمیت رکھتی ہیں نہ کہ کوئی اور تفریق برتری یا کمتری وغیرہ۔

ظلم، جبر، تشدد، دھوکہ بازی اور مکر و فریب غیرانسانی افعال ہیں۔ قرآن کریم میں حکومت کے لئے لفظ "دین" استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہیں "السلطان او الملک او الحکم" یعنی حکومت سلطان، ملک اور حکم پر مبنی ہے۔ سلطان میں گہرائی اور غیر رسمی حکومت کی طرف اشارہ ہے۔ ملک میں وسعت فکری اور حکم میں معقولیت، حکمت، فلسفہ، جبر و تشدد کی نفی، مقصدیت، غرضیت، باقاعدہ ہونا اور خالی زور آور طاقت کی نفی شامل ہیں۔

گویا کہ اسلامی حکومت میں مندرجہ ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

۱۔ حکومت رسمی نہ ہو، نہ ہی موروثی ہو۔

۲۔ اس کے احکامات بلاوجہ نہ ہوں۔

۳۔ اس کے کام پر حکمت ہوں۔

۴۔ طاقت کے استعمال کے پیچھے معقول وجہ ہو۔

۵۔ ہر کام کے لئے عملی محرکات ہوں۔

۶۔ حکومت گہری اور ہمہ گیر ہو۔

۷۔ جبر و تشدد پر مبنی نہ ہو۔

۸۔ حکومت نیابتی ہو۔

۹۔ اس کا دائرہ اثر وسیع ہو۔

۱۰۔ اس کے امور میں فلسفیانہ ربط ہو۔

ان دونوں خاکوں کے تقابل سے میکاویلی کا نظریہ نہ صرف بچگانہ بلکہ ایک پاگل ذہن کی پیداوار معلوم ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے حکومت کی جو تعریف کی ہے اس سے کوئی ذی شعور انسان اختلاف نہیں کر سکتا۔

آدم سمتھ کا اقتصادی نظام

اور اسلام کا اقتصادی نظام

دنیا کا موجودہ اقتصادی نظام آدم سمتھ کے نظریات پر قائم ہے۔ اس نظریے کے مطابق کسی قوم کی اصل دولت سونا اور چاندی نہیں ہے بلکہ روزمرہ کے استعمال کی چیزیں ہیں اس لئے آزادانہ مقابلہ ہونا چاہئے۔ منڈیاں حکومتوں کے کنٹرول سے آزاد ہوں۔ کارکنوں کے معاوضے زیادہ سے زیادہ ہونے چاہئیں۔

ہر انسان کا مطمح نظر اس کا ذاتی مفاد ہے۔ یہی ذاتی مفاد سوسائٹی کی ترقی کا ضامن ہے۔ اس لئے انسان کو زیادہ سے زیادہ آزادی سے کام کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ زیادہ معاوضے دینے سے انسان زیادہ محنت سے کام کرتے ہیں۔ درحقیقت حکومت کو صنعت و تجارت میں دخل انداز ہونا ہی نہیں چاہئے۔ حکومت کی ذمہ داریاں دفاع، امن و امان اور تعلیم تک محدود ہونی چاہئیں۔

سمتھ کے اس نظریے پر دو صدیوں سے کافی حد تک عمل درآمد ہو رہا ہے لیکن اس کے وہ نتائج برآمد نہیں ہوسکے جن کی توقع سمتھ کو تھی۔ اس نظریے کے استعمال سے جو استحصالی بین الاقوامی معاشرہ وجود میں آیا ہے وہ کسی کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہے۔

اسلام کا اقتصادی نظام

اسکے مقابل پر اسلامی اقتصادی نظام کے خد و خال یہ ہیں:

۱۔ اسلام دولت کے حصول اور ملکیت پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتا بشرطیکہ ان کا حصول مسلمہ جائز ذرائع سے ہو۔

۲۔ لیکن دولت کے حصول میں غرباء کا حق معین کرتا ہے جسے زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔ زکوٰۃ مال و جائیداد کو پاک کرتا ہے کیونکہ اس کے حصول میں غرباء نے بھی دولتمند کی مدد کی ہے اور اس مدد کے بغیر دولت کا حصول ممکن نہیں تھا۔ اس کی شرح اڑہائی فیصد سالانہ رکھی گئی ہے اور یہ امراء سے واپس لے کر غرباء کو لوٹائی جاتی ہے۔

۳۔ زکوٰۃ جمع شدہ مال اور جائیداد پر ہے تاکہ دولت کو متواتر گردش میں رکھا جاسکے اور اس کا خطرناک اجتماع ممکن نہ رہے۔

۴۔ سود کا لینا اور دینا دونوں ممنوع ہیں تاکہ کاہل دولت کی پیداوار کو ختم کیا جائے اور دولت صرف محنت اور گردش سے حاصل کی جاسکے۔

۵۔ انسان کی بنیادی ضروریات روٹی، کپڑا اور تعلیم وغیرہ کو حکومت کی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے۔

۶۔ انسان کی مشترکہ دولت مثلاً تیل، معدنیات، گیس اور دیگر اشیاء جو زمین سے نکالی جاتی ہیں کا پانچواں حصہ انسان کی اجتماعی ضروریات کے لئے لوٹانا ضروری ہے کیونکہ قدرتی دولت میں تمام انسان حصہ دار ہیں۔

۷۔ اس کے علاوہ ہمدردی بنی نوع انسان کی خاطر صدقہ و خیرات اور قومی امور پر خرچ کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

۸۔ وراثت کے قوانین اس طور پر وضع کئے گئے ہیں کہ دولت کا ارتکاز ناممکن ہو جاتا ہے یا کم از کم خطرناک ارتکاز معرض وجود میں نہیں آ سکتا۔

اسلامی اقتصادی نظام کی فلاسفی

ان امور پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی نظام انسان کی فطرت کے عین مطابق ہے۔

۱۔ انسان کو پوری آزادی دی گئی ہے کہ وہ محنت اور کوشش سے جس قدر دولت پیدا کر سکتا ہے، کرے۔

۲۔ لیکن چونکہ کوئی شخص اکیلا بغیر دوسروں کی مدد کے کوئی بڑا کام کر ہی نہیں سکتا۔ ہر بڑے کام میں غرباء کو بطور کارکن یا مزدور شامل کرنا پڑتا ہے گویا کہ وہ اس کام میں حصہ دار ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی مزدوری کے علاوہ بھی انہیں اڑھائی فیصد کا حصہ دار قرار دیا گیا ہے۔ دولت میں اس شراکت کو مزدور کا حق قرار دیا گیا ہے نہ کہ اس پر کوئی احسان۔ اس شرح شراکت کو سالانہ قرار دے کر دولت کے مصنوعی ارتکاز کا سدباب کیا گیا ہے۔ جو شخص اپنی دولت کو صنعت و حرفت میں نہیں لگاتا وہ آہستہ آہستہ اس دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نہ تو اسے سود پر روپیہ لگانے کی اجازت ہے اور دوسری طرف اسے اڑھائی فیصد سالانہ کے حساب سے اس پر زکوٰۃ ادا کرنی ہے۔ لہٰذا اس کے لئے کوئی اور چارہ کار باقی نہیں رہتا کہ وہ اپنی دولت کو گردش میں رکھے جس سے بے روزگاری کا خاتمہ ہو۔

اگر آج سے زکوٰۃ کی ادائیگی اور سود کی ممانعت کا

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW

FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS PHONE:

TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

AGHA & CO.
ACCOUNTANTS
Sc 60 Refunds; Book-Keeping; Accountancy; Vat; Paye and Taxation Services provided at reasonable rates.
Please Contact Mr. AGHA on
0181-333 0921
0181-909 9359
204 Merton Road, SW18 5SW.
11 Tenby Ave. Harrow, Midx HA3 8RU

قانون رائج کردیا جائے تو دنیا کے اکثر معاشی مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں کیونکہ "میسر" یعنی آسانی سے پیدا کی گئی دولت کی بجائے وہ دولت پیدا ہوگی جو Jobs پیدا کرنے والی ہوگی نہ کہ بنکوں میں پڑے پڑے بڑھنے والی دولت۔

۳۔ دنیا کی اکثر غیرضروری جنگیں سود کے بل بوتے پر لڑی جاتی ہیں اگر سودی نظام موجود نہ ہو تو صرف وہی جنگیں قائم رہ سکیں گی جو ازحد ضروری ہیں اور وہ بھی دیرپا نہیں ہونگی۔ خاص طور پر جدید جنگیں جو اس قدر مہنگی ہیں کہ امیر ترین حکومتیں بھی انہیں بغیر سود کے جاری نہیں رکھ سکتیں۔ شوقیہ جنگیں جیسی کہ چند سال قبل امریکہ نے عراق میں لڑی ہے اور مزید جنگوں کی تیاری میں مصروف ہے امریکہ جیسے امیر ترین ملک کے بھی بس کا روگ نہیں ہیں۔

پس اسلامی اقتصادی نظام نہ صرف معاشی اور معاشرتی مسائل کا فطرتی حل ہے بلکہ دنیا کے امن و امان کا انحصار بھی اسی معاشی نظام پر قائم ہے۔

۴۔ قدرتی وسائل کو پوری انسانیت کا حق قرار دے کر اس دولت پر بیس فیصد ٹیکس لگایا گیا ہے کیونکہ زمین کسی ایک قوم کی ملکیت قرار نہیں دی جاسکتی۔

معدنی اور دیگر قدرتی ذرائع دولت کا بیس فیصد پوری انسانیت کے بنیادی معاشی مسائل حل کرنے کے لئے کافی ہے۔ دنیا سے غربت کا خاتمہ ممکن ہے اور غربت کا یہ حل فطرت انسانی کے عین مطابق ہے مثلاً اگر امریکہ نے کسی طرح سے Red Indians سے ان کا ملک چھین ہی لیا ہے تو کم از کم اسے یہ تو کرنا چاہئے کہ چونکہ زمین انسان کی مشترکہ وراثت ہے اس لئے اس نے جن وارثوں کو بےدخل کیا ہے ان کا حق تو ان کو لوٹائے ورنہ یہ حق تلفی ہمیشہ جنگوں اور نفرت میں تبدیل ہوتی رہے گی۔

غرضیکہ اسلام کا اقتصادی نظام ہی انسان کی فلاح کا ضامن ہے نہ کہ آدم سمتھ کا۔ آدم سمتھ کا نظام کم و بیش ساری دنیا میں جاری ہے لیکن وہ نہ تو دنیا سے غربت کا خاتمہ کر سکا اور نہ ہی بین الاقوامی معاشی استحصال کو روک سکا بلکہ غربت بھی بڑھتی جا رہی ہے اور استحصال بھی۔

جبکہ عقل سلیم اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اسلامی نظام زکوٰۃ اور خمس کے ذریعہ سے غربت کا خاتمہ کرنے کا اہل ہے۔ اسی طرح پر سود کی ممانعت معاشی استحصال کو ختم کرنے کی ضمانت ہے۔ نیز دنیا کا امن بھی اسی نظام کے قیام پر منحصر ہے۔

مالتھس کا نظریہ آبادی

اور اسلام کا نظریہ آبادی

اس وقت دنیا کے سیاستدان، ماہرین معاشیات، سماجی مفکرین اور دنیا بھر کے دیگر رہنما اس غم میں گھلے جا رہے ہیں کہ دنیا کی آبادی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے اور اس کے نتیجے میں غربت، بےروزگاری اور امن و امان کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ دنیا کے تمام ممالک مالتھس کے نظریہ آبادی کی افادیت پر متفق نظر آتے ہیں جس کے خد و خال یہ ہیں۔

(۱) انسان کی آبادی میں اضافہ کی شرح دنیا میں خوراک میں اضافے کی شرح سے زیادہ ہے۔

(۲) قدرت نے آبادی کے ذرائع تو فراخ دلی سے بکھیر رکھے ہیں لیکن جگہ اور خوراک وغیرہ کے ذرائع محدود کر رکھے ہیں۔

(۳) لہٰذا حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ آبادی کو اس طرح پر بڑھنے سے روکیں۔

(۴) اگر ایسا نہ کیا گیا تو غربت، بےروزگاری، بیماریاں، قحط اور دیگر برائیاں پھیلتی چلی جائیں گی۔

(۵) کسی انسان کو اس وقت تک شادی اور اولاد سے پرہیز کرنا چاہئے جب تک کہ وہ اپنی اولاد کو مناسب سہولتیں مہیا کرنے سے قاصر ہے۔

(۶) غریبوں کی مدد، فردی یا حکومتی، نامناسب کام ہے کیونکہ انکی مدد کرنے سے آبادی تو بڑھتی ہے لیکن خوراک کی مقدار نہیں بڑھتی۔

(۷) غرباء کی مدد کرنے سے جلد شادی کرنے اور آبادی بڑھانے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

(۸) ان مسائل کا حل دیر سے شادی کرنا یا شادی کے بغیر زندگی گزارنا ہے۔

(۹) ہر وہ کام جو سوسائٹی سے غربت ختم کرنے کے لئے کیا جاتا ہے درحقیقت غربت کو اور بڑھاتا ہے۔

(۱۰) دنیا کی خوشحالی کا انحصار اس بات پر ہے کہ خوراک اور آبادی میں مناسب نسبت قائم ہو۔

دنیا کی تمام حکومتیں یہ دعویٰ کر رہی ہیں کہ مالتھس کا نظریہ آبادی خود کو پوری طرح ثابت کرچکا ہے اور دنیا کی فلاح کا انحصار آبادی کنٹرول کرنے پر ہے ورنہ دنیا سے غربت، بیماری اور جہالت کا خاتمہ ناممکن ہے۔

اسلامی نظریہ آبادی

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں اور ہم انہیں بقدر ضرورت ہی اتارتے ہیں۔ قرآن کا یہ دعویٰ ہے کہ زمین میں خوراک پیدا کرنے کی اس قدر صلاحیت ہے کہ وہ کسی بھی انسانی آبادی کے لئے کافی ہوسکے۔

جب ہم دنیا کی خوراک کے ذرائع کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں اس تلخ حقیقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ ایک طرف تو خوراک کی کمی کا رونا رویا جا رہا ہے اور بھوکی دنیا سے ہمدردی جتائی جا رہی ہے اور دوسری طرف خوراک کی ایک بہت بڑی مقدار دریاؤں اور سمندروں میں بہا کر ضائع کی جا رہی ہے تاکہ خوراک کی قیمتیں کم نہ ہونے پائیں۔ کیونکہ خوراک کی زیادتی سے قیمتیں کم ہو کر زمینداروں اور کاشتکاروں کا معیار زندگی کم کر سکتی ہیں۔ مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابل ذکر ہیں:

(۱) کروڑوں ٹن خوراک اس لئے ضائع کر دی جاتی ہے تاکہ زراعت سے منسلک لاکھوں افراد کے معیار زندگی کو برقرار رکھا جاسکے لیکن یہ خوراک ان ملکوں کی طرف منتقل نہیں کی جاتی جہاں خوراک کی کمی ہے۔

(۲) کتوں اور دیگر جانوروں پر اس قدر خوراک صرف کی جاتی ہے کہ وہ کروڑوں انسانوں کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ سپر مارکیٹوں میں کتوں اور بلوں وغیرہ کی خوراک کے الگ شعبے قائم ہیں جبکہ انسان بھوکے مر رہے ہیں۔

(۳) انسانوں کو شوقیہ طور پر قتل کیا جاتا ہے جیسے عراق میں کیا گیا لیکن چار پایوں، کتوں اور دیگر جانوروں پر ظلم کو برداشت نہیں کیا جاتا اور ان کی خوراک کا انتظام انسانوں کی خوراک کے انتظام پر فوقیت رکھتا ہے۔

(۴) مالتھس کی صدی سے اکیسویں صدی تک انسانی آبادی چھ گنا سے زیادہ بڑھ چکی ہے لیکن ابھی تک خوراک کی حقیقی کمی واقع نہیں ہوئی صرف مصنوعی کمی واقع ہوئی ہے جس کا ذکر اوپر ہوچکا ہے۔

(۵) زمین کی پیداواری صلاحیت کی شرح اضافہ انسان کی آبادی میں اضافے کی شرح سے زائد رہی ہے اور ابھی اس میں مزید اضافے کی بہت زیادہ گنجائش موجود ہے۔

گویا کہ مالتھس کے نظریے میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ قرآنی نظریہ ہی درست ہے کہ زمین کی پیداواری استعداد کسی بھی آبادی کی ضروریات کے لئے کافی ہے۔

ڈارون کا نظریہ حیات

اور قرآن کا نظریہ حیات

ڈارون کا نظریہ حیات انسانی یہ ہے کہ:

(۱) انسان کی پیدائش محض اتفاقی اور حادثاتی ہے۔

(۲) انسان ادنیٰ جانوروں سے ترقی کرکے معرض وجود میں آیا ہے۔

(۳) انسان کے قریب ترین آباء و اجداد بندر لنگور ہیں۔

ڈارون کا یہ نظریہ حیات انسانی دنیا بھر میں پوری طرح مسلم ہے کیونکہ اس نے سائنسی شواہد کے ذریعہ سے اس نظریے کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس نظریے کے جو اثرات انسانی اعمال و افکار پر پڑے ہیں ان کا مختصر خاکہ یہ ہے:

(۱) چونکہ انسان ادنیٰ جانوروں اور بندر کی اولاد ہے لہٰذا وہ درحقیقت ایک ماڈرن بندر ہی ہے۔

(۲) جس طرح جانوروں کا کوئی ضابطہ اخلاق نہیں ہوتا اسی طرح انسان کا بھی کوئی ضابطہ اخلاق نہیں ہے۔

(۳) جسے ہم انسان کا ضابطہ اخلاق کہتے ہیں وہ دراصل ایک Human Agreement ہے اس سے زائد کچھ نہیں۔

(۴) حادثاتی اور اتفاقی وجود ہونے کے باعث انسان کا کوئی مقصد حیات نہیں ہے۔

(۵) انسان کو وحشی پن، گناہ اور جرائم وغیرہ دراصل اپنے جانور آباء و اجداد سے ورثے میں ملے ہیں۔ جس طرح پر ہر جانور اپنے والدین سے یہ چیزیں ورثے میں لیتا ہے۔

ڈارون کا اثر مغرب پر بالخصوص اور تمام دنیا پر بالعموم اتنا گہرا ہے کہ انسان ہر لحاظ سے جانور بن کے رہ گیا ہے بلکہ اپنے جانورپن میں بہت سے جانوروں سے بھی بہت آگے نکل چکا ہے۔

قرآنی نظریہ حیات انسانی

قرآن کا نظریہ حیات ڈارون کے نظریے سے مختلف ہے۔ قرآن کے مطابق

(۱) انسان ارتقائی منازل میں سے ضرور گزرا ہے لیکن وہ مراحل وہ نہیں ہیں جو ڈارون نے بیان کئے ہیں۔

(۲) انسان بندر کی نسل نہیں ہے بلکہ یہ شروع ہی سے انسان ہے۔

(۳) انسان حادثاتی طور پر وجود میں نہیں آیا بلکہ اسے بامقصد پیدا کیا گیا ہے۔

(۴) انسان کی پیدائش کا مقصد عبودیت یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات سے رنگین ہونا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ رب، رحمان، رحیم اور مالک کائنات ہے۔ اسی طرح پر انسان بھی اپنی حدود کے اندر رہتے ہوئے رب، رحمان، رحیم اور مالک بننے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ جس کا ماحصل علم و معرفت کا حصول ہے۔

(۵) انسان مندرجہ ذیل ارتقائی ادوار سے ہو کر یہاں تک پہنچا ہے۔

- ★ نیست سے ہست کا دور۔
- ★ دخانی دور۔
- ★ نباتاتی دور۔
- ★ نطفہ امشاج کا دور۔
- ★ سمیع و بصیر ہونے کا دور۔
- ★ خلق آخر کا دور۔

(تفصیل کے لئے دیکھیں تفسیر کبیر مصنفہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

درحقیقت ان تمام ادوار انسانی کو سائنسدان اس لحاظ سے تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ پوری کائنات کم و بیش انہی ادوار میں سے گزری ہے اور گزر رہی ہے۔ جہاں سائنسدانوں کو غلطی لگی ہے وہ یہ ہے کہ انسان ادنیٰ جانوروں سے ترقی کرکے نہیں بنا جبکہ خود وہ ادنیٰ جانداروں کی طرح رہا ضرور ہے۔

شواہد

قرآن کے اس نظریہ ارتقائے انسانی کے شواہد بےشمار ہیں۔ یہاں پر ان میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) تجسس انسانی اور تجسس کائنات اس قرآنی نظریہ پر گواہ ہیں کیونکہ انسان کی فطری صلاحیتوں میں سے سب سے بڑھی ہوئی صلاحیت اس کا تجسس علم و معرفت ہے اور کائنات بھی بہانوں بہانوں سے اس انسانی تجسس معرفت کی مؤید و مددگار ہے۔

(۲) جس طرح پر زبان کے الفاظ ایک دوسرے سے حرفی اور صوتی مشابہت رکھتے ہیں کیونکہ وہ سب انہی حروف تہجی سے مل کر بنتے ہیں اسی طرح جانداروں کی آپس میں مشابہتیں بھی صرف اس لئے ہیں کہ وہ سب انہی بنیادی ذرات سے مل کر بنے ہیں مثلاً الفاظ: بن، بنت، بند، بندر، تان، تاب وغیرہ آپس میں بناوٹی مشابہت رکھتے ہیں لیکن ایک دوسرے کے آباء و اجداد نہیں ہیں اسی طرح پر انسان اور بندر میں مشابہتیں تو موجود ہیں لیکن بندر انسان کے آباء و اجداد نہیں ہیں۔ ان کی مشابہتیں محض اس وجہ سے ہیں کہ وہ ایک جیسے ذرات Building Blocks سے بنے ہیں۔

(۳) اسی طرح پر ہائیڈروجن اور ہیلیم میں مشابہت تو ہے لیکن وہ الگ الگ عناصر ہیں۔

(۴) انسانی زبان کے متعلق اب یہ ثابت ہوچکا ہے

باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Ring : 0181-265-6000

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC

CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 01274 724331 / 488 446
FAX: 01274-730 121

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

نعت گوئی کی تاریخ ۱۴ سو سال پرانی ہے۔ اس صنف میں کئی غیر مسلم شعراء نے بھی نام پیدا کیا لیکن کسی ملا یا مفتی نے ان پر توہینِ رسالت کا الزام نہیں لگایا۔ محترم یعقوب امجد صاحب اپنے مضمون مطبوعہ روزنامہ "الفضل" ۲۲ جولائی میں کئی غیر مسلم شعراء کے نعتیہ کلام سے انتخاب پیش کرتے ہیں۔ مہاراجہ سرکشن پرشاد شاد کی نعت کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

بلوائیں مجھے شاد جو سلطانِ مدینہ
جاتے ہی میں ہو جاؤں گا قربانِ مدینہ
لے جاؤں گا میں ساتھ فقط عشقِ محمدؐ
تحفہ ہے مرے پاس یہ شایانِ مدینہ
مومن جو نہیں ہوں تو میں کافر بھی نہیں شاد
اس رمز سے آگاہ ہیں سلطانِ مدینہ

معروف شاعر پیارے لال رونق (جن کے کئی مجموعہ کلام طبع ہوچکے ہیں) کے نعتیہ کلام سے دو اشعار ذیل میں پیش ہیں

کلمہ صل علیٰ وردِ زباں رکھتا ہوں
خواب میں دیکھ لیا ہے قد بالا تیرا
عفو ہو جائیں گی محشر میں خطائیں ساری
داورِ حشر کو دوں گا میں حوالا تیرا

مضمون نگار نے جن دیگر شعراء کے کلام سے انتخاب پیش کیا ہے ان میں پنڈت تلوک چند محروم، پنڈت ہری چند اختر اور منشی درگا سہائے سرور جہاں آبادی شامل ہیں۔

* * *

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ کی بےنظیر اطاعت اور فدائیت کا اندازہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے بیان فرمودہ اس چشم دید واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ "ایک دفعہ ہمارے چھوٹے بھائی مبارک احمد کی طبیعت زیادہ خراب ہونے پر حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو بلا بھیجا۔ حضورؑ چارپائی پر مبارک احمد کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ آپؓ تشریف لائے، مبارک احمد کو دیکھا اور پھر حضرت اقدسؑ کے ساتھ بات کرنے کے لئے ایک سیکنڈ کی جھجک اور تامل کے بغیر چارپائی کے ساتھ فرشِ خاک پر بیٹھ گئے۔ حضورؑ نے فرمایا مولوی صاحب چارپائی پر بیٹھیں تو آپؓ سرک کر چارپائی کے قریب ہوگئے اور ایک ہاتھ چارپائی کے کنارے پر رکھ کر بدستور فرش پر بیٹھے بیٹھے عرض کیا حضرت میں ٹھیک بیٹھا ہوں۔ حضورؑ نے پھر محبت سے فرمایا مولوی صاحب یہاں میرے ساتھ چارپائی پر بیٹھیں تو آپؓ ناچار اٹھے اور چارپائی کے ایک کنارے پر اس طرح جھک کر بیٹھ گئے کہ بس شائد چارپائی کے ساتھ آپ کا جسم چھوتا ہی ہوگا۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی سیرت پر روزنامہ "الفضل" ۲۲ جولائی میں حکیم محمد صدیق صاحب آف گھوگھیاٹ کا یہ بیان بھی درج ہے کہ آپؓ اپنی بیٹھک میں تشریف فرما تھے کہ کسی نے پیغام دیا کہ حضورؑ یاد فرماتے ہیں۔ یہ سنتے ہی فوراً اٹھ کر چل دئے۔ پگڑی گھسٹتی جاتی تھی اور آپؓ اسے لپیٹتے جاتے تھے نیز فرماتے کہ حضرت اقدسؑ کی صحبت اور قرب میں رہنے کو اس قدر عزیز سمجھتا ہوں کہ حضورؑ کے حکم کے بغیر ایک منٹ کی بھی علیحدگی گوارا نہیں اور اگر کوئی ایک لاکھ روپیہ بھی ایک دن کی اجرت دے اور حضرت صاحب کی اجازت اور حکم کے بغیر مجھے ان سے جدا کرنا چاہے تو میں اس روپیہ پر ہزار دفعہ حضورؑ کی ایک منٹ کی صحبت و قرب کو ترجیح دوں گا۔

* * *

ذیل میں روزنامہ "الفضل" کے حوالے سے احمدی طلبہ کی کامیابیوں کی خبریں ملاحظہ فرمائیں۔

★★ ۲۲ جولائی کی ایک خبر کے مطابق عزیزم بلال احمد نے میٹرک میں سرگودھا بورڈ میں لڑکوں میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

★★ ۲۳ جولائی کے شمارہ میں نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے میٹرک کے شاندار نتیجہ کی خبر شائع ہوئی ہے۔ ۲۰۲ میں سے ۲۰۰ طالبات کامیاب ہوئیں۔ عزیزہ محمودہ منورہ سکول میں اول، عزیزہ نادیہ سلطان دوم اور عزیزہ فرح رشید سوم آئیں۔

★★ ۲۴ جولائی کے شمارہ میں عزیزہ ثمارا ناہید کے میٹرک جنرل گروپ میں ضلع سیالکوٹ میں اول آنے کی خبر شائع ہوئی ہے۔

★★ ۲۷ جولائی کے شمارہ کے مطابق عزیزہ عفت اشرف بٹ نے میٹرک جنرل گروپ میں گوجرانوالہ بورڈ میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔

* * *

حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ آف ہرسیاں نے ۱۸۹۵ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ کچھ عرصہ بعد آپکو خواب میں آپکی عمر ۴۵ سال بتائی گئی۔ آپؓ حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رو پڑے اور عرض کیا کہ میرا تو خیال تھا کہ احمدیت کو جو ترقیات نصیب ہونے والی ہیں انہیں دیکھوں گا مگر مجھے خواب آئی ہے کہ میری عمر صرف ۴۵ سال ہے۔ حضورؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے طریق نرالے ہوتے ہیں شاید وہ ۴۵ کو ۹۰ کردے۔ جب آپؓ ۱۹۵۶ء میں فوت ہوئے تو آپکی عمر ۹۰ برس تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے آپکی وفات پر اس واقعہ کا ذکر فرماتے ہوئے ۴۵ سال کی عمر کے بعد کے ہر سال کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک نشان قرار دیا۔ حضورؓ کے خطاب کا کچھ حصہ روزنامہ "الفضل" ۳۰ جولائی میں ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے۔

* * *

اسی شمارہ میں محترم اقبال احمد صاحب نجم مربی سلسلہ نے اپنے والد محترم چودھری علی محمد صاحب کا ذکر خیر کیا ہے جو یکم جون ۹۶ء کو ۸۸ سال کی عمر میں وفات پاگئے اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ مرحوم کے والد خلافت اولیٰ کے دور میں احمدی ہوئے تھے جبکہ آپ نے خلافت ثانیہ کے ابتدائی دور میں B.A. پاس کرنے کے بعد احمدیت قبول کی۔ بہت مہمان نواز اور پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ ریٹائرمنٹ کے وقت آپکے پاس ایک لاکھ روپے تھے جو آپ نے حضور انور کی خدمت میں پیش کردیئے تو حضور نے فرمایا کہ اپنے بچوں کی مرضی سے آگاہ کریں۔ بچوں نے اس کار نیک کے لئے مثبت جواب دیا تو حضور کے ارشاد پر یہ رقم بیوت الحمد میں دے دی گئی۔

* * *

۳۰ جولائی کے شمارہ میں ہی محترم حکیم مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل کے بارے میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے۔ محترم مولوی صاحب نے مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم پائی اور پھر ساری زندگی مجوکہ اور نواحی بستیوں میں آباد احمدیوں کی تعلیم و تربیت میں بسر کردی۔ پیشہ طب تھا، عربی اور فارسی اور دینی علوم پر دسترس تھی۔ بہت اچھے خطیب تھے۔ ۴۷ء میں فرقان بٹالین میں بھی خدمات سرانجام دیں۔ ۴۵ء میں وصیت کی۔ ۷ فروری ۹۶ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

* * *

ماہنامہ "گائیڈنس" غانا نے جون، جولائی کی اشاعت میں ۱۸۵ ملین سڈیز کی لاگت سے تیار ہونے والے نمائشی ہال کی افتتاحی تقریب کی خبر شائع کی ہے۔ تقریب کے مہمان انفارمیشن منسٹر نے جماعت کی روحانی اور مادی ترقیات کو سراہا۔

★★ اسی شمارہ کی ایک خبر کے مطابق ڈاکٹر وہاب برائی نے یونیورسٹی آف غانا میڈیکل سکول کے بہترین طالبعلم ہونے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔

اس کالم کے لئے موصول شدہ دیگر رسائل میں لجنہ اماء اللہ پاکستان کے ماہنامہ "مصباح" جولائی ۹۶ء کے علاوہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کے یوروپین چیپٹر کا مجلہ ۹۶ء شامل ہیں۔ یہ مجلہ ٹیکنیکل بنیادوں پر لکھے جانے والے مضامین اور تصاویر کے علاوہ جماعت احمدیہ برطانیہ کی نئی مسجد کے بارے میں بھی ایک تفصیلی رپورٹ سے مزین ہے۔

لجنہ اماء اللہ کینیڈا کا رسالہ "النساء" اپریل تا جون ۹۶ء بھی موصول ہوا ہے جو جلسہ سالانہ نمبر کے طور پر شائع کیا گیا ہے۔

بقیہ:- عکس نما

کہ انسان کی پہلی زبان یعنی عربی حادثاتی اور اتفاقی وجود نہیں ہے اور نہ ہی وہ انسانی تخلیق ہے۔

اگر انسانی زبان بامقصد اور الہامی زبان ہے جیسا کہ سائنسی طور پر یہ ثابت کیا جاچکا ہے تو انسان بھی حادثاتی اور اتفاقی وجود نہیں ہوسکتا کیونکہ انسان اور اس کی زبان دونوں کا ایک ہی قسم کے ارتقاء سے گزرنا لازم ہے۔

فرائڈ کا نظریہ تہذیب

اور اسلامی نظریہ تہذیب

فرائڈ بھی ان مفکرین مغرب میں سے ہے جس کے نظریات نے مغربی ذہن کی بناوٹ میں بالخصوص اور باقی دنیا کے ذہن کی بناوٹ میں بالعموم ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ فرائڈ کے نظریہ تہذیب انسانی کے مطابق:

(۱) انسانی اعمال، اس کے غیرشعوری ذہن کے اس کے شعوری ذہن پر اثر کے تحت وقوع میں آتے ہیں۔
(۲) انسانی تہذیب انسان کی فطری جارحیت اور خودی کے تحت وجود میں آئی ہے۔
(۳) انسانی نفرتیں اور تصادم اس کی فطری جارحیت اور ضمیر کے ٹکراؤ سے وجود میں آتے ہیں۔
(۴) انسان راحت حاصل کرنے کے لئے آرٹ، نشہ آور اشیاء اور مذہب کا سہارا لیتا ہے۔
(۵) انسان کے Nature پر سائنسی غلبے نے بھی اسے راحت نہیں پہنچائی۔
(۶) کمیونزم کا نسخہ بھی انسان کو خوشی مہیا نہ کرسکا۔
(۷) انسان کا احساسِ گناہ ہی اس کی ترقی کی وجہ ہے۔
(۸) انسانی جذبات میں سے اس کا جنسیاتی جذبہ سب سے زیادہ طاقتور جذبہ ہے۔
(۹) انسان کی خوابیں وغیرہ اس کے دبے ہوئے جنسی جذبات کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔
(۱۰) انسان کا مستقبل مخدوش ہے۔

قرآنی نظریہ تہذیب

فرائڈ کے نظریہ تہذیب انسانی کے مقابل پر اسلامی نظریہ تہذیب یوں ہے:

(۱) انسان احسن تقویم یعنی بہترین صلاحیتیں لے کر پیدا ہوا ہے نہ کہ جارحیت اور جنسی خواہشات وغیرہ۔
(۲) انسانی نفرتیں اور مصائب اس کی غلط تعلیم و تربیت کے نتیجے میں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔
(۳) انسان لامتناہی ترقیات کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔
(۴) انسان کو نفس لوامہ یعنی ضمیر عطا کیا گیا ہے۔
(۵) انسان کی راحت صرف ذکراللہ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کی کائنات کی معرفت میں رکھی گئی ہے۔
(۶) اخلاق انسانی صلاحیتوں کے برموقعہ و برمحل استعمال کا نام ہے۔
(۷) انسان نفس مطمئنہ یعنی مکمل راحت و سکون حاصل کرنے کا اہل ہے۔

جب ہم قرآن کے اس نظریے کو فطرت انسانی کے زاویے سے مشاہدہ کرتے ہیں تو ہمیں اس نظریے کی صداقت پوری کائنات پر محیط نظر آتی ہے۔

کروڑوں انسان اپنی صحیح تعلیم و تربیت کی بدولت انسانی نفرتوں، تعصبات اور غیرفطری افعال سے بالا نظر آتے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ انسانی فطرت وہ نہیں ہے جو فرائڈ کو نظر آتی ہے بلکہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ دنیا میں ہزاروں ایسے ادوار آئے ہیں جب انسان فرائڈ کے ان نظریات کے بالکل الٹ جنت ارضی کا لطف اٹھا چکا ہے۔

درحقیقت فرائڈ کا یہ تجزیہ ۱۹ویں صدی عیسوی کے یورپ کے انسانی تجربات کی عکاسی کرتا ہے۔ اس کی کوئی بین الاقوامی اہمیت ہرگز نہیں ہے۔

مغرب کے اس فکر کی بنیاد فطرت انسانی کے مشاہدے پر مبنی نہیں ہے بلکہ گذشتہ پانچ صدیوں کے مغربی حالاتِ زندگی کے محدود مشاہدات پر مبنی ہے۔ بدقسمتی سے یہ مغربی خیالات عالمگیر نظریات کے طور پر شہرت پا چکے ہیں جس کی وجہ گذشتہ صدیوں کا یورپین غلبہ ہے جو انہیں دنیا میں حاصل ہوا۔

اب وقت آتا ہے کہ یورپ کا یہ جادو دنیا کے سر سے اتر کر انسان کو آزادی سے ہمکنار کردے اور انسان ایک بار پھر سے عقل کے ان اندھیروں اور تدبیروں کے اس بیاباں سے نکل آئے اور سائنس کے طلسمات اور تاریخ کے طوفان کو پیچھے چھوڑ کر دجال کی قید سے آزاد ہو۔

اکتساب:

۱۔ تفسیر کبیر حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ۔

۲۔ Molders of the Modern Mind by Robert B. Downs

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل

کی سالانہ زر خریداری

برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

16/09/1996 - 25/09/1996

2 JUMADI UL AWAL. — Monday 16th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe- Documentary : Chiriya Ghar ke Sair
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
07.00	Siraiky Programme -
08.00	A Letter From London
09.00	Liqaa Ma'al Arab- (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi"(s.a.w): Written by Hadhrat Musleh Maud(r.a) by Fareed Ahmad - Part 3
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Kodak - No 4 - Presented by Sadaf Abid (R)
13.00	Indonesian Programme.-What is Ahmadiyyat (Part 1)
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 16.6.96 (N)
15.00	MTA Sports-Hockey Team Tour 95- Part 2
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme - 1) Begegnung mit Huzur - Meeting with Hadhrat Khalifatul Masih IV 2) Mach Mit, "Al Maidah" - Cooking Programme
20.00	Urdu Class with Huzur
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 16.6.96 (R)
23..00	Learning French
23:30	Various Programme

JUMADI UL AWAL. — Tuesday 17th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner. -Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports - Hockey Team Tour 95 Part 2
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Various Programme
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 16.6.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Pushto Programme -
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	From The Archives - Friday Sermon 14.4.89, Fazl Mosque, London U.K.
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 17.9.96 (N)
15.00	Medical Matters: - Child Care - Part 2
15:30	Conversation with a new convert - Syed Amir Raza Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme -1) Spiel, Spaß 2) Lerne deine Religion Kenn - Learn Your Religion
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 17.9.96 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

4 JUMADI UL AWAL — Wednesday 18th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters - Child Care - Part 2 (R)
02.30	Conversation with a new convert - Syed Amir Raza Sahib
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Chinese - (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 17.9.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Progmmme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 18.9.96 (N)
15.00	Durr-i-Sameen - Part 8
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme 1) Huzur auf doora -Huzur's Tour Jalsa 95 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	MTA Life Style- Al Maidah -"Spicy Shami Kebab "
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

5 JUMADI UL AWAL — Thursday 19th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 8 (R)
02.30	Various Programme
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 18.9.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
07.00	Sindhi Progamme -
08.00	MTA Lifestyle - Al Maidah " Spicy Shami Kebab"(R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Prog .-Seerat "Hadhrat Masih Maud" (a.s) By : Hafiz Abdul Hai
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih -19.9.96 (N)
15.00	Quiz Prog -by Jamia Ahmadiyya Rabwah
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 8 (28.1.94)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme 1) Ich zeig dir was - I am showing you something 2) Sport Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	M.T.A Entertainment- Bazm-e-Moshaira: Obaid Ullah Aleem Kay Saath Aik Shaam. Germany -29.2.94 -(Part 1)
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 19.9.96 (R)
23.00	Learning Norwegian
23.30	Various Programme

6 JUMADI UL AWAL . . — Friday 20th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Prog -by Jamia Ahmadiyya Rabwah
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 8 (28.1.94) (R)
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
04.30	Various Programme
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 19.9.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme-
08.00	M.T.A Entertainment - Bazm-e-Moshaira: Obaid Ullah Aleem Kay Saath Aik Shaam. Germany -29.2.94 -(Part 1)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - 20.9.96
14.15	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends -
15.15	MTA Variety -Tarbiyati Class Khuddam ul Ahmadiyya 95
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme - 1) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch 2) Willkommen in der Türkei
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Medical Matters-with Dr. Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends (R)
22.30	Learning French
23.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - 20.9.96 (R)

7 JUMADI UL AWAL — Saturday 21st September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Variety - Tarbiyati Class Khuddam ul Ahmadiyya 95
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Various Programme
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends- (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00.	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - 20.9.96
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab
10.00	Bangla Programme/Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Question Time - Question/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Students -Nasir Bagh, Germany (23.8.96)
14.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -21.9.96 (N)
15.00	Meet Our Friends -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme 1) Kindersendung - Children's Programme with Ameer Sahib Germany 2) Zeit Zum Diskutieren - Group discussion
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine -
21.30	A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 21.9.96 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

8 JUMADI UL AWAL — Sunday 22nd September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends
03.00	Urdu Class with Huzur
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -21.9.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih (R)
07.00	Sindhi Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	A Page From the History of Ahmadiyyat by B.A Rafiq
09.00	Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Question Time - Question/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV with German Guests - Munich - 30.8.96
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
15.30	Around The Globe:London Motor Show
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme -Question & Answer Session With Hadhrat Khalifatul Masih IV with Bosnian-Albanian Guests in Stuttgart, Germany (29.8.96) Part 2
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme 1) Quiz Show Lajna 2) Zeit Zum Diskutieren - Group discussion
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV "Islam's Response to Contemprory Issues" Queen Elizabeth II Conference Centre, London

9 JUMADI UL AWAL — Monday 23rd September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner- Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Around The Globe: London Motor Show
03.00	Urdu Class with Huzur
04.00	Learning Norwegian
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV "Islam's Response to Contemprory Issues" Queen Elizabeth II Conference Centre, London
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi" (saw) Written by: Dr Mir Mohammad Ismail Read by: Fareed Ahmad Naveed
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	Indonesian Prog-"What is Ahmadiyyat? " (Part 2)
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 23.9.96 (N)
15.00	M.T.A.Sports-Hockey Team Tour 95 Part 3
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme-
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Program 1)Begegnung mit Hazoor -Meeting with Hadhrat Khalifatul Masih IV 2) Mach Mit , "Al Maidah" - Cooking Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam -
22.00	Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 23.9.96 (R)
23.00	Learning French
23.30	Various Programme

10 JUMADI UL AWAL — Tuesday 24th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	M.T.A. Sports- HockeyTeam Tour 95 (Part3)
03.30	Urdu Class With Huzur (R)
04.30	Learning French
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 23.9.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam -(R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner
13.00	From The Archives - Friday Sermon 21.4.89 - By Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 24.9.96 (N)
15.00	Medical Matters - Child Care - Part 3 - Host Dr Aliya Ismat - Guest: Dr Amatur Raqeeb
15.30	A Talk with a New Convert-Mohammed Shafiq Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme - 1) Spiel, Spaß und Spannung - "Fun, Games and Suspence" 2) Lerne deine Religion Kenn - Learn Your Religion
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 24.9.96 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

11 JUMADI UL AWAL — Wednesday 25th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Medical Matters - Child Care - Part 3 - Host Dr Aliya Ismat - Guest: Dr Amatur Raqeeb
02.30	A Talk with a New Convert - Mohammad Shafiq Sahib
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Chinese (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 24.9.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson- With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 25.9.96 (N)
15.00	Durr-i-Sameen - Part 9
15.30	Various Programme
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(N)
19.00	German Programme 1) Hazoor auf doora-Huzoor's Tour Jalsa 95 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	M.T.A Life Style - Al Maidah - "Bhagare Baingan"
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih - 25.9.96 (R)
23.00	Learning Arabic (R)
23.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm

Please note:
Programmes and Timings may change without prior notice.
All times are given in British time. For more information please phone or fax. + 44 ,181 ,874 ,8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095

Vol. 3 Friday, September 13, 1996 No. 37

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد - مؤرخ احمدیت)

مسجد وزیر خان میں لارڈ کرزن کے منبر کی دریافت ایک سنسنی خیز انکشاف

مسجد وزیر خان لاہور کی ایک پرشکوہ، رفیع الشان اور تاریخی مسجد ہے جس کی بنیاد نواب وزیر خان نے ۱۰۳۴ھ / ۱۶۳۶ء میں رکھی۔ مسجد کی وضع قطع اور نقش و نگار اس درجہ عمدہ اور مثالی ہیں کہ پنجاب کی مشہور درسگاہ میو سکول آف آرٹس کے بالغ نظر طلباء کو اس کے طاقچوں کے نمونے مشق کے لئے دئے جاتے ہیں۔

مسٹر جے ایل کپلنگ سابق پرنسپل سکول مذکور اپنی ایک سرکاری رپورٹ بابت سال ۹۰-۱۸۸۹ء میں تحریر فرماتے ہیں:

"یہ خوبصورت عمارت کیا ہے؟ فن نقاشی کا بہترین سکول ہے مگر افسوس کہ لوگ اس کی صحیح نگہداشت نہیں کرتے ..... اندیشہ ہے کہ یہ عدیم المثال نمونے آسیب روزگار اور امتداد زمانہ کے ہاتھوں بالکل تباہ ہو جائیں گے۔ ایسی حالت میں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس کے صحیح صحیح چربے اتار کر لاہور کے عجائب گھر اور اسکول میں محفوظ کر دئے جائیں کیونکہ ہمارے نوجوان مصوروں کے لئے اس سے بہتر کوئی تعلیم نہیں ہو سکتی"۔

(تاریخ لاہور مصنفہ جج محمد لطیف صـ ۲۱۵، بحوالہ نقوش لاہور نمبر صـ ۵۵۱، ۵۵۲۔ مدیر محمد طفیل، فروری ۱۹۶۲ء)

مسجد وزیر خان کا عالی شان منبر بھی صنعت گری کا نادر اور پرکشش اور دلآویز نمونہ ہے۔ تازہ ترین تحقیق کے مطابق یہ حسین و جمیل منبر اپریل ۱۸۹۹ء میں ہندوستان کے وائسرائے گورنر جنرل لارڈ کرزن نے عطا کیا تھا۔ جس کا واضح ثبوت درج ذیل انگریزی اردو عبارتیں ہیں جو منبر پر کندہ ہیں اور آج بھی کمال صفائی کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہیں:

"This pulpit was presented by his excellency Lord Curzon of Kedlston Viceroy and Governor General of India to the Wazir Khan Mosque in memory of his first official visit to Lahore in April 1899."

"یہ منبر جناب معلی القاب لارڈ کرزن آف کیڈلسٹن وائسرائے اور گورنر جنرل بہادر کشور ہند نے اپنے لاہور کے پہلے ملاحظے کی یادگار میں جو انہوں نے اپریل ۱۸۸۹ء میں کیا۔ مسجد وزیر خان کے لئے عطا فرمایا"۔

جناب اکبر الہ آبادی کیا خوب فرماتے ہیں ؎

اوج برٹش راج کا دیکھا
پرتو تخت و تاج کا دیکھا
رنگ زمانہ آج کا دیکھا
رخ کرزن مہراج کا دیکھا

یہ وہی منبر ہے جس کو (مجاہد ملت) مولوی عبدالستار خان نیازی اور ان کے ہمنوا دوسرے بریلوی علماء نے ختم نبوت کے نام پر خوفناک شورش کا اڈا بنایا۔ جس کے دوران کانسٹیبل سید فردوس شاہ صاحب ہلاک کر دئے گئے۔ کئی مظلوم اور بے کس احمدیوں کو جام شہادت نوش کرنا پڑا اور لاہور شہر آگ اور خون کے طوفانوں میں نہا گیا۔ جس کی دردناک تفصیلات پاکستان کے فاضل ججان جناب جسٹس منیر اور جسٹس ایم آر کیانی کے قلم سے "رپورٹ تحقیقاتی عدالت فسادات ۱۹۵۳ء" میں موجود ہیں۔

جناب غلام حسن خان نیازی، مولوی عبدالستار خان نیازی صاحب کے ۱۹۵۳ء میں "معرکہ مسجد وزیر خان" کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"جہاں تک ان کے مجاہد ملت ہونے کا تعلق ہے سو وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ میدان خالی ہو اور کوئی خوف نہ ہو تو وہ شیر ہیں لیکن جب خطرہ کی تلوار سر پر لٹک رہی ہو تو ان جیسا بزدل کوئی نہیں۔ ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت میں مسجد وزیر خان سے بھاگ کر، ریش صاف کرا کے اور دیہاتیوں کا روپ دھار کر روپوش ہونے میں نہ معلوم کون سا جہاد کر رہے تھے۔ اس کے بعد رحم کی اپیل کر کے انہوں نے بزدلی پر مہر تصدیق ثبت کر دی تھی ..... اصل بات یہ ہے کہ آج کل یہ جس فرقہ کے امام بنے ہوئے ہیں۔ وہ انگریزی سامراج کا حلیف اور دعا گو رہا ہے۔ اس کے کسی لیڈر نے انگریز کے خلاف کبھی ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکالا"۔

لاہور کے ہفت روزہ نقیب ملت نے اپنی ۴ - ۱۱ دسمبر ۱۹۷۸ء کی اشاعت میں یہ مضمون بھی دیا اور ۱۹۵۳ء کی ڈاڑھی منڈھی ہوئی تصویر بھی شائع کی۔ نیز اس مضمون کی مناسبت سے ایک نظم بھی شائع کی جس کے چند اشعار یہ تھے ؎

مسجد دیکھی مندر دیکھے
دارا اور سکندر دیکھے
باہر دیکھے اندر دیکھے
روٹی توڑ قلندر دیکھے
شیر پہ کھانستے بندر دیکھے
فتنہ و شر کے بانی دیکھے
دین کے دشمن جانی دیکھے
انگریزی سرکار کے پٹھو
ہر فن میں لاثانی دیکھے
سب جوہر شیطانی دیکھے

مسجد المہدی گولبازار ربوہ میں بم کا خوفناک دھماکہ

(پریس ڈیسک) گولبازار ربوہ میں واقع مسجد المہدی میں مؤرخہ ۲ ستمبر ۱۹۹۶ء زبردست بم دھماکہ ہوا جس سے مسجد کی محراب کے بائیں جانب تین چار فٹ مربع دیوار گر گئی۔ صحن کی جانب تین دروازے اکھڑ کر صحن میں جا گرے۔ بقیہ دروازے مختلف جگہوں سے ٹوٹ گئے اسی طرح کھڑکیاں اور روشن دان بھی ٹوٹ گئے۔ بم دھماکہ نماز عصر سے چند منٹ پہلے ہوا اس وقت مسجد میں نمازیوں کی کافی تعداد موجود تھی کہ اچانک محراب کے ساتھ ایک کولر کے باہر زبردست دھماکہ ہوا جس سے سارا شہر لرز اٹھا۔

دھماکے سے کل ۱۳ افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے جن کو فوری طور پر فضل عمر ہسپتال میں پہنچایا گیا جہاں آٹھ افراد کو مرہم پٹی کے بعد گھر واپس بھیج دیا گیا اور پانچ افراد کو ہسپتال میں رکھا گیا۔ ان میں سے دو یعنی پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب اور شفیق احمد صاحب کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔

۲ ستمبر کی رات کو فیصل آباد سے بم ڈسپوزل ٹیم بھی ربوہ پہنچ گئی اور جائے وقوعہ کا معائنہ کرنے کے بعد بتایا کہ بم دو کلو وزنی ٹائم بم تھا اور پلاسٹک بم تھا جسے مسجد کے محراب کے ساتھ کولر سے ملحقہ کھڑکی میں رکھا گیا تھا۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے ایڈمنسٹریٹر مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی طرف سے موصولہ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق پانچوں دوست جن کو ہسپتال میں رکھا گیا تھا کی حالت روبہ صحت ہے۔ الحمدللہ۔ مکرم محمد اسلم صابر صاحب ہوش میں آ چکے ہیں باتیں کرتے ہیں اور پہچانتے ہیں مگر بائیں آنکھ پر زخم کی وجہ سے آنکھ کے بارے میں حتمی رپورٹ نہیں دی جا سکتی۔

دوسرے دوست مکرم شفیق احمد صاحب غالباً دماغ پر چوٹ آنے کی وجہ سے بے ہوشی کی کیفیت ہے، مزید ٹسٹ لئے جا رہے ہیں۔

احباب جماعت سے تمام متاثرین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔

بقیہ:- خلاصہ خطبہ جمعہ

پیدا ہو گیا ہو کہ اگر نیکی کے یہ تقاضے ہیں اور اتنی بلندیاں ہیں جنہیں ہم نے طے کرنا ہے اور بعض صورتوں میں ادنیٰ لغزشیں بھی ہمیں ہلاک کر سکتی ہیں اور روزمرہ زندگی میں ہم کئی موقعوں پر دنیا کی محبتوں کو اہمیت دیتے ہیں تو ہمارا کیا بنے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس کی روشنی میں فرمایا کہ گناہوں سے اپنے آپ کو پاک کرنے کا عمل شروع ہو جانا چاہئے۔ خدا پر حسن ظن رکھیں اور تدبیر اور محنت سے کام لیں اور جتنی توفیق ہے تقویٰ اور انصاف کی نظر سے جائزہ لے کر جو جو خامیاں ہیں ان میں سے پہلے کچھ کو پکڑ کر فیصلہ کریں کہ ان کو تو میں لازماً چھوڑوں گا۔ پھر "واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ" یعنی صبر کے ذریعہ، اس حسن ظن کے ذریعہ کہ یہ داغ مٹ جائیں اور پھر اس کوشش پر قائم رہتے ہوئے اور والصلوٰۃ یعنی عبادت کے ذریعہ نمازیں پڑھ کر خدا سے مدد مانگتے رہو اور ان داغوں کو مٹا کر چھوڑو جو بدزیب لگتے ہیں۔ جب آپ ان داغوں کو دور کریں گے تو پتہ چلے گا کہ ان کے نیچے چھپے ہوئے داغ اور بھی زیادہ بدزیب تھے۔

حضور نے فرمایا کہ آپ اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کرنے کا سفر شروع کریں اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ اگر خدا تعالیٰ کی رحمت شامل حال ہو اور "واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ" پر عمل ہو تو ہر قسم کے داغ مٹائے جا سکتے ہیں۔ احمدیت اللہ کا بہت بڑا احسان ہے۔ کئی اندھیروں سے اس نے آپ کو نکالا ہے لیکن روشنی میں پہنچ کر سفر ختم نہیں ہوا بلکہ سفر کا آغاز ہوا ہے اور توحید کا سفر لامتناہی ہے۔

اپنے علم کا فیض دوسروں تک بھی پہنچائیے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف علوم کے سینکڑوں ماہرین جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مخصوص علم کے حوالے سے ہی الفضل کے لئے ٹھوس، مفید، علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر بھجوائیں تو اس سے اخبار کی افادیت میں اضافہ ہو گا۔ (مدیر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد